مولوی عزیز مرزا صاحب

هر آن چیز کہ خاطر میخواست ۔ آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید

مجموعہ نور افشان روشنگر جہان

یہہ مجموعہ اسپیچ ہائے بادشاہ عالم پناہ فلک پایگاہ آصف جاہ دکن ادام اللہ سلطنتہ کا جو بتقریب
جشن ہائے چونتیسوین سالگرہ مبارک ۱۳۱۷ ہجری زبان الہام بیان سے دُر افشان ہوئے جنکو
بعد ازین وہ مجلس عام رعایائے ممالک محروسہ نے جس نے کہ جشن ہائے مبارک کی ابتدا
باغ عامہ مین شروع کی مجموعہ ہذا طبع کروایا اور باتفاق یہہ دعا مانگی کہ اے باریتعالی۔
ہمارے بادشاہ عالم پناہ کی عمر و اقبال مین روز افزون ترقی دے۔ اور ہمارے آیندہ کی نسلین بھی
اپنے بادشاہ سے ایسے ہی وفادار رہین اور سرکار قیصر ہند سے ہمارے بادشاہ آصف جاہ کو۔ اور ہمارے
بادشاہ سے۔ سرکار قیصر ہند کو۔ ایسی ہی بوقت ہمدردی اور امداد ملتی رہے۔ جیسا کہ انتظام قدرت مین
ایک سایہ دار درخت کو اوس کی جڑ سے۔ بڑی ڈالیون اور ٹہنیون کو۔ اور ٹہنیون اور ڈالیون اور
بڑے جڑ کو ہمدردی و امداد بروقت ملتی ہے۔ آمین ثم آمین۔

ارشاد آصف

سرکار دونون رکھتے ہین باہم جو اتحاد ۔ یہہ دوستی ہی سارے زمانے پر آشکار
تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو ۔ سمجھین جناب قیصر ہند اپنا جان نثار
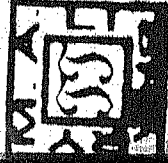
مطبوعہ مطبع فخر نظامی

* بندگانعالی متعالی حضور پر نور مد ظلہ العالی

الحمد للہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

مجموعۂ نور افشان و رشک جہان

یہہ سب سے پہلا اڈریس وہ ہے

جو کل رعایای ممالک محروسہ کیطرف سے تب شب ششم ربیع الثانی ۱۳۱۷؁ ہجری کو چونتیسوین ۳۴

سالگرۂ مبارک کے جلوس باغ عامہ مین حسب آرزوی عام رعایا عین شب میلاد مسعود پیش ہوا

اور یہہ سب سے پہلا وہ جواب اڈریس نور افشان و رشک جہان ہے

جو انکے ہر دل عزیز پادشاہ عالم پناہ فلک پایگاہ * نے اپنے ایلچی درافشان مین

اپنی پیاری رعایا کے روح جان کو مسیحائی کا اثر بخشتا ہے۔

بندگانعالی متعالی حضور پرنور مدظلہم العالی

یہ سب سے پہلا اڈریس منجانب مجلس عام رعایا ممالک محروسہ سرکار عالی
جلسہ سالگرہ مبارک واقع باغ عامہ ۱۷ شب ربیع الثانی ...
بشرف ملاحظہ

اعلحضرت قدر قدرت خداوند نعمت رستم دوران ارسطو
زمان مظفر الدولہ مظفر الممالک نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ
نواب سر میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ جی سی ایس آئی
پادشاہ عالم پناہ فلک بارگاہ حیدرآباد دکن

ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزے کم	از التفات بمہمان سراے دہقانے
[illegible]	کہ سایہ بر سرش افگند چون تو سلطانے

اے ہمارے شہریار گردون وقار جسکے اوصاف حمیدہ و خصایل برگزیدہ کا

ممتاز ترین شعبہ رعایا پروری ہے اور جسکی ضمیر منیر مین اپنی رعایا کی
محبت ایک ناپید اکنار دریاے نور کی طرح موجزن ہے۔
ایک سال کا عرصہ منقضی ہوا کہ حضور انور کے نمکخوار وفا شعار
اور جان نثار رعایا کو ظل سبحانی کی تینتیسوین سالگرہ مبارک
کی مسعود و محمود تقریب پر اپنی عقیدت و وفادارانہ اور اخلاص علانیہ
کی ناچیز پیشکش اور تہنیت اور مبارکباد کی بے مقدار نذر پیش کرنیکے
لئے خدام والا کے عتبۂ عالی پر جبین سائی کا فخر و اعزاز حاصل ہوا
تھا اب پھر پیر و مرشد کی عقیدت مند و جان نثار رعایا کو اس موقع
مبارک کا اعزاز حاصل ہوا ہے کہ اپنے ہر دل عزیز بادشاہ کیلئے
درگاہ باری میں ہمہ تن و بار بار یہی دعا مانگے کہ خداے تعالے
ظل سبحانی کو تا قیام قیامت قائم رکھے اور ہم جان نثار رعایا کو

حضور لامع النور کے عہدِ معدلت مہد کے سایہ مین دینی و دنیوی برکتون کی فیضان سے متمتع اور بہرہ ور گردان اور ہماری اولاد و احفاد نسلاً بعد نسلٍ اِس جشن میلاد مبارک پر پیر و مرشد کے تصدق ہوتے رہین اگرچہ حضور لامع النور کی عقیدت شعار رعایا کو اسبات کا علم الیقین ہے کہ انھین حضور انور کے فلک پایہ تخت کے ساتھ جو محبت ہے وہ حیز تحریر و تقریر مین نہین آسکتی لیکن ہم جان نثاران اخلاص شعار جامہ مین پھولے نہین سماتے جبکہ ہمارا یہ علم عین الیقین کے درجہ کو پہونچتا ہے کہ ہماری محبت اور جان نثاری کو اُس بے پایان محبت اور عنایات شاہی کے ساتھ کچھ بھی نسبت نہین جو ظل سبحانی ہمارے ساتھ مرعی رکھتے ہین کیونکہ پیر و مرشد کا خود بدولت ارشاد ہے کہ ۔

پس جب تک میری رگ جان مثل قلم متحرک رہے اور میری دوات تن مین سرخی خون باقی رہے مین تمہاری ہر قسم کی ترقی اور بہبودی کے کامون مین ہمہ تن مصروف رہونگا "

اے مطرح انوار شہی مصدر رحمت	جسکی رگ و پے مین ہے رعایا کی محبت
یون ظلم و ستم عدل سے جسکے ہی گریزان	جسطرح سحر سے شب تاریک کی ظلمت

یہہ کیسے ہوسکتا ہے کہ یہ موتیون کی لڑی ہم جان نثارون کے دلون کو وفادارانہ عقیدت و اخلاص کا طوق پہنانے کے لئے ایک ایسی زنجیر کا کام نہ دے جسکا ہر ایک حلقہ حلقۂ فولاد سے زیادہ مضبوط ہو ظل سبحانی کی اس عنایت بیغایت اور لطف بے نہایت کی روشنی ایسی تیز ہے کہ ہم غلامونکی ممنونیت اور احسانمندی کی آنکھین بند ہوئی جاتی ہین اور سوا سر تسلیم خم کرنے کے اوسکے

دیکھنے کی تاب نہین لاسکتین۔ گذشتہ سال جبن ناچیز اڈریس کی
وساطت سے ہم جان نثار بندگان عالی کی قدمبوسی کا فخر حاصل کر
کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید
کا مصداق ہوسکے تھے اُسمین ہم خانہ زادون نے اس امر کیطرف
اشارہ کیا تھا کہ حضور لامع النور کے معدلت شعار و نصفت دثار انتظام
سلطنت کے فیض سے ہم بہرہ ور ہین تعلیم کی برکتون سے ہم استفادہ
حاصل کر رہے ہین ہم مین سے ہر فرقہ اور ہر گروہ بلا کسی دوسرے
گروہ و فرقہ کو رنج و اشتعال دینے کے مذہبی آزادی کی نعمت سے
متمتع ہے شفاخانہ جات و دواخانہ جات کے قیام سے ہمارے مصائب و آلام
رفع ہوگئے ہین تدابیر حفظان صحت کے نفاذ سے امراض وبائیہ کا
وجود ہمارے ملک مین باقی نہین رہا آب رسانی کے انتظام سے

ہمارے لئے چشمہ حیوان جاری کر دیا گیا ہے اور ریلوے کی
توسیع سے اہل ملک کو بے شمار فائدے حاصل اور ہر امر مین
روز افزون ترقیات جاری و ساری ہین ان احسانات عظیم و
انعامات عمیم کا ابر اب تک ہم پر سایہ افگن ہے ۔
اے ہمارے ثریا بارگاہ تاجور! حضور عالی نے گزشتہ سال
ہمین ایسے الفاظ سے مخاطب فرمایا تھا جسکی خوش آیند صدا ہمارے
گوش دل کے پردہ مین ابھی تک گونج رہی ہے حضور عالی نے ہمین
مخاطب فرماتے وقت یون ارشاد فرمایا تھا کہ ۔
"اے میری پیاری عزیز رعایا" حضور عالی کو ہم یقین دلاتے ہین کہ
اس عزیز لفظ سے جو اثر ہمارے دلون پر ہوا اُسکی لذت سے
کچھہ ہمارے دل ہی آشنا ہین زبان اور قلم سے اُس لذت کی

کیفیت ظاہر کرنا ایک امر محال ہوگا اگر حضور اقدس لعل و گوہر سے ہمارا دامن بھر دیتے تو ہمکو اتنی خوشی و لذت حاصل نہوتی جتنی کہ لفظ "پیارے عزیز" کے سننے سے ہوئی ہم پھر کہتے ہین اور بڑے دعوے سے کہتے ہین کہ ہماری قسمت اور ہمارا مقدر ایسا ہے کہ اسپر ہم جسقدر ناز کرین کم ہے کہ جو نسلین گذرگئین اُنکو یہ دولت کب میسر ہوئی تھی کہ اُنکا بادشاہ آپسے مخاطب ہوکر اُنھین "عزیز" کے لفظ سے یاد کرے۔

اے ہمارے ہردل عزیز بادشاہ عالم پناہ فغفور چین کی رعایا ابھی تک اپنے بادشاہ کے چہرہ پر نظر نہین ڈال سکتی یہہ بات تو کجا کہ وہ "عزیز" کے لفظ سے یاد کی جاوے۔

اے ہمارے آقا کے گردون رکاب گذشتہ سال حضور انور نے

فرمایا تھا کہ حضور اس وجہ سے محظوظ و مسرور ہوے کہ ہم غلامان

مختلف قوم و ملت کے افراد نے بالاتفاق گرمجوشی کے ساتھہ

سالگرہٴ مبارک کی خوشیان منائین اور محبت آمیز الفاظ مین حضور

پرنور کو مبارکبادی کے اڈریس پیش کئے۔

حضور اقدس اس مرتبہ نہ ہمارا قلم یاری کرتا ہے اور نہ زبان دستگیری

کرتی ہے کہ ہم محبت کے اُس اصلی جوش و خروش کو جو ہمارے

دلون مین پیر و مرشد کے اظہار عنایت و شفقت کے باعث

پہلے سے ہزار حصہ زیادہ جوش زن ہے ظاہر کر سکین۔

اے ہمارے سلطان ذیشان اگر ذرہ کو انتساب خورشید سے

فخر ہو سکتا ہے اور اگر روح جسم کے لئے مایۂ ناز ہو سکتی ہے تو

ہم ناچیز غلام بھی اُس نسبت کے دعوے سے جو بحیثیت غلامی

ہمین اپنے پادشاہ عالم پناہ سے حاصل ہے مودبانہ یہ عرض کرنیکی
جرأت کرتے ہین کہ بادشاہ عالم پناہ روح اور رعایا سے وفاشعار
جسم۔ پادشاہِ عالم پناہ جان رعایا سے عقیدت نثار قالب۔ جب
صورت ترکیب یہ ہے اور روح وجسم کی مقناطیس و لوہے کی سی
حالت ہے تو دنیا کی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ بادشاہ اور رعیت کا
اتفاق اور باہمی یکدلی و محبت ہر حالت مین کامیابی و فلاح ملک
کی ناطق دلیل ہے اور کبھی کسی قوم کو ناکامی نہین ہوئی جنکا بادشاہ
انکا محبوب ہو ہم خدائے پاک کا ہزار بارتہ دل سے شکریہ ادا
کرتے ہین کہ اہل دکن پر یہ قول راست آتا ہے۔

اے ہمارے واجب الاحترام شہنشاہ ہم حضور کے احسان
فراوان اور لطف بے پایان کے شکریہ کی ہزار کوشش کرتے ہین

لیکن تمام زبانون کے لغات مین ہم کوئی الفاظ ایسے نہین پاتے
اور کوئی طریقہ اظہار جذبات دلی کا ہمین ایسا معلوم نہین ہوتا کہ جسکے
ذریعہ سے حضور عالی کی رعایاے وفادار اون جذبات دلی سے
اپنے بادشاہ عالم پناہ کا شکریہ ادا کر سکے ۔
اے ہمارے حضور عالی ایک اکیلے اور ہم لکھوکھا غلامون کی
حفاظت اور بہبودی وسلامتی کی فکر۔ اے ہمارے پیارے آقا
ہم تو راتون کو سوتے ہون اور حضور اس فکر مین جاگتے ہون کہ
میری پیاری رعایا کی نیند مین ظلم وستم کی بے اطمینانی خلل نہ ڈالے
انہین مسرت کی راحت بھری نیند میسر ہو ۔
اے ہمارے پیارے آقا اگر حضور کی اس توجہہ کا حق ہم اسطرح
پر ادا کر سکین کہ ہم اور ہماری آیندہ نسلین آپ پر تصدق ہون تو

ہمکو ہرگز دریغ نہین لیکن یہ ناممکن ہے کہ حضور کے حق نمک سے

ہم غلام اسطرح بھی عہدہ برآ ہوسکین۔

اے ہمارے آقاے نامدار! حضور نے جب اپنی زندگی کا

یہ اصول قایم فرمالیا ہے کہ۔

زمشکلات طریقت عنان متاب اے دل	کہ مرد راہ نیندیشد از نشیب و فراز

تو ہم سے بڑہکر خوش قسمت اور کون ہوسکتا ہے کہ جس ملک و

قوم کا شہنشاہ ہر لحظہ اور ہر ساعت اپنے بندون کی بہبودی

اور فلاح کی فکر مین محو رہتا ہے اونکی سلامتی اور حفاظت کے لئے

اونکے مشکلات کو خود سینہ سپر ہوکر دور کرنا اپنا فرض عین سمجھتا

ہے اور اونکی آسانی وراحت کے لئے اپنا عیش وآرام تلخ کرنا

ایک ودیعت ربانی کے ذمہ داریون کا ایک شعبہ تصور فرمایا ہے

وہ ملک و قوم اپنے قسمت پر جسقدر ناز کرے کم ہے اور اس نعمت عظمیٰ کے لئے جو خدائے تعالےٰ نے اوسپر اپنا خاص سایۂ قدرت ڈالنے کے لئے ایسا شہنشاہ قدرت پناہ بخشا ہے اوس خدا کا جسقدر شکر بجا لائے تہوڑا ہے۔

چسان ز عہدۂ شکر خدا بدر آئیم	کہ شاہ ماست چو محمود و ما ہمہ یل آیاز
بلطف زندہ کند شاہ خلق را حقّا	کہ ہیچ نیست کم از ابن مرشل اعجاز

اے ہمارے خسرو گردون وقار ہم کو وہ بچہ کیطرح جو بہزار آرزو اپنے مہربان و شفیق باپ کے پاس آتا ہے حاضر ہونیکا افتخار حاصل ہے حضور انور کی سمع ہمایون مین جو باب اجابت کیطرح ہر وقت ہماری آرزون اور ضرورتونکو سماعت فرمانے کے لئے کھلا ہے اپنی اون رحمت الٰہی کی برکتون اور نعمتون کے اظہار

کے لئے جو بطفیل حضرت اقدس واعلیٰ ہمین میسر ہین عرض کرنیکی
اجازت چاہتے ہین - اے ہمارے بادشاہ عالم پناہ گزشتہ دو تین
سال سے ہم جان نثارون کو اسبات کا بھی اندیشہ رہا ہے - کہ
مبادا وہ آفت سماوی جسکا مختلف مقامات ہین اسقدر لوگ شکار
ہو چکے ہین ہمپر بھی نازل نہ ہو لیکن ہم ایزد ذوالجلال کا ہزار ہزار شکریہ
ادا کرتے ہین کہ ہم ابتک طاعون کے اثر سے محفوظ و مصون
رہے اور ظل سبحانی کے دارالسلطنۃ کے تحفظ کے لئے جو فرامین
مدبرانہ قلم خاص سے شرف صدور فرمائے گئے اون سے اِس
مسلحے ملک ہین پوری کامیابی ہوئی ہم جان نثارون کو جب یہ خیال ہوتا
ہے کہ بمبئی سے جو طاعون کا مرکز ہے دور دراز دیار و امصار ہین -
باوجود بعد کے مرض طاعون جا پہنچا اور حیدرآباد جو وہان سے قریب

گھنٹہ کی راہ ہے اوس مرض سے محفوظ رہا تو ہمکو بالضرور متفکر ہونا
پڑتا ہے کہ خدائے دوجہان نے حضور انور کی ذات متقدس کو خاص
طور پر مورد رحمت وصیانت فرمایا ہے اور اس کے لئے ہم اوسکا شکر
ادا کرتے ہین اور جبین نیاز کو اوسکی آستانِ قدرت پر رکھتے ہین
اور اپنا ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھاکر دعا مانگتے ہین کہ یا قادر مطلق ہاین
خوبی وکامیابی ہمارے بادشاہ قدرت پناہ کو ہمارے سر پر تا دیرگاہ
سلامت رکھ -

مزید بران جب ہم خانہ زادان اعلیحضرت کے ممالک محروسہ کے ساکنین
کی حالت پر نظر ڈالتے ہین تو ہمین خدا کا اور بھی شکر کرنا واجب ہوتا
ہے کہ ہر فرقہ وملت کے لوگ آپسمین صلح اور رفاقت کے ساتھہ
اسطرح بسر کرتے ہین کہ گویا وہ ایک ہی خانوادہ کے افراد ہین یہ

کوئی چھوٹی سی بات نہین بلکہ اسبات کا ثبوت ہے کہ پیر ومرشد کا
عہد حکومت نہ صرف معدلت و نصفت پر مبنی ہے۔ بلکہ سطوت و
وسیاست سے اوسکی بنا مستحکم ہے اور آپ اے ہمارے پیارے
آقا وہ حکمران ہین جنکے سایہ تلے سلطنت کی یہ حالت پائی جاتی ہے۔

زمادر ہر کہ دولتمند زاید ‏ ‏ فروغ دولتش ظلمت زداید
بخارستان رود گلزار گردد ‏ ‏ گل از وے نافۂ تاتار گردد

سرمہ لگا کے تیرے تدبّر کا خسروا ‏ ‏ کچھ اور دوربین ہوئی آنکھ انتظام کی
جمشید جام توڑتا پاتا اگر خبر ‏ ‏ لوحِ ضمیر آصفِ ذوالاحتشام کی
دیکھے جو اے ظہیر قزل ارسلان ترا ‏ ‏ چومے رکاب فخر سے شاہ نظام کی

اے ہمارے خسرو ذوالاحتشام حضور انور نے گزشتہ سال ملک
کی حالت کے متعلق یون ارشاد فرمایا تھا کہ۔

باغبانِ ازلی کا ہے یہان فضل و کرم	اب گلستان ہے وہی پہلے جو تہا خارستان

حضورِ عالی کے اس قول مبارک کی تصدیق مین ہم ناچیز غلامون کا اپنے حواس ظاہری و باطنی کی شہادت کا بطور گواہ کے پیش کرنا ایک ایسی جسارت ہوگا جو غلامون ہی کے لئے زیبا ہے اور ہم غلام اسقدر اور جرات کرتے ہین کہ -

باغ آصف نے لگایا ہے دکن کا ایسا	جسکے نظارہ کا مشتاق ہی دل رضوان
رو کش موسم گل فصل خزان ہے جسکی	خار جسکے ہین بلا نسترن و نافرمان
یہہ وہ جنت نہین جسپر ہے فدا زاہد خشک	جسکی دہن مین ہے شب و روز وہ غلطان پیچان
یہہ وہ گلشن ہے کہ لیجاتے ہین گلچین اسکے	عدل و نصفت کے ریاحین سے بہر کر دامان
جلوہ افگن ہین یہان علم و خرد کی حورین	چہرہ آرا ہین یہان حکمت و فن کے غلمان
سرو و شمشاد ہین اس باغ کے جود و ایثار	سنبل و لالہ ہین اس باغ کے لطف و احسان

رکھے اس باغ کے مالی کو ہمیشہ کیلئے	چمن آرائے جہاں مثل گل تر خنداں

اے ہمارے سالار عالیمقام ہم اگر سوسن کیطرح دہ زبان ہوکر بھی حضور کے
لطف و رافت واحسان کا شکریہ ادا کرنا چاہین تو بھی ناممکن ہے
کیونکہ ہمکو نہ صرف حضور انور نے جسمانی اور دنیوی نعمتون سے
چشمۂ خورشید کیطرح مستفیض کیا ہے بلکہ اخلاقی خوبیون کے
بیش بہا اور انمول موتیون سے بھی حضور نے ہمارے دامن کو
بھر دیا ہے چنانچہ مادۂ وفا جو اخلاقی محاسن مین باعتبار حسن و
نزاہت کے مشرف و ممتاز ہے حضور عالی نے اپنے وجود با جود
مین اوسکی زندہ نظیر قائم کرکے ہمکو بتا دیا کہ ہم نا چیز خادم
وفا کیش کسطرح پر بن سکتے ہین گزشتہ سالگرہ کی مسعود و محمود
تقریب پر حضور عالی کی زبان بلاغت نشان یون گوہر افشان ہوئی تھی کہ

سرکار دونون رکھتے ہین باہم جو اتحاد	یہہ دوستی ہے سارے زمانہ پر آشکار
مجھکو نہین دریغ کبھی جان و مال سے	جانینگے اور جانتے ہین اہل روزگار
تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو	سمجھین جناب قیصر ہند اپنا جان نثار

دوسرے لوگ جنکا تعلق حضور عالی کی ذات ہمایون کے ساتھہ اسدرجہ فوری نہین اور جنپر ہمین یہہ تفوق حاصل ہے کہ اونکی نسبت ہمکو حضور انور سے عقیدت رکھنے کا زیادہ فخر حاصل ہے ان نادر مقالات کو آب زر کے ساتھہ لکھتے لیکن ہم جان نثارون نے اونہین اپنے دل کے لوح پر نقش کر لیا ہے اور ہم حضور انور کو یقین دلاتے ہین کہ جبتک پیرو مرشد کے ثابت قدم ارادون کے اظہار کے ساتھہ ہم خود مٹ نہ جائین اوسوقت تک کوئی قوت اس نقش کو محو نہین کر سکتی سلطنت عظمائے برطانیہ کو حضور عالی

اس اظہار رفاقت واخلاص پر جسقدر فخر و ناز ہو بجا ہے اور جب
حضور اپنے دوستون پر جان و مال نثار کرنے سے دریغ
نہین فرماتے تو ہم جان نثار جنکا شمار حضور کے ادنیٰ ترین غلامون
مین سے ہے اسقدر عرض کر سکتے ہین کہ حضور پر جان و مال تصدق
کرنا تو درکنار اگر خدا اور رسول کا درجہ مانع نہوتا تو ہم حضور کی پرستش
اور عبادت کرنا اپنا فرض عین سمجھتے ۔

اے ہمارے ولی نعمت حضور کی ذات مقدس مستجمع کمالاتِ
صوری و معنوی ہے تعلیم و تعلّم کے متعلق حضور عالی نے جو
رموز و نکات اپنے سالگذشتہ سالگرہ مبارک کے جشن کی تقریب
پر بیان فرمائے تھے اون سے حضور کی روشن ضمیری ہمہ دانی
پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی حضور عالی کا دماغ چونکہ نور علوم و فنون سے

خود منور ہے اس لئے اوسکا پرتو ہمپر بھی پڑا - یہی وجہ ہے کہ
حضور عالی کی ممالک محروسہ مین گھر گھر اب علم کا چرچا ہے اور
مرض جہالت جو بقول حضور انور "منجملہ امراض سقیم ہے" اب رفع
ہوتا جاتا ہے ذات اقدس نے اپنی رعا کو اس مرض کے پنجہ سے
نجات دلانے اور اس مرض کی دوا خریدنے کے لئے کونسی قیمت
ہے جو حضور عالی نے صرف نہین فرمائی حضور عالی اپنی سلطنت مین
اشاعت علوم و فنون پر اسقدر روپیہ صرف فرماتے ہین کہ وہ بجائے
خود ایک ریاست کی آمدنی ہو سکتی ہے حضور عالی کی مملکت مین
ایسے ایسے مدبرون مقننون عالمون فاضلون اور کاملون کا وجود
پایا جاتا ہے جن پر ہم فخر کر سکتے ہین لیکن جب ہم ان پر فخر کرتے ہین
تو حضور عالی کی ذات مقدس کی نسبت جو مبدء فیض لا متناہی ہے

ہم اپنے دلی کیفیت کے اظہار پر کیسے قادر ہو سکین گے وہ بیش بہا اصول جسکی تحقیق مین پیشوایان تعلیم کو مملکت ہند مین بہت سی دقتین پیش آئین اور جو ابھی تک وہان معرض بحث مین پڑا ہوا ہے حضور عالی نے اس قیمتی مقولہ کی شکل مین ظاہر فرما کر کہ "علم بلا پابندی مذہب آئینہ قلب بے صیقل ہے" اسکی حقیقت کا انکشاف فرما دیا اپنی سلطنت مین اسکی ترویج کی - حضور عالی ملاحظہ فرمائین گے کہ جس بیج کو حضور نے اپنے دست مبارک سے بویا ہے وہ چند سالون مین ایک لہلہاتے ہوے پودے کیطرح ظاہر ہوگا اور نشو نما پا کر ایک عظیم الشان نخل بن جائیگا جسکی ڈالیان اور پتے علمی اور اخلاقی دنیا پر اپنا سایہ ڈالینگے دماغی ریاضت کے ساتھہ بدنی ورزش کی ترغیب دلا کر حضور اعلی نے اپنے احسانات کی سلک مین ایک اور ایسے احسان کو منسلک

فرما دیا جسکے شکریہ سے ہم لوگ کہین عہدہ برا نہین ہو سکتے ہمارے
بچون کی تعلیم و تربیت پہلے نہایت ناقص طریقہ پر ہو تی تھی
اور جسم کو پہلے نظر انداز کر دیا جا تا تھا اور محض دماغ پر زور دیا جا تا تھا
جسکا مُخرب اور برباد کن نتیجہ ظاہر ہے حضور عالی نے جسمانی اور دماغی
ورزش کی ترغیب دلانے سے طلبا کے حق مین مسیحائی فرمائی اونکی
عمرون کو بڑہا دیا اور اونکی کامیابی کے آئینہ پر جلا فرما دی ۔
اس مبارک اور مسعود تقریب پر جو حضور لامع النور کی چھتیسوین سالگرہ کا
جشن مبارک ہے ہم جان نثاران عقیدت شعار رعایا ے وفادار
بعد تکلیف دہی سے معافی چاہنے کے بار بار تہ دل سے حضور انور
کو تہنیت اور مبارکباد عرض کرنیکا فخر حاصل کرتے ہین اور درگاہ
رب العالمین مین ہمہ تن دست بدعا ہین کہ وہ حضور لامع النور کے

تاج و تخت پر اپنے فضل و کرم کا سایہ قایم رکہے اور ہمارے
پادشاہ ہردل عزیز کو دارین کی کامیابی و خضر کی عمر صحت و طاقت
کی دولت کے ساتہہ عطا فرماے اور ہم اور ہماری آیندہ نسلون کو
اپنے بادشاہ کے ساتہہ جان نثاری نمک حلالی وفاداری
فرمان برداری کی توفیق کا افتخار حاصل فرماے تاکہ اوسکے
سایہ تلے معمورہ سلطنتِ دکن آباد رہے اور اوسکی رونق کو
روزافزون ترقی ہو آمین آمین آمین جسکے اجابت کیلئے
ہم اپنے ناچیز مسدس کے عرض کرنے پر بھی درگاہ الٰہی مین
سر جہکا کر ہاتہہ اوٹھاوین گے ۔

مسدس دعائیہ

مئے عرفان سے جبتک روح کا لبریز ساغر ہو
طراز صفحۂ توحید تا اللہ اکبر ہو

یم الہام مین کشتئ قرآن آشناور ہو
کف ایمان مین جبتک گوہر دین پیمبر ہو

الٰہی سایہ آصف جاہ کا ہم سب کے سر پر ہو
وفا پرور رہون ہم سب بندے اور وہ بندہ پرور ہو

ہراول ہو قمر اور انجم تابان کا لشکر ہو
نشان فتح و نصرت پنجۂ خورشید انور ہو

مثال برق خاطف جلوۂ تیغ دو پیکر ہو
سنان خط شعاعی ابلق گردون تگاور ہو

علم بردار اوسکی فوج کا سلطان خاور ہو
زمین محکوم اوسکی آسمان اوسکا مسخر ہو

ہے طرۂ تاجِ انگلستان کا تیری سطوت و حشمت
ہے وجہ افتخار ہند تیری دولت و طاقت

معین دینِ پیغمبر ہے تیری صولت و شوکت
نہین گردن فرازون کو تری رفعت سے کچھہ نسبت

نہو بیجا اگر جمشید دربان تیرے در پہ ہو
سکندر جسکو کہتے ہین ترا ادنی سا چاکر ہو

کرے طے دوربین بُعدِ فضا کا مرحلہ جبتک
ہو ذرات جہان کا خوردبین سے تجزیہ جبتک

نئے انداز دکھلائے عروس تجربہ جبتک
رہے دنیا مین علم و فن کا باقی مشغلہ جبتک

ترے علم و ہنر کی قدر ہر سو فیض گستر ہو
ترا طفلِ دبستان رشکِ افلاطون و ہومر ہو

رہے جبتک تمدن سایہ افگن نوعِ انسان پر
ہو جبتک لمعہ افگن پرتوِ تہذیب دوران پر

فضا جب تک رہے باغِ ترقی کے خیابان پر
زمین کے فخر کا ہو پاؤن تا گردونِ گردان پر

مبارک بادشاہا تجھکو یہہ اورنگ و افسر ہو

دکن تیرے زمان مین خالِ روے ہفت کشور ہو

ہے جبتک آسمان پر برقِ خاطف مین درخشانی
پہاڑون مین ہے جبتک زلزلہ اور آتش افشانی

ہو جبتک ابر کا زہرہ گرج سے رعد کے پانی
ہے جبتک بحر مین طوفان اور دریا مین طغیانی

ترا دشمن نہ ان آفات کے صدمے سے جانبر ہو
بچے ان سے تو اوسکا سر تری تیغِ دو پیکر ہو

گمان ہو نرگسِ شہلا پہ جبتک چشمِ فتّان کا
مماثل ہو رخِ دلدار جب تک ماہِ تابان کا

مشابہ سنبلِ رعنا ہو جب تک زلفِ پیچان کا
قدِ جانان پہ ہو اطلاق جبتک سروِ بستان کا

عروسِ طبعِ روشن تیری رشکِ مہرِ انور ہو
حسینانِ معانی مین نہ اوسکا کوئی ہمسر ہو

رہے جبتک مرتب چرخ پر بزمِ مہ و پروین
رخِ دلدار پر بل کھائے جبتک گیسوئے مشکین

ہو جبتک غازہ جو رنگِ بہاران سے گلِ نسرین
ہو جبتک دخترِ رز کے لئے نقدِ خرد کابین

تری محفل ہو آباد اور ترا گلشن ثمرور ہو
ترا ساقی رہے قایم نہ خالی تیرا ساغر ہو

ہو ارمان دل مین جبتک جوش ہو جبتک جوانی مین
دل و دیدہ کی حالت یون ہو تا سوزِ نہانی مین

تعشق مین نیاز اور ناز ہو تا داستانی مین
ہون جیسے مچھلیان خشکی مین آہو جیسے پانی مین

تمنا ہے تصدق سب سراپا اپنا شہ پر ہو
فدا اون پر کہین دل ہو کہین جان ہو کہین سر ہو

گل افشان باغبانِ دہر کا جبتک رہے گلشن
زمین مین نقرہ و زر کا رہے موجود تا معدن

رہے گنجینۂ انجم سے پر گردون کا تا دامن
دُر و مرجان کا جبتک بحر مین قائم رہے مخزن

ترے فیض و کرم کا شمہ کانِ لعل و گوہر ہو
ترے جود و سخا کا قطرہ قلزم سا سمندر ہو

نہ کیونکر ناز ہو شاہا ہمین تیری حکومت پر
کب آ سکتا ہے حرف ایسے تدبر اور سیاست پر

ہے تری سلطنت مبنی اصولِ عدل و نصفت پر | بھروسا ہے رعیت کو ترے لطف و عنایت پر

ترے بیمِ سیاست سے جو رہزن ہے وہ رہبر ہو
جفاکاری سے اپنے دستکش ہیچ ستمگر ہو

رعایا تیری شاہا ہر طرح خوشحال و شادان ہے | تری نظروں مین یکسان ہندو و گبر و مسلمان ہے
فزاوان خسروا اس درجہ ہم پر تیرا احسان ہے | نمکخوارون کو تجھپر سر فدا کرنیکا ارمان ہے

خوشا وہ جسکی یہ قسمت ہو جسکا یہہ مقدر ہو
کہ وہ بندہ ہو شاہا تیرا اور تو اوسکا سرور ہو

ہون قریے شہر سارے ملک مین ہوایسی آبادی | سوا عشاق و بلبل کے نہ نکلے کوئی فریادی
گلون کو غیر موسم باغ مین آنیکی ہو شادی | عدم کی قید سے پائے خزان اکدم نہ آزادی

شگوفہ تختِ گل ہو فرقِ گل پر طرۂ زر ہو
ہری ہون ڈالیان ہر نخلِ عشرت بار آور ہو

سپاہی کی ہو جب تک قدر عالم مین شجاعت سے
جہان مین قدر ہو مردون کی جبتک عزم و ہمت سے

دلیرونکا ہو میدان وغا مین نام جرأت سے
سپہ سالار کی شہرت ہو جبتک فتح و نصرت سے

نظام الملک آصف جاہ منصور و مظفر ہو
ستارون سے بھی گنتی مین زیادہ اوسکا لشکر ہو

رہے جبتک گذر روئے زمین پر باد و باران کا
صدف مین دُر بنانا خاصہ ہوا بر نیسان کا

رہے تا خلق مین مشہور قصہ نوح و طوفان کا
تعلق جس گھڑی تک خضر سے ہو آب حیوان کا

دُرِ شہوار تیرے تاج سلطانی کا زیور ہو
تو بحر سلطنت کا بے بہا رخشندہ گوہر ہو

تخالف جب تلک ہو نیستی مین اور ہستی مین
رہے تمئیز جب تک عاجزی و خود پرستی مین

رہے تفریق باہم ہوشیاری اور مستی مین
تفاوت ہو عیان جبتک بلندی اور پستی مین

ترا رتبہ بلندی مین گمان سے بھی فزون تر ہو

خزانہ رحمتِ باری سے دولت کا سمندر ہو

مسخر نطق سے تا کشورِ جادو بیانی ہو
زبان مین بحر کی وسعت ہو دریا کی روانی ہو
قلم ہو باغبان سرسبز بستانِ معانی ہو
بہار فکر سے عنبر آگیں مضمون ارغوانی ہو

زبان قاصر ہے شاہِ دکن کی گر ثنا گر ہو
قلم سے ختم اوسکی مدح کا ہرگز نہ دفتر ہو

شفق مین رنگ تا اور رنگ سے تا افق گلنا
زمین سے سنگ تا اور سنگ سے پیدا ہو جبتک نار
ہو تا معدن مین فولاد اور بنے فولاد سے تلوار
چمن مین نخل تا ہو نخل سے گُل گُل سے پیدا بار

عدو کے خون سے گلنار شاہا تیرا خنجر ہو
ترے خنجر کے قبضہ مین ترے بدخواہ کا سر ہو

الٰہا صدرِ عالم ہو مرا ممدوح دارا سا
ہر اک محکوم ہو اوسکا وہ حاکم ہو دو عالم کا
وہ ہر دم کُل کا ہو سالار اور ہو دور اوسکا
مطاعِ دہر ہو اہلِ کرم ہو اور ملک آرا

عطا ہو طول عمر اوسکو و عالم اوسکا عسکر ہو
مدام اوسکا عدو گمراہ ہو مردود در در ہو

ہمیشہ فضل ستار ازل ہو پردہ دار اوسکا
دبیر آسمان ہو منشی نثرے نثار اوسکا

رہے آفاق مین دست کرم ابر بہار اوسکا
سہ افرازان عالم مین
ہی خواہان بحر و بر مین اول ہو شمار اوسکا

دعائی اسکی دنیا مین کہ و مہ کی زبان پر ہو
جہان کا کعبۂ امید ہو کوئی تو یہ در ہو

خدا محفوظ رکہے خسروا تجہکو ہر آفت سے
بچائے تجہکو خلاق جہان ہر اک مصیبت سے

ضرر پہونچے نہ مطلق تجہکو اعدا کی عداوت سے
جلین بدخواہ تیرے آتش بغض و خصومت سے

نگہبان غوث اعظم تیرا اور خلاق اکبر ہو
قرین حال فضل و رحمت و تائید داور ہو

رعایا کی دعا ہے تا ابد حضرت رہین آباد
عدو برباد ہون اور دوست حضرت کے رہین دلشاد

الٰہی شہ و شہزادہ ہو رنج و فکر سے آزاد پلٹ کر بار بار آئے یہ جشن خرّم میلاد

دُرِ مقصود سے پر جیب و دامان شہ کا یکسر ہو
خدا کا شہ کے سر پر اور شہ کا سایہ سب پر ہو

اسپیچ مبارک ہمارے پادشاہ عالم پناہ اعلیحضرت قدر قدرت حضور پرنور

بندگانعالی متعالی خلد اللہ ملکہ و مدظلہ العالی - در باغ عام شب ششم ربیع الثانی ۱۳۱۷

میری عزیز رعایا اور وفادار دوستو

تمہارے جذب عقیدت نے دوبارہ اپنا اثر پیدا کیا کہ مین اس سال بھی خوشی کے ساتھہ یہان آیا اور تمہارے باہمی اتفاق کے اظہار اور گرمجوشی کی ابھار سے نہایت محظوظ و مسرور ہوا -

مین خدائے عزوجل کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون کہ اللہ تعالی نے مجھے اپنے وعدہ دیسالہ پر اسطرح ثابت قدم رکھا کہ مین ابتک تمہاری عام صلاح و فلاح کے کامون مین مصروف رہا اور آیندہ اس سے زیادہ مصروف رہنے کی مین اپنے مین خدائے تعالی کے فضل و کرم سے

ایک قدرتی طاقت پاتا ہون مجہے اسوقت تمکو اون امور کے یقین دلانیکی ضرورت نہین جنکا مین نے سال گزشتہ تم سے ذکر کیا تہا کیونکہ تمہارے اڈریس سے ظاہر ہے کہ تم بخوبی یقین کرتے ہو کہ مجہے تمہاری بہبود و آسودگی بدل مطلوب اور تمہاری اطاعت او شکر گزاری بجان مرغوب ہے - میری رائے مین رعایا و رئیس مین ایسے ہی تعلقات ہونے چاہئین جنکا یہہ جلسہ ایک عمدہ نمونہ ہے ہر سال رعایا کو ایک وقت موقع ملنا چاہئے کہ وہ اپنے رئیس کے سامنے اپنا دل کہولکر اپنے خیالات ظاہر کرین اور رئیس کی زبان سے اوس کے خیالات سنین -

اللہ جل شانہ جو اپنے بندون کی دلی خواہشات اور واقعی ضرورتون کا دانا بینا ہے اوسکی جناب مین دعا کرنا یا اوس سے بہی کسی چیز کا مانگنا

استجابت کے واسطے شرط ہے مثل مطلع آصف ۔

عدل سے مانگو تو کیا کچھہ نہ پہر شتاب ملے	اثر دعا کا ملے زہد کا ثواب ملے

مگر رئیس جو انسان ہے اوسکو اپنی رعایا کی دلی خواہشات کیونکر معلوم ہو سکتی ہین تاوقتیکہ رعایا کو اپنے خیالات اپنے رئیس پر ظاہر کرنیکا موقع نہ ملے بقول آصف ۔

منہ نہ کہولے بحر مین جبتک صدف	آب نیسان سے گہر ملتا نہین

کچھہ ایسے ہی خیال سے مین نے اس سال بہی تمہارے اڈریسین لینا پسند کیا

اے میرے خیر خواہ احباب فرمیسن

مین نے تمہارے اڈریس کو بہی خوشی و دلچسپی کے ساتھہ سُنا تمہاری سوسائٹی کا سلسلہ جو قدیم الایام سے اب تک جاری ہے وہ یقیناً انہین اصول کی وجہ سے ہے جو تم نے التزاماً اختیار کیا ہے ۔

تمہارے مقاصد کے حصول کیواسطے ان سے بہتر اصول نہین ہو سکتے
کیونکہ جب تک بادشاہ وقت کی اطاعت پر کامل آمادگی ہو اور پولیٹکل
معاملات سے پورا احتراز کیا جائے تو تم اپنی باہمی برادرانہ محبت اور
مصیبت زدون کی اعانت راست بازی کے ساتھہ نہین کرسکتے ۔

اے ملک و مالک کے بہی خواہ اخبار والو

مین تمہارے وفادارانہ اڈریس کی بہی قدر کرتا ہون ۔ تمہارا خیال
ٹہیک ہے کہ تم رئیس ور عایا کے درمیان ایک قسم کے آزادوکیل
ہو ۔ مجہے یقین ہے کہ تم اس وکالت کے فرایض سے بخوبی واقف
ہو ۔ آزادی جو تمہارے معزز پیشہ کے لئے لازم ہے کوئی مطلق العنانی
نہین ہے بلکہ ایک اعلیٰ ودیعت ہے جسکو پورا کرنیکے لئے شرط ہے
کہ کوئی افتراپردازی ہونے پائے مجہے کامل امید ہے کہ تم کامل احتیاط

کرتے ہوگے کہ کوئی ایسی خبر مشتہر نہ ہونے پائے اور کوئی
ایسی بات درج اخبار نہو جسمین رعایا سرکار سے بدظن یا سرکار رعایا سے
رنجیدہ ہونے یا خود رعایا کے مختلف گروہ مین نفاق پیدا ہونیکا
احتمال ہو۔
اگر تم ایسی احتیاط نکروگے تو سچی آزادی جس کے بغیر تم اپنا کام
نہین کر سکتے وہ بحال نہین رہ سکتی۔
آج کل مین دیکھہ رہا ہون کہ چند اخبارون مین میرے سفر کلکتہ کا
غلغلہ ہے مین اس موقع پر اپنی عزیز رعایا کے سامنے اسکی حقیقت
بیان کرنے سے باز نہین رہ سکتا۔
ایک عرصہ ہوا کہ میرے عزیز دوست نواب ویسرائے بہادر نے بڑی
گرمجوشی و اخلاق کے ساتھہ مجھے دعوت دی کہ اگر ہوسکے تو مین

اس سال موسم سرما مین کلکتہ کی سیر کرون مین نے اس دعوت کو نہایت خوشی کے ساتہہ قبول کیا کیونکہ یہہ محض اخلاق و مروت کی بات تہی۔

اے میری عزیز رعایا اور وفادار دوستو۔

اگر ہر کام کے نتایج و مآل اوسکی کامیابی کے معیار ہین تو یہہ جلسہ تمہارا تمہارے باہمی اتفاق و خلوص محبت کا نتیجہ ہے اوسکو مین بہی اپنی سعی کی کامیابی کا پیمانہ سمجہتا ہون کیونکہ اس سے مجہپر ظاہر ہوتا ہے کہ میرے ملک کے باشندے ہر قوم و ملت کے کن محبت آمیز نظرون سے اور کن صداقت شعار خیالات سے اپنے رئیس کے کام کو دیکہتے اور سمجہتے ہین مین تمہاری اس اظہار وفاداری و خیر خواہی کی بڑی قدر کرتا ہون اور پہر دوبارہ تمکو

یقین دلاتا ہون کہ جب تک لیلاے روح کو میرے محمل جسم سے
تعلق رہے تب تک میرا ناقۂ فکر تمہاری بہبودی و آسایش کے
شاہ راہ مین گرم رفتار ہو۔

آصفجاہ کبھی قول سے اپنے نہین پہرتا		وہ اور کوئی ہوگا۔کہا اور کیا اور

مین تصدیق کرتا ہون کہ یہہ صحیح ہے

شرح دستخط

اکبر الملک

بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

دوسرا اڈریس منجانب رعایائے سکندرآباد

تہنیت نامہ میمنت شمامہ جشن سالگرہ مبارک رستم دوران

ارسطوی زمان حضور پرنور اعلحضرت نواب

میر محبوب علیخان فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک

آصف جاہ بہادر جی۔سی۔یس۔آئی والی ملک دکن

صانہ اللہ عن الشرور والافات الزمن

سالے دگر از جشن ولادت چو برآمد
در گلشن ایام نسیم سحر آمد

چون کوکبۂ جشن بآفاق رسیدہ
در باغ سعادت گل شادی ببر آمد

اقبال غلامانہ میان بستہ بخدمت
در بارگہ خسرو جمشید فر آمد

دوران فلک سخرۂ فرمان تو بادا
کز عدل تو دوران حوادث بسر آمد

ترنم سرایان نغمہ عشرت کو مژدہ ہو کہ آج ایسے بادشاہ جمجاہ نصفت پناہ
ظل اللہ معدلت گستر رعایا پرور کا جشن میلاد مبارک ہے جس کے
زمان عدل توامان مین گبر و مسلمان ہنود و نصاریٰ باتفاق و اتحاد
بسر کرتے ہین ۔ اور جسکے عہد عطوفت مہد مین امیر و غریب مفلس
و تونگر بلا امتیاز مدارج و مناصب ایکسان چشمہ رافت و نصفت سے
مستفیض ہوتے ہین ہم رعایاے چھاونی سکندرآباد کو خلوص ارادت
اور حسن عقیدت نے سرکار عالی وقار معدلت پناہی احسان دستگاہی کے
اس جشن سعید و بزم حمید مین بصد دل و جان و بہزار آرزو و ارمان
نہایت شادان و فرحان لایا ہے ۔ ایشائی دنیا مین ایسی بہت کم
نظیر اور شاذ تمثیل ملیگی جسمین شاہ مالک لرقاب و راوسکی رعایاے
اطاعت انتساب اسقدر جوش دلی و مسرت قلبی سے شریک جشن مسعود

وسہیم بزم محمود ہون اور ہم جیسے ذرہ ہاے بیقدار اپنے آقاے نامدار کے جمال جہان آرا کے انوار سے سعادت اندوز و شرف آمود ہون تاجداران عباسیہ و شہریاران خلافت بغدادیہ جنکی عظمت و شان وجود و امتنان صفحۂ تاریخ پر منقوش و مرقوم ہے برغم ہمارے حکمران معدلت نشان کے بے حجابانہ شاہد جمال سے اپنی رعایا کے تسکین دہ انظار نہوتے تھے۔ اور بے نقابانہ طلعت جہان آرا کی جلوہ گری سے کافہ برایا کی تشفی بخش خواطر بیقرار نہوتے تھے پیغمبر آخر الزمان نبیٔ انس و جان کو زمانہ معدلت توامان نوشیروان مین اپنی ولادت سعادت اقتران کا ناز تہا حالانکہ دائرہ حکومت مداین سے یثرب و حجاز باہر تہا۔ اور اہل عرب کا قلادہ اطاعت کسریٰ سے آزاد رہنا ظاہر تہا۔ باوجود اسقدر مغایرت کے

جب سردار عالم ورسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا
فخر بجا تہا تو ہم وابستگان دولت عالی و وفاداران بارگاہ معالی
ایسے خسرو دین پرور شاہ دادگستر کے دور بے جور پر ہزاران نازش
کرین تو روا ہے کیونکہ ع تفاوت کفر و دین آمد بمعنی ۔ میان
عدل تو تا عدل کسری ۔ اے شہریار کامگار روای خسرو نامدار باوصفیکہ
خالق ارض وسما وکائن ہر دوسرا نے آپکو ڈیڑہ کروڑ مخلوق پر مطاع وفرمان
روا بنایا ہے تاہم ہر فرد بشر اور ہر گوشہ ملک آپ کے شموس ظلال
وشعاع نوال سے اوسیطرح تابان ومنور ہے جیسا کہ لمعات خورشید
خاور وسطعات مہر انور سے بحر و بر مین ہر شئے مستفیض اور ہر چیز بہرہ ور ہے
ہمارے حکمران والا تبار وفرمان فرمائے ذوالاقتدار کی غیر محدود
اور نا معدود جود وسخا وبذل وعطا کا کہان تک اور کس زبان سے

شکریہ ادا کریں جس نے نہ صرف آلام جسمانی و امراض ابدانی سے بمنع مزارعت حول سکندرآباد ہمکو مصون و محفوظ رکھا ہے بلکہ ہماری تعلیم روحانی و تہذیب نفسانی کے خیال سے اس چھاونی سکندرآباد کے کالج و مدارس کی امداد وافی و معاونت کافی مبذول و ملحوظ رکھی ہے اور ہمکو ایسے ستودہ شمائل و حمیدہ خصائل قوم کے ہاتھہ ودیعت کیا ہے جو ہمارے آرام کے طلبگار اور آسایش کے خواستگار رہیں - اب ہم اس تقریر کج مج زبانی و سپاس نامہ راست بیانی کو ان الفاظ دعائیہ پر ختم کرتے ہیں کہ خداوند عالم دولت عظیم الشان قیصریہ اور سرکار عالی میں رابطۂ قدیم و اتحاد صمیم قائم و دائم رکھے اور ایسے صدہا جشن مولود کا انعقاد سرکار روالاتبار کو سنہا و سازوار ہو - اور ہم رعایاے جان نثار کو سالانہ جشن منانا نصیب ہو آمین یارب العالمین -

تا ہا اساس ملک تبو استوار باد	عمر تو ہمچو دور فلک پائدار باد
ہر آرزو کہ در دل اندیشہ بگذرد	ہمچون عروس ملک ترا در کنار باد
ہر گل کہ راحتے بدل آرد نسیم او	در چشم دشمن تو ز نکبت چو خار باد
دار الممالکت کہ مقرِ سعادت است	از خرمی ہمیشہ چو دار القرار باد
تا ہفت چرخ بر سر این چار عنصر است	حفظت ہمیشہ بر سر این ہفت و چار باد

محمد نعیم الدین - حاجی سجن لعل - سید محمد اکبر - مصور جنگ
افتخار حسین - دوند گل کشٹنا - محی الدین علی و حسن علی
کیخسرو جیوینجی - محمد موسی سابق حاجی عبد الکریم - گنگا بشن
رام گوپال -

تیسرا اڈریس منجانب فریمیسنان حیدرآباد دکن

بحضور لامع النور اعلیٰحضرت قدر قدرت پیر و مرشد رستم دوران ارسطوی زمان مظفر الدولہ مظفر الممالک نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ نواب میر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ جی - سی - ایس - آئی - پادشاہ دکن ادام اللہ ملکہ و سلطنتہ

اے ہمارے سلطان و اے ہمارے آقا و ولی نعمت ہم فری میسنان دکن سکنا و خوش باشان ممالک محروسہ سرکار عالی جو جملہ لاج ہائے واقع سلطنت ابد مدت کے ممبر ہین بارگاہ سلطانی مین حاضر اور حضرت خداوند نعمت دام اقبالہ کی چونتیسوین سالگرہ کے جشن مین بشمول دوسرے کل خیر خواہ جان نثار اور وفادار رعایا کے شرکت کی عزت حاصل کرتے ہین -

ہر طبقۂ انسان کا یہہ جبلّی خاصّہ ہے کہ اپنے پادشاہ اور اپنے
ولی نعمت کی خیر خواہی کو اپنا فرض خیال کرتا ہے لیکن فرقہ
فری میسنان کو یہہ خاص فخر حاصل ہے کہ اون اصولون مین سے
جنکے اوپر اس فرقہ کا دار و مدار ہے اصول اعظم یہہ ہے کہ ہر فریمیسن
اپنے سلطان کی وفاداری اور جان نثاری کو اپنا فرض اور اپنا ایمان
سمجھے - اس فرقہ کی ابتدا حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد مین
ہوی تھی اور خود حضرت نے بہ نفس نفیس فری میسنون کی سرپرستی
قبول فرمائی تھی اوس زمانہ سے ابتک اگرچہ صدہا انقلابات
ہوے ہین لیکن زمانہ کی نیرنگیون کے مضرت رسان اثرون سے
یہہ فرقہ ہمیشہ محفوظ رہا ہے اور اوسکی اصلی وجہ یہہ ہے
کہ فرقہ مذکور نے پولٹیکل معاملات سے قطعاً احتراز رکھا ہے

اوس کے اعلی اصول خدا تیعالے جلشانہ کی عبادت بادشاہ کی اطاعت

برادرانہ محبت مصیبت زدونکی اعانت اور راستبازی ہین۔

حضرت پیر و مرشد مدظلہ العالی کے عہد میمنت مہد مین یہہ فرقہ خیرخواہ

سلطنت نہایت شادمانی اور سرسبزی کی حالت مین ہے چنانچہ اسوقت

گیارہ لاج اور چیپٹر وغیرہ ممالک محروسئہ سرکار عالی مین یعنے بلدۂ

حیدرآباد - سکندرآباد - گلبرگہ - رائچور مین قایم ہین جنمین ہر موقع

پر حضرت خداوند نعمت کی ترقی عمر و دولت و جاہ و اقبال کی دعا نہایت

صدق دل سے درگاہ باریتعالی ہین کیجاتی ہے۔

اے ہمارے بادشاہ عالم پناہ حضرت کا عہد ہمایون اون برکات کے

واسطے مشہور ہے جو آپ کی خوش نصیب عایا کو آپکی ذاتی اور دلی

توجہ کے باعث حاصل ہین - اور جبکہ ہمارا قدیم فرقہ بشمول عام رعایا

اون جملہ برکات سے متمتع ہوتا ہے اوسکو اس امر کا فخر عظیم حاصل ہے
کہ حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی اپنی رعایا کے اس فرقہ کو خاص
شفقت اور خاص عنایت کی نظرون سے دیکہتے ہین ہم لوگون کو
سالگذشتہ اور سال حال مین تہنیت نامہ پیش کرنیکی عزت ہی عطا
نہین فرمائی گئی بلکہ تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ ہمارے ہردل عزیز پادشاہ
نے اپنے مراحم خسروانہ سے ایک سیانگ لاج کو جو مقام رائچور
قائم ہوا ہے اپنے نام نامی سے موسوم کرنیکی اجازت صادر فرمائی
اور اوسکی سرپرستی قبول فرماکر فرقہ فری میسنان کو اپنے ہمچشمون
مین ناز کرنیکا موقع دیا -

اب ہم نہایت ادب اور عجز کے ساتہہ بارگاہ سلطانی مین حاضر
ہوکر حضرت پیر و مرشد کی عنایتون اور شفقتون کا شکریہ ادا کرتے ہین

اور اس تہنیت نامہ کو ایک مشہور دعائیہ شعر پر ختم کرتے ہین

آلہی تا ابد باشی باقبال
جوان بخت و جوان دولت جوان سال

چہوتہا اڈریس منجانب مالکان اخبارات و رسالجات و مطابع

بحضور فیض گنجور اعلیحضرت قوی شوکت سکندر صولت

دارا دربان ارسطو زمان فلاطون دوران مظفر الدولہ

مظفر الممالک نظام الملک نواب میر محبوب علیخان

فتح جنگ آصف جاہ بہادر۔ جی۔ سی ایس۔ آئی

خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و دام اقبالہ و اجلالہ

اس موقع پر جب کہ ملازمان حضرت نے اپنی عمر عزیز کے چونتیس سال

بافضال الٰہی پورے کرکے پینتیسوین سال مین قدم رکہا ہے اور اس

تقریب سعید کی خوشی مین امیر و غریب ادنٰے و اعلیٰ غرضکہ ہر کہ ومہ

اپنے اپنے طور پر اظہار مسرت اور شکرانۂ درگاہ رب العزۃ مین مصروف

ہے۔ ہم مالکان اخبارات و رسالجات و مطابع بارگاہ خداوندی مین

شرف حضوری حاصل کر کے اپنے دلی جوش اور خالص جذبات شکرگذاری کا اظہار کرنا چاہتے ہین -

اے جہان پناہ! یہہ شرف ہمیشہ حضرت ہی کے عہد ہمایون کو شاہان سلف پر حاصل رہیگا - کہ رفتار زمانہ کو پوری طرح سمجھکر اور رعایا کے اصلی مفاد کو نظر غائر سے دیکھکر مطابع اور اخبارات کے قیام کی بنیاد قائم کی گئی جنکو ایک زمانہ مین یورپ تک مین ملک و دولت اور مذہب وملت کا دشمن سمجھتے تہے - اور اب بہی بعض تاریک خیال لوگون کا ایسا ہی میلان ہے - مگر بلا زمان حضرت اقدس کے ضمیر روشن اور عقل خداداد نے حق کو باطل سے جدا کر کے سمجھہ لیا کہ اخبار ہی علم کی اشاعت اور رعایا کے خیالات مین وسعت پیدا کرنے اور عوام کی فریادون کو سرکار تک پہنچانے اور سرکار کے مصالح کو اون کے

ذہن نشین کرنیکا بہترین ذریعہ ہے - اسی وجہ سے یورپ مین جسکا قدم
آج روشن خیالی مین سب سے آگے ہے اخبارات کو سلطنت کا سچا
مشیر سمجھتے ہین - اگرچہ دنیا مین اور بہی سلاطین اسلام ہین - لیکن
بندگان حضرت کے عہد حکومت کو جسطرح پر کہ دوسرے امور مین اونپر
تفوق حاصل ہے اوسی طرح اس امر مین بہی تفوق ہے کہ جیسی آزادی
کہ اخبارات کو ممالک محروسہ سرکار عالی مین حاصل ہے ویسی کسی
دوسری خطۂ اسلامیہ مین نہین ہے -

اے ظل اللہ ! ہم اس پُر مسرت موقع پر بحیثیت وکیل رعایا ، اون برکتون
کا اجمالی ذکر ضروری سمجھتے ہین جو ملازمان حضرت کے اس عہد حکومت
مین ہرکہ ومہ کو حاصل ہین - اور جنکی وجہ سے یہہ عہد ہمایون رعایا کے
حق مین ابر رحمت اور ہر دلعزیزی کے لحاظ سے اپنا ہی آپ نظیر

ہورہا ہے۔ حضرت اقدس کے بابرکت زمانہ کو غور کے ساتھہ دیکھنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کی طرح ہندو۔ پارسی۔ عیسائی۔ یہودی
سب کو کامل آزادی حاصل ہے جو چاہئے اپنے رسوم مذہبی کو
اس طرح کہ دوسرے کو رنج و اشتعال نہ پیدا ہو ادا کرے۔ اور
جس طریقہ سے مناسب ہو خالق برحق کی عبادت مین مصروف ہو۔
یہہ فیاضی اسی حد تک محدود نہین ہے بلکہ جس طرح اسلامی مساجد
وغیرہ کے لئے جاگیرین یومئے۔ نوبت انعامات مقرر ہین اوسیطرح
مندرون اور کلیساؤن اور آتشکدون کے لئے بہی تنخواہین مقرر
ہین۔ اور ہر شخص بلالحاظ ملت و مذہب اپنی قابلیت اور درجہ کے
مطابق ملازمت سرکاری مین کامیاب اور مناصب اعلی سے فیضیاب
ہوسکتا ہے۔ غرضکہ ملازمان حضرت نے اوسی اعلی بے تعصبی کا

جسکی اسلام تعلیم کرتا ہے ایک سچا نمونہ قایم فرمایا ہے - مذہب کے
بعد جان و مال کا درجہ ہے اور اون کی حفاظت کے لئے سررشتہ جات
کوتوالی و عدالت قایم ہین جو شب و روز مظلوم کو ظالم کے پنجہ سے
بچانے اور جرایم کا انسداد کرنے اور حقدار کے حق دلانے مین
مصروف ہین ہماری دینوی ترقی اور اخروی نجات کا راستہ بتانیکے
لئے ایک وسیع سررشتہ تعلیم مقرر ہے جسمین دماغی و جسمانی تعلیم
کے ساتھہ تعلیم دینیات کا بھی خاص طور پر التزام کیا گیا ہے -
مجالس صفائی کے ذریعہ سے ہمکو اپنی جانون کی حفاظت کا عمدہ موقع
عنایت فرمایا اور اراکین مجلس واضع قوانین کے انتخاب کا حق رعایا
کے مختلف طبقون کو عطا فرما کر اپنے حقوق کی حفاظت کے عمدہ راستہ پر
ہمکو لگا دیا ہے - سررشتہ تعمیرات عامہ جدید سڑکون کی تعمیر

ذرایع آبپاشی کے پیدا کرنے اور نئی ریلین کہولنے مین مصروف ہے
جسکی وجہ سے زراعت اور تجارت کو دن دونی رات چوگنی ترقی ہورہی ہے
حال مین جب قہر آلہی بصورت قحط و طاعون ہندوستان پر نازل
ہوا تو حضرت ہی کی خوش نیتی کا باعث تہا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی
مین بافضال آلہی یہہ بلائین اوس سختی اور شدت کے ساتہہ ساری
نہین ہوئین جیسے کہ ممالک قرب وجوار مین ہوئین - اور خصوصاً طاعون
کے متعلق جو تدابیر انسداد اختیار کی گئین اون مین رسم ورواج ملک
اور رعایا کے امن وآسایش کا ایسا خیال رکہا گیا اور اون کی واجبی
شکایتون پر ہر وقت ایسی توجہ فرمائی گئی کہ دوسرے مقامات کیلئے
ایک عمدہ نظیر قائم ہوگئی ہے - سرحدی حفاظت کی تائید مین بہی
جسکی بدولت ہم بیرونی دشمنون کے حملون سے محفوظ ہوکر بامن و

آسایش زندگی بسر کرتے ہین - حضرت کا قدم ہمیشہ سب سے آگے رہا ہے

اے ہمارے ہردلعزیز پادشاہ! اگر ہم ان تمام برکتون کا تفصیل

سے ذکر کرنا چاہین جو ہمکو حضرت کے سایۂ اقبال مین حاصل ہین تو

شایداوس کے لئے ہماری تمام عمر بھی کافی نہ ہو مگر مختصر یہہ ہے کہ

جملہ طبقہاے رعایا حضرت کی بابرکت حکومت مین تمام اون مراعات کے

ساتہہ جو ایشیائی حکومتون کے ساتہہ مخصوص اور اون کی ہردلعزیزی

کا باعث ہے اون ساری نعمتون سے فیضیاب ہین جو یورپین حسن انتظام

کو رعایا کے حق مین رحمت الٰہی بتاتے ہین -

آخر مین ہم ان تمام بیش بہا نعمتون سے سیراب ہوکر دلی جوش

اور خلوص قلب سے درگاہ مجیب الدعوات مین دعا کرتے ہین کہ

اے خدا تو ہمارے اس ہردلعزیز رعایا پرور پادشاہ کے سایہ دولت کو

ہمارے سرپر صدوسی سال تک قایم رکھہ اور اوس کے دلی مقاصد برلا تاکہ دوست شاد اور دشمن پامال رہیں۔ آمین ثم آمین!!

پانچوان اڈریس منجانب رام گوپال سیٹھہ واقع فتح میدان۔ مرقوم ۲۳ رجب المرجب ۱۳۱۷ھ

حضور اقدس کی سالگرہ مبارک کی جشن سعادت انتساب کی تقریب پر حال مین اخلاص وعقیدت اور جان نثاری ومحبت کا جو اظہار ہر چہار طرف ہوا ہے اور جسمین ہم عبودیت شعار حضور عالی کی رعایا کے جملہ طبقات کیساتھہ شریک ہین وہ اس امر کا محرک ہوا ہے کہ ہم خدام بہی اپنی عقیدت کا ناچیز ہدیہ بارگاہ ملازمان والا مین پیش کرین۔ حضرت کے افواج ظفر امواج کے مفتخر سپہ سالار کے مشورہ سے ہماری پیشکش نے اس عمارت کی شکل اختیار کی ہے۔ ہم غلامون کو امید ہے کہ حضور عالی اس ہدیہ کو شرف قبولیت عطا فرما کر منجملہ اون شاہانہ صفات کے جن سے خداوند عالم نے حضور عالی کی ذات

مستجمع الکمالات کو متصف کیا ہے اپنے شوق تنزہ و تفرج کا تازہ
ثبوت دینگے - ہم جان نثار اس امید کو اپنے دلمین جگہ دینے کی
جرات کرتے ہین کہ یہہ حقیر عمارت بطور جمخانا یو بلین" کے خلایق
عامہ کی ضروریات کی متکفل ہو گی اور اوس وقت تک جبکہ حضور عالی کی
دار السلطنت کی شان کی مناسبت کے لحاظ سے ایک زیادہ پر شکوہ
عمارت نہ تیار ہو جائے ہیجر افسر الدولہ بہادر کو کھیلون اور شرطون
کے خاص خاص جلسون کے انعقاد کے لئے پبلک کو اوس کے
استعمال کی اجازت دینے کا اقتدار حاصل ہو گا -

ہم ناچیز غلام تہ دل سے اس عنایت بیغایت کے لئے حضور عالی
کا شکریہ ادا کرتے ہین جو خدام والا نے اس عمارت کو اپنے نام نامی
سے ازراہ فیاضی خسروانہ اسکے معنون کئے جانیکی اجازت مرحمت فرمائے

اور اس تقریب کو اس امتیاز اور افتخار کے زیور کے ساتھہ متجلی کرنے

سے ہمیں مبذول فرمائی ہے جس سے بندگانعالی نکا بنفس نفیس

ہم ناچیز جان نثاروں کے مجمع مین تشریف فرما ہونا ہمین مزین کرسکتا ہے

ہم درگاہ رب العالمین مین دست بدعا ہین کہ خداوند عالم

حضور عالی کو اپنی پیاری رعایا کے سر پر صد و سی سال قایم رکھے

اور جو کہیلین کہ آیندہ فتح میدان پر ہون اونکی زینت حضور عالی

اس عمارت مین تشریف فرما ہو کر مدتون دوبالا فرمائین -

اب ہم ناچیز خدام بصد عجز و نیاز یہہ التماس کرتے ہین کہ حضور عالی

اس عمارت کے افتتاح کا اعلان فرما کر اسے میجر نواب افسر الدولہ بہادر

کے تفویض فرمائین -

اسپیچ اعلیحضرت ظل سبحانی بجواب اڈریس رام گوپال سیٹھہ

ہمارے اعلیحضرت ظل سبحانی نے بمقام فتح میدان مین محبوب گرانڈ اسٹانڈ کے افتتاح کیوقت مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

رام گوپال سیٹھہ ۔

جس صدق دلی کے ساتہہ تمنے اس عمدہ مکان کو ایسے پرفضا مقام پر تیار کیا اوراوسکو میری سالگرہ کی یادگار مین میرے نام سے موسوم کرکے عامہ خلایق کی تفریح کیواسطے ہدیہ کیا ہے اسکو مین نہایت پسند کرتا ہون ۔ اس کون و مکان مین آسایش مکانی سے فرحت روحانی اور قوت جسمانی حاصل ہوتی ہے

خصوصاً وہ دلکشا مکان جو چار طرف کی آبادی سے گھرا ہوا ہو۔ مین حقتعالی

کا شکریہ کرتا ہون کہ میرے عہد مین رعایا بہ اطمینان تمام کثرت سے

تعمیر کے طرف متوجہ ہوئی اور انشاء اللہ تعالی آیندہ بہی ہوگی جب

طمانیت ہو تو کیون نہ ایسا کام کرے جس سے اپنے آپ کو اور

دوسرون کو بھی نفع پہنچے اور بنا ئے نیکنامی قائم رہے اور چونکہ

تم نے آجکے دن اسکا افتتاح ہونا مبارک سمجھکر درخواست کی لہذا

مین خوشی کے ساتھہ تمہاری اس خواہش کو بہی پورا کرتا ہون ۔

حاضرین محفل

تم سبہون سے پوشیدہ نہین ہے کہ مین اسپورٹس کا کسقدر راغب ہون

اور اپنی رعایا مین اسکی ترقی ہونیکا کسقدر خواہان ہون ۔ میرا خیال

ہمیشہ یہی رہا کہ مرد کیواسطے بدن کی ورزش سے بہتر کوئی چیز نہین ہے

کیونکہ ورزش نہ صرف تنومند کرتی ہے بلکہ جسم کو بخوبی سجاتی ہے پس عمدہ ورزش
کیلئے اسپورٹس سے خوشتر کوئی چیز نہین ہوسکتی کیونکہ ہمین ورزش کی
مشقت نہ صرف ایک بے ضرر دل بہلانے کیواسطے ہوتی ہے بلکہ
خود بخود زیادہ ورزش کرنی اور جسمانی صحت حاصل کرنیکی ترغیب دلاتی ہے مین
اوس شخص کو بہی اپنی عزیز رعایا کا سچا بہی خواہ سمجہتا ہون جو ایسے عمدہ
طور سے انکی جسمانی ورزش اور تفریح طبع کا سامان مہیا کرتا ہے اسی
خیال سے مین نے رام گوپال سیٹہ کی درخواست کو چند ماہ قبل بہت طیب خاطر سے
قبول کیا اب اس گرانڈ اسٹانڈ کا افتتاح کرکے عملی طور سے اپنی خوشنودی کا اظہار
کرتا ہون اور مین یقین کرتا ہون کہ اس مقام مین ایسا گرانڈ اسٹانڈ دیکہنے مین تم سب اور
تمام باشندگان حیدرآباد و سکندرآباد میری مسرت مین پوری طور سے شامل ہونگے مین نے
سنا ہے کہ رام گوپال سیٹہ نے علاوہ اس اسٹانڈ کے اور بہی دوسرے عام تعمیرات پبلک

ہال وحرم سالہ اور سرائے وغیرہ میرے ملک مین خلایق کی آسایش
اور تعلیم کے لئے تیار کرکے وقف کئے ہین مجہے ان کے فیاضی
کے کامون کی حالت سماعت کرنے سے بڑی خوشی حاصل ہوی
کیونکہ اس سے مجہے قابل تحسین نظیر اسبات کی ملتی ہے کہ میرے
ملک کے باشندون مین بہی ایک ایسا پبلک مذاق پیدا ہوتا چلا ہے
جس سے وہ اپنے مال اور دہن کے اصلی اور عمدہ مصرف کو
پا گئے ہین اور اوسکو عام قومی اور ملکی فائدہ کے کامون مین
خرچ کرکے عند الناس بہ خیر مشہور اور عند اللہ ماجور ہونیکی کوشش
کر رہے ہین۔ اگرچہ ہر گورنمنٹ کا کام بہبودی عامہ رعایا ہے بازہم
گورنمنٹ کے مال کے مصرف اسقدر وسیع اور کبہی کبہی اسقدر
مخصوص ہوا کرتے ہین کہ بہت سے مقامی تفریح عام کے کام کابہی

گورنمنٹ کی رقم سے ہونا غیر ممکن ہوتا ہے مگر ایسے چھوٹے
بڑے مقامی تفریح و تفرج کے کام بہی ہونے ضرور ہین
تاکہ رعا کی ترقی ہر قسم کی ہوا کرے لہذا اس قسم کی
مقامی ترقیون کے کامون کے واسطے ہر گورنمنٹ
کا دار و مدار رام گوپال سیٹھ جیسے افراد کی شخصی و جمہوری
فیاضیون اور ملکی ہمدردیون پر بہت کچھہ ہوتا ہے - اس لحاظ
سے بہی مین بہت خوشی کیساتہہ اس مکان کا افتتاح کرتا ہون
تاکہ اس سے میری دوسری متمول رعایا کو ایسے عمدہ کام
اور نیک نام کی ترغیب و تحریص ہو - **قطعۂ آصف**

تعمیر عمارت ہے سبب نام و نشان کا	پہر ایسی عمارت کہ جو ہو باعث فرحت
انسان کو دارین مین آرام ہو اس سے	جنت مین نہو قصر تو بیکار ہے جنت

حاضرین محفل ۔ مین کمال مسرت کے ساتھہ اس امر کا اعلان
کرتا ہون کہ آج سے یہہ محبوب گرانڈ عامہ خلایق کے
استعمال کے لئے کہول دیا گیا ۔

حضرت ظل سبحانی حضور پرنور

چھٹا اڈریس

کایستھ سبھا حیدرآباد دکن

بہ میر مجلسی راجہ راجان راجہ شیوراج دہرم ونت بہادر

جواب اڈریس

از اعلحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی دام ملکہ

غزل مدحیہ

باہتمام ڈاکٹر کرپاشنکر سکرٹری کایستھ سبھا حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحضور فیض گنجور اعلیٰ حضرت قدر قدرت سکندر شوکت
دارا حشمت رستم دوران فلاطون زمان ظل اللہ
عالم پناہ مظفر الدولہ مظفر الممالک نواب میر محبوب علیخان
بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ
جی۔ سی۔ یس۔ آئی۔ خلد اللہ ملکہ وزید اللہ عمرہٗ

وقت آنست کنون کز اثر جوش نشاط	می نگنجد بہ صراحی و صراحی بہ بغل
جام یاقوت و مئ لعل بہم پالاند	اثر ناسیہ چون لالہ و داغش بہ بغل

ہزار ہزار شکر اور لاکھہ لاکھہ سپاس اُس نخلبند عالم کا جس نے
سارے باغ جہان کے گلہاے لالہ و اشرفی کو ایک دو حرفی
لفظ کن کی آبیاری سے ایجاد فرمایا اور دفتر عالم کی مختلفہ افراد کو

بلا اندازہ وتخمینہ گوشوارہ ازل سے خارج فرماکر بند شیرازۂ عالم مین
محفوظ رکھا لوح آسمان پر اگرچہ کہکشان کی مد اُسی کی کہینچی ہوہی ہے
لیکن ثوابت اور سیّارون کے نقطون سے یہ نکتہ ہویدا ہے کہ
اس محاسب ازلی الابدی نے اپنے مداخل و مخارج کو اُس موازنہ پر
رکہا ہے کہ تمام تختہ جات عالم بلا مد فاضل و باقی صفر زدہ رہین کہ
ناظرین منظورہ کو جمع وخرچ کی تنقیح کی کوئی تکلیف نہ ہو اگر آفتاب ہے
اوسی خزانہ رحمت کا یومیہ دار ہے اور اوسی کے خوان نعمت کا
روزینہ خوار اگر ماہتاب اوسی کے دفتر کا ماہانہ یاب اور اُسی کے
کردی کا کہاتہ دار فصول اربعہ کے بندات مین ہر مد کی رقم علحدہ ہے
اور جدا افلاک مین ممالک عالم کی جہرتی آئینہ کیطرح نمایان ہے
مہر خورشید مشرق و مغرب مین صبح و شام زر سبادلہ کیطرح جاری ہے

قطبین کی چمک شمال وجنوب مین بصیرت افزاے چاشنی کامل
عیاری ہے دفتر سوالید ثلثہ سے پیدا ہے کہ اپنی اپنی شاخون مین
یا ایک شاخ سے دوسری شاخ مین مبادلہ کا عمل کس حد تک منظور
کیا جاتا ہے تختہ جات کارگزاری سنین وشہور سے روشن ہے
کہ جسقدر ستارون کا زر غیر مسکوک تمام دن کے جمع و خرچ کے بعد
شام کو بچت مین باقی رہتا ہے - ساری رات صبح تک ذرہ ذرہ
سلک مین تبلایا جاتا ہے - آسمان کی گردی باوصف قدیم اور کہنہ
ہونیکے حسابات ماضیہ کو ایسا روشن دکھا رہی ہے کہ جس سے
متصدیان قضا، و قدر کو برآورد و آیندہ کی ترتیب نہایت ہی آسان ہے
افلاک کے کھاتہ مین باوجود مُندرس اور پارینہ ہونیکے ہر رقم کا
حساب اسیطرح صاف و پاک کھتیاونی کیا گیا ہے کہ مہندسون کو

تختہ جات کا ستوفی بنانا بہت ہی سہل ہے مہر و ماہ اوسی کے
خزانہ شب و روز کی برات ہین اور سیارے اوسی ٹکسال کے رائج سکہ
ہلال کو اوسی کی کمال قدردانی سے خلعت بدر زر نقد آفتاب کو
اوسی کی عزت بخشی سے روانی ممات کی آمدنی اور حیات کا خرچ
اوس سے کے موازنہ قدرت مین آنہ پائی کیطرح بے قدر - آفتاب کو
تاریخات شمسی مین منصب ماہانہ اور جاگیر سالانہ اوسی کی دی ہوی اور
ماہتاب کو حسابات قمری مین انعام ماہانہ و معاش سالانہ اوسی کی
بخشی ہوی ہے منتجبہ باحور اوسی کا جاری کیا ہوا ہے اور تقویم سالانہ
اوسی کی ارسال کی ہوئی - آفتاب کا چلتا ہوا نوٹ اوسی کا مرتب کیا ہوا ہے
اور ماہتاب کی مدتی ہنڈوی اوسی کی لکھی ہوئی ہے اوسی کے
محاسبہ مین شبہاے تار مین جمع کامل ستارہ ہاے دنبالہ دار بدر گشتہ

اور اوسی کے چالان غضب سے روز روشن مین مہر مکسوف کی فرد
دامن دریدہ اوسی کا دفتر ہے جس مین فاضل و باقی نہین ہے اور
اوسیکی بزم ہے جس مین محتسب و ساقی نہین ہے اوسی کے دفتر پیشی
کے ایک فرد منتخبہ کا نام محبوب دکن ہے جو نقطہ انتخاب کی طرح
تمام ہندوستان بلکہ سارے عالم مین اپنی قابل عزت عدل وجود
سے تالیف قلوب گروہ مختلفہ ہے اور نوع انسان مین سر برآوردہ
اے ہمارے ہردل عزیز بعد از خدا مہربان رعایا پرور پادشاہ
ہم خانہ زادان سوروثی و غلامان قدیمی جو کایستھ سبہا کے
ممبر ہین بارگاہ حضرت پیرو مرشد ظل سبحانی مین بہ کمال ادب اس
غرض سے حاضر ہوئے ہین کہ چونتیسوین ۳۴ سالگرہ کی مبارک تقریب
مین اپنا ناچیز اڈریس پیش کرنے کی عزت حاصل کرین جانثاران

دودمان آصفجاہی وا طاعت گذاران بندگان شاہی کے لئے اس سے
بڑھکر کونسا مبارک اور خوشی کا دن ہو سکتا ہے کہ اس جشن مسعود مین
حیات ابدی کی دعا مستجاب دینے کے لئے پا یہ بوس اورنگ سلطانی
وپا بوس تخت خسروانی ہو رہے ہین جو عزت اور شرف آج ہمکو حاصل
ہوا ہے سال گذشتہ بھی اس مبارک تقریب مین یہی عزت اور یہی شرف
آقا، ولی نعمت نے عطا فرمایا تہا۔ نہ صرف یہ شرف ہی عطا فرمایا گیا بلکہ
ہماری قوم کے خدمات اور وفاداری کی نسبت جن بے نظیر خیالات کو
حضرت پیرو مرشد نے ظاہر فرمایا ہے اون سے نہ صرف ہم خانہ زادون
کی عزت افزائی فرمائی گئی بلکہ تیئیس لاکہہ کا لیتھون کو جو ہند کے
مختلف مقامات اور بلاد مین متمکن ہین اپنے مراحم خسروانہ سے سرفراز
اور سربلند فرمایا ہے جس کا شکریہ ہم زبان حال وقال سے کسیطرح

ادا نہین کر سکتے ۔

عہدۂ قانون گوئی کی وقعت کا اندازہ جو ہمارے ولی نعمت نے

بہ اظہار خوشنودی و فاداری ملازمان قدیم فرمایا ہے اور اس

کی اہم ذمہ داریون کی ہدایت دی گئی ہے وہ ہمارے لئے

ایک دستور العمل ہے اور ہم کو اس امر پر ناز ہے کہ عہدۂ جلیلہ

قانون گوئی سے ہماری سبھا کے میر مجلس راجہ راجان راجہ شیو راج

دہرم ونت بہادر کو حضرت ظل سبحانی نے سرفراز فرمایا ہے ہم

اپنے سے بڑھکر کسی کو خوش نصیب نہین سمجھتے کہ ہمارے مالک ہمارے

آقا - ہمارے خداوند مجازی نے ہمارے مطیعانہ خدمات کو وقعت

اور مسرت کی نظر سے ملاحظہ فرماکر بہت خوشی سے قدر کی اور منجملہ

تمام ترقی خواہون کے خصوصیت کے نقطہ سے ہماری عزت افزائی

فرمائی - یہی ہماری خوش قسمتی کی بیّن دلیل ہے ہماری قوم اور
ہمارے فرقہ کا ہمیشہ سے یہی اصول رہا ہے کہ اپنے مالک کی
وفاداری اور جان نثاری کو اپنا دہرم جانین ہم غلامون کی
یہہ اعلیٰ درجہ کی عزت و خوشی ہے کہ اثبات وفاداری مین حضرت
پیرو مرشد نے خود اپنی خوشنودی کا اظہار زبان مبارک سے فرمایا
جس سے زیادہ کسی غلام کے حق مین اور کوئی عزت نہین ہو سکتی
بحمد اللہ کہ اب بھی یہی اصول ہمارے فرقہ کے قایم ہین اور ہم نمکخوار
ہر وقت اور ہر آن جان نثاری کے لئے آمادہ اور مستعد ہین اور
جناب باری سے نہایت آرزو کے ساتہہ التجا کرتے ہین کہ ہم غلامون کو
اپنے آقا کی وفاداری اور جان نثاری مین نسلاً بعد نسلٍ خوش نصیب
رہکہے ہمارا فرقہ ہمیشہ زمانہ کی رفتار کے موافق اپنے اسباب ترقی کے

فراہمی کی کوشش کرتا رہا ہے اور ملازمت ہی کو اپنی بہبودی اور فلاح
کا ذریعہ سمجھا گیا ہے - اب بہی ہماری قومی سبھاون کے یہ اغراض
ہین کہ قوم مین اتفاق پھیلائے مراسم قبیحہ اور مصارف بیجا کو قوم سے
دور کرے ترقی علوم و فنون مین کوشش بلیغ عمل مین لائے چنانچہ
مختلف مقامون پر مختلف سبہائین و مدارس بسرپرستی حضرت پیرومرشد
مصروف دعائے دولت ہین - بحمد اللہ کہ یہہ تمام امور حضرت پیرومرشد
کے عہد میمنت مہد مین ہمین اچہی طرح حاصل ہین اور اپنی سبہا کے
اغراض ہین جو سوسٹیل رفارم کے متعلق ہین باقبال خداوندی
کامیاب ہوتے جاتے ہین -

جو کچہہ جوش مسرت باظہار عقیدت اس سال بہ تقریب سالگرہ مبارک
تمام رعایا اور ہر طبقہ و ہر ملت کے اشخاص کی جانب سے

ظاہر ہوا ہے وہ سالگزشتہ سے کہین بڑہا چڑہا ہوا ہے ہر متنفس
کی دلی خواہش یہی ہے کہ اپنے مالک اپنے آقا کے قدمون پر نثار
ہو جاے - محبوب القلوب آقا اور ولی نعمت ہی کی یہہ ذات مبارک ہے
جس پر ہر شخص ہزار جان و دل سے فدا ہے - ہم اون برکتون کا
اظہار جو حضرت پیر و مرشد کے زمانہ حکمرانی سے اب تک ہمین اور تمام رعایاے
سلطنت کو حاصل ہوی ہین - اسوجہ سے غیر ضروری سمجھتے ہین
کہ اون کے اظہار کے لئے نہ ہمارے قلم مین طاقت کہ بیان کر سکین
اور نہ زبان مین طاقت ہے کہ ادا کرین - لہذا اس شعر پر ختم کرتے ہین

شکر نعمت ہای تو چندانکہ نعمت ہای تو
عذر تقصیرات ما چندانکہ تقصیرات ما

اب ہم جان نثاران دولت اور غلامان سلطنت بارگاہ شہنشاہ حقیقی
مین دست بدعا ہین کہ جب تک عقد ثریا سلسلہ آرای نورافشانی

رہے جشن سالگرہ خدام اقدس یادگار حیات جاودانی ہے

حیات آصف جہجاہ مین یارب فزونی ہو

خضر کی زندگی جاودان سے عمر دونی ہو

گذرانیدۂ - ممبران کالیسٹھ سبھا حیدرآباد دکن

نقل

جواب اڈریس

ظل سبحانی خلداللہ ملکہ وادام اللہ سلطنتہ

از خداوند نعمت اعلیحضرت قدر قدرت سکندر شوکت دارا حشمت

صادر شدہ ۲۴ رجب المرجب ۱۳۱۷ ہجری

اے میرے خیر خواہ ارکان کاینتھ سبھا -

مین تمہارے اڈریس کو اس سال بھی بہت خوشی کے ساتھہ لیتا ہون اور تمہارے عقیدت کیش جوش مسرت کی پوری قدر کرتا ہون - مین تمہاری قوم کی عمدہ کوششون کو جو چند سال سے ہند مین چوطرف ہوتی رہی نہایت دلچسپی کے ساتھہ دیکھتا رہا - اور اب اسبات کی سماعت سے مجھے بہت اطمینان ہوا کہ تم علوم و فنون مین ترقی کرنے

اور چند اپنے قومی مراسم اور بیجا مصارف کو دور کرنیکی سعی مین کامیاب
ہوتے جاتے ہو یہہ نتیجہ یقیناً تمہارے قومی اتفاق و قومی ہمدردی
کا ہے جسکی شاہد خود تمہاری سبہا کی ترقی پذیر موجودگی ہے -
تم نے خدا تعالی کی حمد و ثنا کو اپنے اڈریس کا دیباچہ بنایا ہے
اور خلوص قلب کے ساتھہ اپنے مالک حقیقی کے احسانات کا شکریہ
اپنے عام فن و پیشہ کی زبان مین ادا کیا ہے اس سے مجہہ پر بخوبی
ظاہر ہوا - کہ تم اپنے معزز پیشہ و ملازمت کے فرایض کی ادائی مین
بھی عملی طور سے دیانت کے ساتہہ اپنے مالک مجازی کا شکریہ
بھی ادا کرتے ہو گے - کیون کہ وہی لوگ فرمان روائے
دنیاوی کے صادق مطیع و فرمان بردار ہو سکتے ہین جو عنایت باری
کے سچے شکر گذار رہین -

قطعہ آصف

کیا مبارک ہے میری سالگرہ کا جلسہ
دیکھتا ایک زمانہ کو ہون خوش دل خوشحال

آج ہین اہل قلم سامنے میرے حاضر
اس حضوری سے نہ کیون دور رہے رنج وملال

انکے چہرے سے ہین آثار اطاعت پیدا
نیک ہین انکی چلن نیک ہین سب انکے خیال

ایسی محنت کا نتیجہ ہے سراسر عزت
آدمی ہو متوجہ طرف کسب کمال

جو نمکخوار ہین دعوی ہے قدامت کا جنہین
مالک و ملک کے ہر آن وہ ہین خیرسگال

اور برعکس کرین اسکے اگر بر تقدیر
اونکا یہہ باعث نکبت ہی یہی جزو زوال

جنکی طینت مین دیانت ہے وہ ہین مستغنی
طمع خام کا کرتے نہین وہ خام خیال

انکی تحریر بہی تقریر بہی ہی مجہکو پسند
کہ دعاگوئے ترقی ہین بہ جاہ و جلال

کیون نہ آصف کو رہین ایسے نمکخوار عزیز
جن کے ہین نیک چلن نیک روش نیک خیال

غزل مدحیہ گزرانیدۂ راجہ راجان مہاراج آصف نوازونت المتخلص بہ رفعت

ہے جشن خداوند کا اور فضل خدا کا
رفعت ہے یہی وقت خوشی اور دعا کا

کیونکر نہو اس بزم مین غل صلِّ علی کا
سایہ ہے مہر سے شاہ پہ محبوب خدا کا

ہے فیض عدالت یہ دکن مین ترا شاہا
باقی نرہا نام کہین جور و جفا کا

پہرتی ہے یہ اترائے ہوئے آج دکن مین
دامن نہین چہوڑونگا کبہی باد صبا کا

چونتیسوین ہے سالگرہ شاہ دکن کی
ہونا یا بد جشن یون ہی ظل خدا کا

اسواسطے آنکہین ہین مری راہ مین شہ کے
مشتاق ہون بوسہ ملے نقش کف پا کا

ہو جسپہ کرم تیرا وہ دنیا مین غنی ہو
کچہہ چیز نہین آگے ترے سایہ ہما کا

یکبار ترا جلوہ اگر دیکہہ لے کوئی
باقی نہ رہے ہوش اوسے پہر سر و پا کا

مقبول خدا ہے یہہ تو کیونکر نہو سایہ
محبوب علی شاہ پہ محبوب خدا کا

ساتواں اڈریس مرشدزادگان

مع جواب

اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

مطابق

۲۵ رجب بروز پنجشنبہ ۱۳۱۷ھ بتقریب جشن سالگرہ مبارک حضرت خداوندی

مرتبہ

عالیجناب معلی القاب نواب آصف یاور الملک بہادر متخلص وزیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لالی منت کثیر شمار عتبۂ خبیر و بصیر کہ بافضال کرم اپنے حی قدیر نے
برنا و پیر کی پرورش کے لئے آصف زمان نظام دوران
سکندر صولت ناصر مملکت افضل سلاطین روزگار ظل سبحانی
شہریار جناب حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کو ملک دکن
پر مانند آفتاب جہان تاب سایہ گستر کیا۔ کہ جملہ رعایا و برایا متفق لمذاہب
مختلف المشارب مہد امن و عافیت مین ہموارہ زندگی اپنی بسر کر رہی ہین
خصوصاً ہم وابستگان دامن دولت جو رشتۂ عقیدت نسلاً بانسلاً
رکھتے ہین بجز ذات ستودہ صفات ظل سبحانی کے ملجا و ماوا ہمارا
کوئی نہین۔ ہمکو ناز و فخر یہی ہے کہ ہماری عزت ہمارا افتخار فقط ذات

خجستہ صفات اعلیٰحضرت پر ہے کہ ہم آبا واجداد سے پروردۂ اعلیٰحضرت
ہین - ہماری دولت وحشمت ووقعت اعلیٰحضرت ہین ہم جان نثار بمنزلہ
قالب ہین روح ہماری اعلیٰحضرت ہین - پدران جیسے اپنے اطفال پر
شفیق رہتے ہین اعلیٰحضرت سو پدر سے زیادہ ہمکو پرورش فرماتے ہین
اس کا شکریہ ہمارے ہر مو کو ہزار زبان ہون ادا نہین ہو سکتا - ہرچند کہ
بجمس الاوقات دعائے عمر و دولت واقبال مین موظف رہتے ہین
مگر ایک عرصہ سے تمنا تھی کہ باریابی مین مشرف ومعزز ہو کر اس
شکرانیکا معروضہ پیش کرین - اتفاقاً بخت مساعد سے موقع ہمدست
ہوا کہ جلسہ سالگرہ مبارک مین ہماری دلی آرزو برآئی بفحوای کُلُّ امرٍ
مرہُونٌ باَوقاتِہا آج سرفراز ہوے رباعی

امروز جہان از تو منور گشتہ * اقبال وظفر ہمدم ویاور گشتہ

آن چیز کہ شبہا بدعا خواستمی ٭ صد شکر کہ امروز میسر گشتہ

اعلیحضرت کے اوصاف حمیدہ خصال ستودہ تحریر و تقریر سے باہر ہین

اعلیحضرت کی فرمان روائی مین ہمپر ایسے عنایات واحسانات مبذول

ہین کہ والدین کے اشفاق کو ہم نے فراموش کئے رباعی

اے زالطاف تو لاشئے شئے شدہ	ہمسر از اقبال تو کے کے شدہ
ہم خجل از عدل تو نوشیروان	ہم بساط حاتم طے طے شدہ

اب ہم بصد ادب بہزار عجز و نیاز اس معروضہ کو دعا پر ختم کرتے ہین

الٰہی ہمیشہ حاسدان اعلیحضرت مقہور و رنجور رہین و خیرخواہان اعلیحضرت

دائما مسرور رہین آمین ثم آمین فقط

قصیدہ مع رباعی جناب نواب آصف یاور الملک بہادر

رباعی

افضل ہو نہ کیوں خلق مین نام آصف
طالع مین سکندر ہے نظام آصف
اس شہ کے ہین حامی و ناصر محبوب
قایم رہے یہہ جشن مدام آصف

ایضاً دیگر

ادنی کو تو کر دیتے ہین اعلی حضرت
محتاج کو زر دیتے ہین اعلی حضرت
عالم مین پھرے اگر کوئی خانہ بدوش
الطاف سے گھر دیتے ہین اعلی حضرت

قصیدۂ مبارک در مدح حضور پر نور مدظلہ

لکھتا ہون تہنیت شہ عالی مقام کی
خواہش ہے ساقیا مے عشرت کے جام کی
ہے حشر تک دعا یہی خاص و عام کی
چونتیسوین یہہ سالگرہ ہے نظام کی
بزم نشاط عیش کا سامان ہے چو طرف
خدمت ملی سرور کو اس اہتمام کی

الفاظ ہین گہر تو معانی ہین آبدار — کیا بات ہے کلام ملوک الکلام کی

صد مژدہ باد آصف سادس شہ دکن — تجھپر مدد دو چند ہے بارہ امام کی

راحم غریب پرور و عادل خدا شناس — کیا کیا صفت لکھون شہ عالی مقام کی

سنکر خدا جناب خضر کی زبان سے — ہے تہنیت حضور کو عمر دوام کی

گر شاہ مثل مہر برآمد ہو بام پر — ذرون مین آب و تاب ہو ماہ تمام کی

ہر سال جشن سالگرہ کا نیا ہے رنگ — شادی ہے اک زمانے مین اس دھوم دھام کی

شاعر سخن شناس سخن فہم قدردان — شہرت ہے خاص و عام مین شہ کے کلام کی

جلسہ مین جس کے شاہونکی شادی کا ہے جلوس — ہوگی نہ ایسی سالگرہ ہر کدام کی

خود آکے انتظام یہان منتظم سبنے — لکھون صفت مین جشن کے گر انتظام کی

طاعت کو شہ کی طاعت حق جانتے ہین ہم — مالک کی جو رضا وہ خوشی ہے غلام کی

یارب یہہ ساکنان دکن کی ہے آرزو — رونق رہے عروج پہ ملک نظام کی

وابستگانِ شاہ کی ہو حق سے یہہ دعا
تقریب برقرار ہو جشنِ مدام کی

اک شانِ شاہ رونق بزم جہان ہے
رہتی ہے جیسے سبحہ مین قدر امام کی

ہر سال ہو یہہ سالگرہ شہ کی گھر **وزیر**
خواجہ سے اپنے عرض یہی ہے غلام کی

اسپیچ حضور پر نور مترشدہ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۱۷ھ ہجری بجواب اڈریس میر تلاوت علیصاحب

میر تلاوت علیصاحب

مین امید کرتا تہا کہ یہہ اڈریس نواب آصف یاور الملک بہادر پڑہین گے
مگر مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ وہ علالت مزاج کی وجہہ سے نہ آسکے
اگر وہ بہی آسکتے تو مجہے بڑی خوشی حاصل ہوتی ۔ سال گزشتہ
مجہے کسی قدر افسوس ہوا تہا کہ مین عدم فرصت کی وجہ سے آپ
صاحبون کا اڈریس لیکر آپکی عقیدت مندانہ خواہش کو پورا نہ کرسکا
مگر آج میرے عزیز قرابتدارون کا اڈریس سننے سے وہ افسوس نہ صرف
مبدل بخوشی ہوا ۔ بلکہ مجہے خوشی دوچند سہ چند حاصل ہوئی ۔

مین آپ صاحبون کے اس جوش صداقت کے اظہار کی تہ دل سے
قدر کرتا ہون - اور آپ کو یقین دلاتا ہون - کہ جسقدر آپ صاحبون کو
مجھہ سے رشتہ اتحاد نسلاً بعد نسل رکھنے کا فخر ہے اوسی قدر
مجھے بھی آپ سبھون کی ترقی و بہبودی ہمیشہ مد نظر ہے کیونکہ (جیسا
آپ نے بیان کیا ہے) آپ بجز میرے اور کسی کو اپنا دنیاوی
وسیلہ نہین قرار دیتے ہین اور مجھے بھی آپ کی اس وابستگی کا
ہمیشہ خیال رہتا ہے -

اور اسی خیال کا نتیجہ ہے کہ مین نے آپ کی ذاتی آسایش و بود و باش
کے بندوبست کے علاوہ آپ مین کے اکثر کمسن اور نوجوان
صاحبون کی تعلیم و تربیت کے لئے خاص انتظام کیا ہے - آپ
اس بات کو بخوبی جانتے ہون گے کہ جو فائدہ اور لطف زندگی

انسان کو کاروبار مین مصروف رہنے سے حاصل ہو سکتا ہے وہ بیکار زندگی مین حاصل نہین ہو سکتا - چونکہ مجھے اپنے عزیز قرابتدارونکی سچی بہبودی مرغوب ہے لہذا میری خواہش ہے کہ جہانتک ہو سکے آپ صاحبون کو کاروبار کی زندگی کا موقع دون - اسی لحاظ سے مین نے اپنے مدار المہام سے ایک فہرست منگائی تھی جس سے مجھے معلوم ہو سکے کہ میرے قرابتدارون مین سے - کون - کہان کار آموز ہین - اور کس نے کس درجہ کی لیاقت حاصل کی ہے - اسپر غور کرکے مین انشاء اللہ تعالی عنقریب ایسے احکام مناسب جاری کرونگا جن سے (مجھے امید ہے) آپ مین سے اکثر کو کسی نہ کسی سودمند کام مین اپنی اوقات بسر کرنے کا عمدہ موقع ملیگا -

اے میرے وابستہ عزیزو

اس مین کوئی شک نہین کہ میری ریاست کے کام مین مصروف ہونگا
اگر کسی کو موروثی حق ہے تو آپ صاحبون کو ہے۔ مگر اس حق سے
مستفید ہونیکے لئے لیاقت حاصل کرنی شرط ہے۔ پس اس شرط
کو پورا کئے بغیر محض حقداری سے کوئی استفادہ نہین ہوسکتا
مین یقین کرتا ہون کہ آپ سب اس بات کا بخوبی خیال رکھین گے
اور اپنے کو زیور لیاقت سے آراستہ وپیراستہ کرکے اپنی حق
رسی کے واسطے کوشش بلیغ کرین گے۔ تاکہ آپ نہ صرف اپنی زندگی
کا سچا لطف اوٹھائین بلکہ اپنے خاندان کے فخر ہونیکے علاوہ
اپنے ملک کی بہبودی کے باعث اور اپنے مالک کی خوشنودی کا سبب ہون

قطعہ آصف

آج کیا روز مبارک ہے کہ اس جلسہ مین	جمع یکجا ہین عزیز اپنے مثال اعضا

راستی انکی ہے طینت سے سراسر اظہر
آشتی انکی طبیعت سے ہویدا پیدا

استقامت ہی انہین مذہب آبائی پر
ہے یہہ احسان خدا کیون نکرون شکر خدا

پاس ہر حال مین ان کا نہ ہو کیونکر مجھکو
غیر ممکن ہے کہ ہو رنگ کبھی گل سے جدا

ان کو واجب ہے اطاعت تو رعایت مجھکو
وہ رعایت کہ نہو عدل سے باہر اصلا

پرورش کیون نہ یگانون کی مجھے ہو منظور
جبکہ بیگانے بہی ادنی سے ہوئے ہین اعلی

شرط یہہ ہے کہ لیاقت مین ہون اعلی تر
بے دلیل ایک بہی صادق نہین آتا دعوی

شوق ہو نیک عمل کا تو وہ ہے شوق درست
صرف ہو کسب ہنر مین تو وہ ہے صرف بجا

خاندانی جو امارت ہے ترقی پائے
صحبت اچھی ہو رہے حفظ مراتب اپنا

دولت آصفیہ کی ہے حفاظت لازم
جانفشانی سے بزرگون نے یہہ کی ہے پیدا

نیک نامی بھی عجب چیز ہے اس دنیا مین
نام مشہور ہوا نامورون کا کیا کیا

کیون نہو سلطنت و ملک کی مالک سے بہا
باغ مین باد بہاری سے ہے نشو و نما

تم پھلو پھولو رہو چال چلن مین اچھے
یہی آصف کی تمنا یہی آصف کی دعا

آٹھوان اڈریس منجانب نوجوان امرایان سرکار آصفیہ

جسکو نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر نے روبرے اعلیحضرت حضور پرنور مدظلہ العالی کے پڑہا۔

ہم جان نثاران بارگاہ خداوندی و غلامان قدیمی جو نوجوان امرأ دولت ہین جنکو نسلاً بعد نسل کے خطابات سے عزت حاصل ہے جنکو غلامی کا افتخار اور صدہا سال سے در دولت کے جبہہ سائی کا شرف نصیب ہے آج بارگاہ خداوندی مین اس غرض سے حاضر ہوئے ہین کہ اپنے آقاے ولی نعمت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی کی قدمبوسی کا فخر حاصل کرین اور چونتیسوین سالگرہ مبارک کے جشن ہمایون کی تقریب مین اپنا ناچیز اڈریس پیش کرکے

حقوق جان نثاری اور خانہ زادی کو ادا کرین ۔

اے ہمارے بادشاہ عالیجاہ بندگانعالے حضرت پیرو مرشد کے
عہد میمنت مہد مین جو برکتین اور نعمتین عموماً تمام رعایا اور خصوص
ہمارے طبقہ کو حاصل ہوئی ہین ہم کو اون کے اظہار کے لئے کوئی
الفاظ انسانی لغات مین دہونڈے سے نہین ملتے جو بیان کرین
کیونکہ یہہ ہم دیکہہ رہے ہین کہ ہماری ترقی وبہبودی کے لئے
جو وسایل کہ ضروری ولازمی ہین اونکو فراہم ہی نہین کیا گیا بلکہ ہمارے
آقا و ولی نعمت بہ نفس نفیس ہماری ترقی کے ذرایع کی نگرانی فرمایا
کرتے ہین ۔ یہہ اوسی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے طبقہ مین بہت سے لوگ
اعلی جوڈیشل کے امتحانات مین کامیاب اور بہت سے ایسے ہین
کہ سول کے کامون مین پوری قابلیت اور بڑی بڑی ذمہ داریون کے

کام سے سرفراز ہین - یہہ اعلیحضرت کی علم دوستی کا نمونہ ہے کہ ہمارے
طبقہ مین اعلی درجہ کی تعلیم کیطرف اب بہی بہت سے لوگ رجوع اور
بی - اے - اور ایف - اے کلاس مین تعلیم پارہے ہین -
اے ہمارے شہریار گردون وقار یہہ ہمارے طبقہ کی بہت بڑی خوش قسمتی
ہے کہ حضرت پیرومرشد صرف ہم لوگون کو اعلی درجہ کی تعلیم ممالک محروسہ
کے کالجون مین دلانے پر اکتفا نہین فرماتے ہین بلکہ ہمارے زمرہ
کے بہت سے نوجوان امرا یورپ مین تحصیل علوم و فنون کے لئے
سرکار گورنمنٹ بہیجے گئے ہین جنکی تعلیم مین لاکہون روپیہ سرکار
صرف فرماتے ہین - جو بعد فراغ تعلیم نہ صرف وہ ہمارے طبقہ مین
معزز اور ممتاز سمجہے جائینگے - بلکہ ہماری معزز اور پیاری گورنمنٹ
کے اعلی درجہ کی خدمات کو ادا کر کے اپنی جان نثاری اور کارگذاری کا

ثبوت دینگے۔

اے ہمارے آقاء فلک بارگاہ۔ یون تو ہمارے طبقہ نے زمانہ کی رفتار کے مطابق ہمیشہ اپنی بہبودی و ترقی کا لحاظ رکھا ہے اور اون وسایل کے فراہم کرنے کی کوشش کی ہے مگر جو علمی و عملی ترقی حضرت پیر و مرشد کے زمانہ بابرکت مین ہمین نصیب ہوئی ہم اپنے سوشیل ترقیون کا مقابلہ جب پچھلے تین سال سے کرتے ہین تو زمین و آسمان کا فرق پاتے ہین

اے ہمارے حضور لامع النور۔ ہمارے طبقہ مین اسوقت ہی نوجوان اشخاص ایسے موجود ہین کہ ریاست کے خدمات ادا کرین اور حضرت پیر و مرشد کی جان نثاری کے لئے بروقت امادہ اور مستعد ہین اور اس طبقہ مین اہل قلم اور اہل سیف دونون فرقہ شامل ہین اور کیا فوجی اور کیا سول دونون قسم کے خدمات ادا کرنے

اور اپنی جان نثاری اور حق غلامی کا ثبوت دینے کیلئے ہر وقت

اور ہر آن کمربستہ تیار ہین -

اے ہمارے خداوند مجازی ہم بخت رسا پر ناز کرتے ہین اور جامہ مین

پہولے نہین سماتے جب ہم حضرت پیرومرشد کے اون ارشادات کو

جو ترقی تعلیم کی نسبت گذشتہ سال زبان گہرفشان سے نکلے ہین

یاد کرتے ہین -

حضرت پیرومرشد کا یہہ ارشاد کہ "تمکو اپنے گلشن ریاست کے ہونہار پودے

سمجہتا ہون اور جسطرح ہر باغبان اپنے باغ کے بڑے اشجار کی

حفاظت سے زیادہ چہوٹے درختون کے نشو و نما کی نگرانی کرتا ہے

اوسیطرح میری توجہ اپنے نوخیز طالب علم رعایا کیطرف زیادہ

مائل رہتی ہے" - جبکہ ہمارے اعلحضرت کی توجہ ہم لوگونکی تعلیمی نگرانی مین

اسطرح مبذول ہو تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اور آیندہ ہمارے
اخلاف کی تعلیم مین ایسی کوشش کرین کہ جو مبارک خیال ہماری
نسبت ہمارے آقا کا ہے۔ (کہ تعلیم کا عمدہ اثر نہ صرف تمہاری
تک محدود رہیگا بلکہ اوس سے تجاوز کرکے تمہارے ذریعہ سے
ملک کی عام بہبودی اور ترقی کو تحجس کریگا) اوسکو پورا کر دکھائین
اور ہر جان نثار کا حق غلامی یہی ہے کہ اپنے ملک و مالک کی
خدمت ایسی بجا لائے کہ اوس سے عام بہبودی اور ترقی متصور رہے
اے ہمارے جہاندار ذی اقتدار۔ کیا ہم اور ہمارے
آیندہ ہونہارون مین سے اوس اعزاز کو فراموش کرسکتے ہین
جو حضرت پیرو مرشد نے جاگیردارون منصبدارون کے اڈریس کے
جواب مین ہم غلامون کو قوت بازو کے معزز خطاب سے یاد فرمایا ہے

ہم جہانتک تاریخی صفحات پر نظر ڈلستے ہین پچھلے کارنامون کو پڑہتے ہین کسی رئیس کی پیشگاہ سے اپنے جان نثارون اور نمکخوارون کو جو ہم اولی ترین لوگون سے زمرۂ غلامون مین شریک ہوکر دوامی سعادت حاصل کی ہے یہہ شرف اور یہہ خطاب عطا نہین فرمایا گیا - یہہ ہماری خوش نصیبی اور خوش اقبالی تہی کہ ہمین یہہ فخر پیشگاہ سلطانی سے حاصل ہوا - اب ہم اس اعزاز پر ناز کرکے فخریہ یہہ شعر عرض کرتے ہین -

گرچہ خوردیم نسبتے است بزرگ	ذرۂ آفتاب تابانیم

اے ہمارے حضور پرنور - جو عقیدت اور جو محبت اور جو الفت حضرت پیر و مرشد کی ہماری رگ و پے اور دل و جگر مین جاگزین ہے ہم اوس کے بیان کرنے مین قاصر ہین اور یہہ تمام باتین آج ہی

ہم مین پیدا نہین ہوئی ہین بلکہ یہہ محبت اور عقیدت اور یہہ الفت
ہمارے آب و گل مین خمیر پائی ہوئی ہے مگر جب ہم حضرت پیرومرشد
کے اوس مراحم خسروانہ پر جو ہم لوگون کے ساتہہ اور اپنی عامہ رعایا پر
مبذول ہے نظر ڈالتے ہین اور اون ارشادات کو جو بجواب اڈریس ہائے
خانہ زادون ورعایا نافذ ہوے ہین پڑہتے ہین تو اپنی محبت اور الفت
کو یک لخت بہول جاتے ہین اور ہر دم اور ہر لحظہ یہی ورد کرتے ہین
کہ ہم اپنے بادشاہ محبوب القلوب کے قدمون پر تصدق اور نثار ہوجا ہین
اے ہمارے بادشاہ جہان پناہ۔ ہم کو نہ اپنے آبا واجداد کی
جان نثاریون اور غلامیون پر تفخر ہے اور نہ ہم کو اپنی کسی لیاقت
اور کارگذاری پر گہمنڈ ہے بلکہ ہمکو اس امر پر ناز ہے کہ ہم ایسے بادشاہ
جمجاہ کے سایۂ عاطفت مین پرورش پا رہے ہین اور اپنے اغراض مین

کامیاب ہوتے جاتے ہین جنکے اخلاق اور مراحم اور ہمدردی اور
اور انصاف پسندی ورشجاعت اور بذل اور بندہ پروری ومہمان نوازی
وکریم النفسی کی نظیر دنیا مین ڈہونڈے سے نہین ملتی ہے -
اے ہمارے آقا - آجکا روز ہمارے لئے فخر ومباہات کا دن ہے
کہ ہمکو یہہ پہلا موقع نصیب ہوا ہے کہ ہم اپنے مالک کے سامنے
بہ کمال ادب اپنے خیر خواہانہ اور وفادارانہ جوش اطاعت اور محبت
اور الفت کو پیش کرین اور اپنے مالک کی قدمبوسی کر کے سعادت
دارین حاصل کرین - اور صدق دل سے دست بدعا ہین کہ یارب العالمین
ہم کو اور ہماری آیندہ نسلون کو ہمیشہ حضرت پیر ومرشد کی غلامی و
جان نثاری مین وفاداری کے ساتہہ ثابت قدم رکہہ - اور ہمارے
آقائے ولی نعمت کا سایہ ہما پایہ جب تک مہر مین ضو اور گلون مین بو

اور بو مین مہک اور موتی مین چمک ہے ہمارے اور ہماری خلاف کے

سرو نپر قائم رکھہ - اور حضرت پیر و مرشد کے دوست اور ہوا خواہ

خوش اور دشمن پائمال رہین - آمین - آمین - ثم آمین

اسپیچ حضور پر نور خلد اللہ ملکہ

بجواب اڈریس نوجوان معززین

سر شدہ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۱۷ ہجری

اے میرے نوجوان معززین

مین نے تمہارے اڈریس کو بھی بڑی دلچسپی کیساتھہ سنا - علی الخصوص
تمہارا یہہ بیان میری مسرت کا باعث ہوا کہ تم نے اپنے علم کی ترقی کی
نسبت میری نصیحت وسیالہ کو اپنا دستور العمل بنایا ہے اور تمہارے
تعلیمی شوق و ذوق کے عمدہ آثار عام امتحانون کے نتایج سے
نمایان ہین - اس سے مین تمہاری اوسبات کا کامل ثبوت پاتا ہون
کہ تمہارے دلون مین میری نسبت عقیدت ایسی جاگزین ہے کہ میری نصیحت

بفضلہ تعالے فوراً کارگر ہوئی - مین یقین کرتا ہون کہ تم اسبات کو
بہی بخوبی جانتے ہوگے کہ انسان کے لئے وہ قدر و منزلت چندان
مفید نہین ہوتی جو اوسکو اپنے خاندان کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے
بلکہ وہ قدر و منزلت زیادہ تر شایان ہوتی ہے جو ذاتی علم و لیاقت سے
ملتی ہے - لہذا تمہاری کوشش ہمیشہ اس امر کی طرف مائل رہنی چاہئے
کہ تم مین سے ہر ایک عرفی شیراز کے مانند ہر وقت یہ فخر کرسکے کہ

المنۃ للہ کہ نیازم بہ نسب نیست	اینک بشہادت طلبم لوح و قلم را

مگر تحریر مین نیک و بد کا خیال اور احتیاط ضرور چاہئے - یہی قلم
راہ مقصود کیواسطے عصائے موسی ہے ورنہ یہی کاتب کے حق مین
تیر قضا ہے - یہی سیاہی غیرت زلف شبگون ہے - ورنہ یہی
تیرگی بخت واژون ہے - یہی کاغذ صفحۂ پیشانی اقبال ہے -

ورنہ یہی آسمان ادبار ملال ہے۔ **قطعۂ آصف۔**

مجھکو فرحت ہوی جو دیکھا آج
نوجوانان ملک کا گلشن

نونہالانِ باغ دہر ہین یہہ
انکو شاداب رکھے چرخ کہن

اب جدسے بہی اپنے ہون لایق
انکو حاصل ہون وہ ہنر وہ فن

دور انسے رہے ہمیشہ کو
فتنۂ و آفت زمین و زمن

غیر کے دستگیر ہون نہ کبہی
اپنے آقا کا چہوڑ کر دامن

چاہئے جو امیرزادون کو
وہی زیبا ہے انکا چال چلن

سلطنت کا ہو پاس اوس سے سوا
جسقدر ہے دلونمین حب وطن

اسکا سبب باعث فروغ رہین
یہہ ریاست ہے آفتاب دکن

یہہ ہدایت بہی ہے نصیحت ہے
رکہو آصف کا یاد دل سے سخن

نوان اڈریس منجانب برہمنان دکن

جسکو راجہ راے رایان بہادر امانت ونت نے پیشگاہ اقدس و اعلیٰ مین پڑہکر سُنایا۔

اے ہمارے بادشاہ ذی جاہ۔

ہم برہمنان ساکنان خوشباشان ریاست ابدمدت حضرت خداوندنعمت مدظلہ العالی تعالی کی حضور مین حاضرہوکر چونتیسوین سالگرہ مبارک کی تقریب مین پیشگاہ اقدس و اعلیٰ مین تہنیت نامہ گزرانیکی بے مثل و بے بہا عزت حاصل کرتے ہین اور اپنے اعلحضرت قدرقدرت کی شاہانہ عنایت اورخسروانہ شفقت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین۔ کہ پیرومرشد نے ہمکو اپنے اظہار جان نثاری اور وفاداری کا موقع خاص عطا فرمایا۔

ہمارے مذہب کے کتب مقدس کی رو سے عبادت آلہی اور اپنے
آقا و ولی نعمت کی ترقی عمر و جاہ و جلال کی دعاگوئی ہمارے
اعلیٰ ترین فرایض قرار دیگئے ہین - ہماری قوم کے لکھو کہا
اشخاص حضرت کے سایۂ عدل و انصاف مین اپنے ان فرایض
کے انجام دہی مین بلا مزاحمت غیرے و بلا مداخلت احدے نہایت
امن و آسایش سے سرگرم و مصروف رہتے ہین - حضرت نے
اونکو دوسرے اشخاص کے دست رس ہی سے محفوظ نہین فرمایا
بلکہ اکثر لکھو کھا بیگہ زمین بشکل انعام اگرہار و جاگیر عطا فرمائی ہے
اور لکھو کہا سالانہ زر نقد اونکو خزانہ شاہی سے دئے جاتے ہین
تاکہ وہ اون اعلیٰ فرائض کے انجام دہی مین مصروف رہین -
اسطور پر فکر معاش سے فارغ البال ہو کر ہماری قوم کے یہہ لوگ

ہمیشہ خداوند نعمت کی ترقی عمر و دولت و قیام سلطنت کیواسطے بارگاہ ایزدی مین دست بدعا رہتے ہین۔

اے ہمارے بادشاہ ذی وقار۔

یہہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ بادشاہ وقت اپنی ہر قوم کی رعایا کو سوی نگاہ سے دیکھا کرے۔ گو عموماً بادشاہان سلف نے اس مسئلہ کی پابندی کو حتی الامکان ملحوظ رکھا ہے مگر یہہ حضرت ہی کا حصہ خاص ہے کہ حضور انور کے طبقہٗ رعایا کے مختلف فرقون اور اقوام مین کسی قسم کا امتیاز نہین کیا جاتا اور ہر ملت اور ہر مذہب کے اشخاص کے حقوق و مرافق بدرجہ مساوی شمار کئے جاتے ہین۔

حضرت کی ریاست ابد مدت مین ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی۔ پارسی وغیرہ کے معبدون اور دیولونکی بلا امتیاز قوم و ملت زمین وزر سے

اعانت ہوتی ہے - عدالتون مین ہرفرقہ وہر قوم کے حقوق کا تصفیہ
اون کے خاص قوانین کے مطابق ہوتا ہے - سررشتۂ تعلیم میں
سے مدارس جملہ اقوام کے بچون کی تعلیم وتربیت کیواسطے کہلے ہوئے
صیغۂ ملازمت مین ہرقوم کے لوگ بلا استثنار صرف بلحاظ حقوق
ولیاقت داخل کئے جاتے ہین - ایک جانب تو اہل اسلام کی مسجدون
خانقاہون اور درگاہون وغیرہ کیواسطے معاشین مقرر ہین اور
دوسرے جانب ہنود کے ہزارہا دیولون اور مٹہون کو جاگیرات
وانعامات عطا کئے گئے ہین -

قوم برہمن کا وہ فرقہ بہی جسنے اہل قلم کا پیشہ اختیار کرلیا ہے
حضرت کے عہد معدلت مہد مین اپنے ہمچشمون مین مفتخر وممتاز ہے
حضرت خداوندنعمت کے فرقۂ امرا وجاگیردارون مین متعدد برہمن

شریک ہین جنکو لکھو کہا اور ہزار ہا روپیون کی جاگیرین عطا ہوئے ہین

اس فرقہ کے متعدد اشخاص اسوقت اعلیٰ ترین خدمات پر سرفراز ہین

اور بہت سے لوگون کو خدمات سررشتہ داری جمعیت و منصب وغیرہ

بطور میراث آبائی عطا فرمائے گئے ہین - اور اون کے سوا ہزار ہا

آدمی بڑی اور چھوٹی خدمتون پر مامور ہین اور یہہ نہایت قوی دلیل

اس امر کی ہے کہ حضرت اقدس و اعلیٰ کی نظر انور مین ہر طبقہ کی رعایا

یکسان ہے -

جسطرح قوم برہمن کے ایک فرقہ کا کام یاد آلہی مین مشغول رہکر اپنے

بادشاہ کیواسطے دعا کرنا ہے - اوسیطرح دوسرے فرقہ کا کام اپنے

خدمات کو دیانت و امانت لیاقت سے انجام دیکر اپنے بادشاہ کی

نیکنامی اور ہر دل عزیزی کو ترقی دینا ہے اور اس طور پر دونون

فرقون کے اغراض متحد ہین ۔

ہم برہمن لوگ عموماً حضرت کی رعایا خاص اور نمکخوار آبائی ہین ۔ ہمارے
بزرگون نے جو حق نمک ادا کیا اور ناچیز خدمات انجام دین اون کے
صلہ مین لکھوکہا روپیہ کے جاگیرات و مناصب عطا ہوے ہین
جو حضرت کے مراحم خسروانہ سے اسوقت تک ہمپر جاری ہین ۔
ہم اس موقع پر اون تین اعلیٰ خاندانون کا تذکرہ کافی خیال کرتے
ہین جنکے خدمات کی قدرشناسی وقتاً فوقتاً سرکار ابد پائدار سے
ہوتی رہی ۔

راجہ رائے رایان بہادر امانت ونت کے مورث اعلیٰ مورو پنڈت
حضرت مغفرت مآب کے ہمراہ رکاب آئے تھے ۔ اوسوقت سے
یہہ خاندان اپنے اعلیٰ درجہ کے خیرخواہی و جان نثاری وفاداری کے

صاحبین مورد عنایات شاہان دکن رہاہے اس خاندان کے متعدد
راجگان خدمت پیشکاری سے سرفراز ہوے ایک موقع پر راجہ شاہ راج
کو خدمت مدارالمہامی کے اہم فرایض کے انجام دینے کا فخر بہی عطا
فرمایا گیا اور دفتر دیوانی تو پشت ہائے پشت سے اس خاندان مین
چلا آرہاہے۔غرض کہ یہہ خاندان ہمیشہ اقسام کے جاگیرات وخدمات
ومناصب ومراتب ولوازمہ شاہی اور وطن سردیسپانڈیہ گری وغیرہ سے
ممتاز ومفتخر رہاہے چنانچہ اب تک وہی نوازشات شاہانہ اور وہی
مراعات خسروانہ منظور نظر انور خداوند نعمت ہین۔

راے وینایک راو صاحب کا خاندان بہی ابتدا سے مورد عنایات
شاہی رہاہے۔اس خاندان کے مورث اعلی راجہ وٹہل سندر پرتاپ
ونت راجہ بہادر نے جو بعہد نواب غفران مآب وزارت سے سرفراز تہے

جنگ کہرڈہ مین جو اہم خدمات انجام دین وہ تاریخ دکن مین یادگار رہین گے
دولت ابدمدت نے بہی اس خاندان کے خدمات کو ہمیشہ شاہانہ
الطاف کی نظر سے دیکہا ہے چنانچہ دو راجگان یعنے راجہ چمنا راو بہادر ونت
بہادر و راجہ گنیش راو بہادر خدمت اعلی مدار المہامی سے سرفراز ہوے
اور پیشکاری کی خدمت بہی اس خاندان مین رہی -
راے رگہوتم راو صاحب کا خاندان بہی ہماری قوم کا ہمیشہ سے
مورد عنایات خسروانہ رہا ہے چنانچہ راجہ رگہوتم راو بہادر پیشکاری کی
خدمت سے بہی ممتاز ہوئے تہے اور راجہ گوپال راو بہادر نے
زمرۂ اتالیق مین شریک رہنے کا افتخار حاصل کیا تہا -
غرض اس مراہم خسروانہ و قدما پروری کا ایک مستقل اثر تمام قوم
برہمن پر پڑا ہوا ہے اور ہم لوگ شب و روز صبح و شام حضرت پیرو مرشد مدظلہ العالی کی

کی ترقی عمر و دولت و جاہ و جلال کیواسطے دست بدعا رہتے ہین -
جس قوم کے ارکان کی اسدرجہ عزت افزائی سرکار ابد پائدار سے
ہوی ہے جن لوگون کی رگوںمین اون بندگون کا خون جوش زن ہے
جنہون نے بادشاہان نامدار کی خدمت گذاری اور حق نمک ادا کرنے مین
اپنی جان تک کو قربان کردیا - اونکی اولاد بہی حضرت خداوند نعمت
کے تخت سلطنت کی خیرخواہی و جان نثاری و وفاداری مین بسر وجود
ہمہ تن حاضر ہے اور ہم پیشگاہ خداوندی مین نہایت عجز و ادب کیساتہہ
عرض پرداز ہین کہ ان امور مین ہم لوگ کسی دوسری قوم کے بہائیون
سے جنکو حضرت اقدس و اعلیٰ کی رعایا ہونیکا فخر ہے پسپا نہین ہین
اور جسطرح حضرت پیرومرشد کو ہمارے آبائی اور قومی حقوق کے
حفظ کا ہمیشہ خیال مدنظر رہتا ہے اوسیطرح ہم لوگ بہی نمکخواری

واطاعت گذاری ادا کرنے مین ساعی رہتے ہین -

اب ہم اس عانامہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہین کہ یا الٰہی ہمارے
بادشاہ ذیجاہ کو عمر خضر کی نصیب ہو اوسکی آل واولاد شادان
وفرحان رہے اوسکی دولت وثروت جاہ وحشمت مین ترقی ہو -
اوسکی رعایا سرسبز وشاداب رہے - اور اوسکی سلطنت تا ابد قایم
رہے - آمین ثم آمین -

اسپیچ حضور پرنور بجواب اڈریس برہمنان

منتشر شدہ - ۲۵ رجب المرجب ۱۳۱۷ھ ہجری

اے میری دعاگو قوم برہمن

مین تمہارے اڈریس کی بھی قدر کرتا ہون - مین اس بات کے سننے سے بہت خوش ہوا کہ تم اپنے آبا و اجداد کے عمدہ جادہ پر ثابت قدم ہو - اور عبادت آلہی کے بعد اطاعت شاہی کو اپنا فرض عین سمجھتے ہو یہی جادہ تہا جسکی وجہ سے ہند کی اکثر ریاستون مین تمہاری قوم والے رئیس کے پاس سرفراز رہے - اور حیدرآباد کی تاریخ مین بہی اس قسم کی سرفرازیون کے چند عمدہ نظایر خود تمنے بیان کئے ہین - پس مین بطیب خاطر تمہارے اس صادق دعوے کو قبول کرتا ہون کہ

تم بھی اپنے فرض نمکخواری و اطاعت گزاری مین میری رعایا کے
کسی دوسری قوم سے کچھہ کم نہین ہو ۔ قطعۂ آصف

خوشی کی ہے ساعت خوشی کا زمانہ
بڑا خیر خواہون کا جلسہ ہے بہاری

مسرت سے ہر ایک پابند عشرت
ملالت سے ہر ایک کو رستگاری

مجھے کیون نہ ہو پاس ملحوظ انکا
کہ معلوم ہے انکی خدمت گزاری

شریفون کا شیوہ دیانت ہے بیشک
بغیر اسکے بدنام ہوا ہلکاری

کرین مالک و ملک کی خیر خواہی
رہے خیر خواہون سے یہہ خیر جاری

ہر اک کام مین ہوشیاری ہے لازم
نہین خوب انجام غفلت شعاری

قلم کیا علم کیا اگر مشق ہو گی
نہ ہو گی طبیعت کسی فن مین عاری

قلم ہاتھہ سے اوسکے کب چھوٹتا ہے
دبیر فلک کا بھی ہے کام جاری

چلو اس طریقے پر ایسی روش پہ
کرے پرورش آصف تمہاری

دسوان اڈریس گذرانیدۂ پارسیان

بنام خداوند جان وخرد		کزین برتر اندیشه برنگذرد

حمد وافر وثنائے متکاثر دادار یکتا وآفریدگار بے ہمتا وخداوند ارض وسما را بکل حال لایق وسزوار که جمیع موجودات وکونات ارضی وسماوی را بیک نقطۂ کن ایجاد از مکمن عدم بجلوۂ شہود وبروز آورد وبقدرت کامله وحکمت شامله خویش ملوک عالیشان وسلاطین رفیع مکان را بر مثال روح در قالب وبجائے سر بر فوق بدن قرار داده بر جمیع بندگان برتبۂ سروری وبرتری ممتاز وسرفراز فرمود ودر ضمن آن چنین حکمت لطیف بکار برده که بندگان خدا سر بدائرۂ اطاعت وفرمان برداری نهاده در زیر سایۂ نصفت ومعدلت شان پرورش

وتربیت پذیرند تا سعادت دنیوی واخروی بحصول انجامد۔ شاہد حال
و مؤید این مقال حال فیروزی مال ہمایون فال اعلحضرت قدر قدرت
قضا توان دارا دربان فریدون حشمت سکندر شوکت کسریٰ معدلت
شاہنشاہ جم جاہ سلیمان بارگاہ ملائک سپاہ زیبندۂ تاج وتخت آصفیہ
ممالک محروسہ دکن زینت بخش سریر واقبال بے زوال ملحض کلام اینکہ
بافضال الٰہی والطاف ربانی درین زمان راحت افزائے دلکشائی
مسرت انتما جشن ہمایون فال یوم المیلاد با اسعاد نیک نہاد سعادت
اندوز وبزم فیروزی توام آنخداوند تاج وتخت ملک دکن بہر کوی
وبرزن وبہر جائے ومسکن باہزاران فر وزیب مرتب گشتہ
وبہر گوشہ آوازۂ مدحت وثنا وتحیت ودعائے این بادشاہ جم جاہ
دولت پناہ باوج مہر وماہ رسانیدہ۔ چنانچہ شرح آن بیرون

از حوصلهٔ قلم و زبانست - **بیت**

اندرین جشن مسرت بخش فرحت انتمار	آفتاب از آسمان گوید مبارکباد ما

سیما زہے طالع و سعادتمندی زمرهٔ فارسیان عبودت اقتران است حضرت زردشتیته که از مدت ممتد و عهد بعید - یعنی از زمان عهد سلطنت اقتران حضرت مغفرت مآب انار الله برهانه - الی این عهد فرخنده مهد مقدس بندگانعالی متعالی مدظله العالی برمثال هر گروه و طائفه دیگر با ارامل و ایتام شان پرورش یافته آلاء خوان احسان و امتنان دولت جاوید مدت آصفیه میباشد - و بعین نوازش بیدریغ خسروانی بعهدهٔ جلیلهٔ دولتی و مناصب فخمیهٔ ملکی سرفراز و کامیاب بوده ایام دلیالی را بشادکامی و رفاه تمام مصروف دارند - بهرحال این چاکران ارادت سگال همگی دم بهواخواهی و فرمانبری و اخلاص کیشی

سرکار عالی میسر شد و شب و روز دست بدرگاه اقدس جناب باری بلند و

وظائف دعاگوئی و ثناخوانی این خدیو بے مثل و ہمال بزبان

شان جاری و دائر بیت تاجدار خانهٔ دنیا بماند مستقیم شاه ما محبوب دکن

با دیار ب تاجدار بارے درین وقت سعادت انتہا و ساعت

نصرت اقتدار این خاکساران جان نثار ہمین سپاس نامهٔ صدق ختامه را

برسبیل تبریک و تہنیت گذرانیده متوقع براحم بیدریغ خداوندی

کہ این بضاعت مزجات مطبوع طبع لطیف ایستادگان پایهٔ سریر

قبلهٔ عالم شود - الٰہی ظل عاطفت عالی لایزالی و سایهٔ ہما آسائی

مبارک عالی بر مفارق کل رعایا و برایا خاصه بر عجزه و ضعفا تا یوم التناد

موید و مخلد و مہر عالم افروز جاه و دولت روز افزون

دودمان عالی تبار و خاندان ذوالاقتدار آصفیه تا ابد الدہر

چون آفتاب عالم تاب روشن و منور باد

یارب این سال و صد ہزار دگر	باد فرخنده بار بار دگر

آمین آمین آمین یا ارحم الراحمین

اسپیچ حضور پرنور خلد اللہ ملکہ بجواب اڈریس پارسیان

مترشدہ ۲۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۱ھ

اے وفا کیش عقیدت اندیش اعیان قوم پارسی

بہ طیب خاطر یکہ اڈریس شمارا پسندیدہ و بمیزان تصور
سنجیدہ۔ و درست یابیدہ ام۔ ازان بر شما خود بخود ظاہر و باہر خواہد بود
کہ من این اظہار وفاداری و عقیدت شعاری شمارا تا چہ قدر قدر میدانم
و مقدار وقع می نہم۔ من میدانم کہ در مردمان شما علی العموم چنان
قابل تحسین و آفرین مادۂ زحمت کشی۔ و ریاضت کیشی موجود است
کہ بہر طرف روئے آورد۔ از جد و جہد خود در ہر حرفہ و پیشہ خود را
بیش و ممتاز و در اقران سرفراز میسازد و من بسیار خوشم ازینکہ در

مملکت من سربرآورده و خاندانی مردمان شما از قدیم الایام مقیم اند
و بر جادهٔ وفاگستری و عقیدت پروری مستقیم اند۔ گذشته از قومی
اتفاق و علاوه بر کثرت وفاق شما با دیگر رعایائے من نهایت آمیزش
و خلط و ملطی نمائید ازین جهته من بسیار از شما خوشم و زیاده پسندیدهٔ
خاطر من است۔ همیشه مرا درین باب اطمینان کامل بود و از اڈریس شما
مرا یقین شد که در شما فطری بامادهٔ محنت و ریاضت جبلی مادهٔ وفاشعاری
و تابعداری نیز موجود است و ازین خصال اربعه بهتری حال شما مشهود است
من شما را یقین میدهانم که تا شما باین خصال اربعه خود را موصوف میدارید
همیشه مورد خوشنودی من خواهید بود و ترقیات و بهبودی شما دوامًا
بدل منظور نظر خواهد ماند۔

وفاداری و تابعداری و زحمت و ریاضت را		ثمرهائیست درگیتی کز آنها بر خورد انسان

گر از پیشینیان خواهی نگر در سیرت ایشان
وگر از همگنان پرسی نظر کن حالت اقران

بیابی اوصاف مردان خردمند و برومندان
هزاران گوی از سبقت ربودستند از میدان

کسانی را که داد اندر حواس باطنی بهره
خدا اتمام نعمت کرده بر ایشان به از پیشان

مرا منظور اوصاف اند گر اوصاف در عالم
شود ممتاز از انسان ز حیوان وز همه اکوان

همه اولاد یک کس بوده اما از ریاضت شد
که شد زان در بر یعقوب یوسف الاخوان

بحسن ظاهری نی حسن باطن بین با وصافش
گزین اوصاف شد آخر عزیز خلق در کنعان

اڈریس

حکما و ڈاکٹران سندیافتہ شہر کا ئے دکن اسوسی ایشن

جواب اڈریس

از حضور پرنور اعلیحضرت بندگانعالی دام ملکہ

قصیدۂ مدحیہ دعائیہ

گذرانیدہ

لقمان الدولہ اسٹاف سرجن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاہے کہ پناہ ملک و دین ست
در خورد ہزار آفرین ست

نوبا وۂ خاندان ملک ست
گلدستۂ بوستانِ دین ست

ہم نسلِ شہنشہِ زمان ست
ہم نقدِ خلیفۂ زمین ست

آثارِ دلائلِ سعادت
تابندہ چو نورش از جبین ست

در ملکِ جہان بفرِ شاہی
انصافِ تو کوکبِ یقین ست

در خاتمِ قدرِ او نہفتہ
فیروزۂ چرخ چون نگین ست

تیغش بمیانِ کفر و اسلام
سدّیست ولیک آہنین ست

سریر آرائے ملک دکن — یکتائے سلاطین زمن

ماہر نکات ہر علم و فن — سایۂ رب ذو المنن

سلطان ابن السلطان حضور پرنور رستم دوران ارسطوی

زمان مظفر الدولہ مظفر الممالک اعلیحضرت

نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر آصفجاہ

سادس - جی - سی - یس - آئی - خلد اللہ

ملکہ وادام اللہ سلطنتہ -

للہ الحمد کہ پھر ہم جان نثار و نمکخوار حکما و شرکائے دکن

میڈیکل ایسوسی ایشن کو اپنے ولی نعمت کی چونتیسوین سالگرہ

مبارک کی تقریب مین اداے تہنیت و اڈریس گزراننے کا

افتخار حاصل ہوا -

اے ہمارے قدردان پادشاہ ایک مدت کی تمنا سے

مبارکباد و سپاس گزاری جو ہمارے دلون مین متمکن تھی

وہ سال گزشتہ اوس حسن و خوبی سے بر آئی جس کا ابتک
ہماری چشم مسرت بین مین سماں بندھا ہوا ہے۔ وہ جشن شاہانہ
وہ الطاف کریمانہ اور وہ ہمارا یک دل یک زبان ہو کر
اپنے مالک کی ثنا خوانی کرنی اور اوسکے جواب مین
کمال مسرت و خوشنودی سے اپنے ہمایون اسپیچ مین ہم
ناچیزون کی قدردانی و منزلت افزائی اور ہم ہیچمدان اطبا کو
حاذق و لقمان وقت کے خطاب کی سرفرازی نے
ازبس وارفتہ و شیدا کر دیا۔ اوس روز سے آج کے دنکا
انتظار بے حد پیدا ہو گیا۔ ہمارے دیدۂ نادیدہ نے اس
موقع خوش منظر سے قطع نظر نہ کر کے اس امتداد زمان کو
طرفۃ العین مین طے کر دیا پھر وہی رنگ وہی جشن کا

سامان ہے آج جلوہ افزا وہی شاہنشہ ذیشان ہے آج اے بادشاہِ عدل گستر اس سال بھی اجازتِ تہنیت و ثناخوانی نے ہمکو وہ شرف و افتخار بخشا ہے کہ جسکی مسرت و شادمانی کا حال نہ فقط ہمارے بشرے سے عیان ہے بلکہ بفحوائے اَلظَّاہِرُ عنوان الباطن ہر ایک دل و جان سے ثناخوان ہے اے سلطان حق بین یہ ستایش و نیایش تکلف و تصنع نہین بلکہ واقعی ہے -

ہر چند آپکی فرمان روائی سے ہر گروہ محفوظ ہے مگر بالتخصیص اس حظ اوٹھانے کا افتخار حکما کے ہی قسمت مین ہے کیونکہ جب ہم نظم و نسقِ سلطنت پر نظر کرتے ہین تو اُسکو بالکل اوسی انتظام قدرت کے مطابق پاتے ہین جو حضرت انسان کے

جسم مین جاری وساری ہے -

جیسے کہ روح باعث حیات ذی روح ہے ویسا ہی آپکا

مبارک وجود بھی وجہ قیام و ثبات مملکت ہے -

جس طرح طبیعت مُدبّر بدن و مُعَدّل مزاج ہے -

اے سلطان عادل آپ کی معدلت بھی اوسی کے ہم پلّہ

و منہاج ہے - جیسے وجود انسان مین باوجود اضداد باہمی

امتزاج عناصر اربعہ و ہر چہار اخلاط کی فراہمی موجود ہے

اوسیطرح آپ کے انتظام سلطنت نے دوست دشمن مین

اتفاق یگانہ و بیگانہ مین وفاق اور مختلف اقوام و فریق کو شیر و شکر

فرما رکہا ہے سب مین باہم ایسی ہمدردی پیدا ہے جیسے کہ

ایک عضو کو دوسرے عضو کے ساتہہ - بمصداق سہ

دگر عضوہا را نماند قرار	چو عضوے بدرد آورد روزگار

جب ایک کسی تکلیف سے پریشان ہوتا ہے تو دوسرا اوسکا ہمدرد
بدل وجان ہوتا ہے جسطرح دماغ جسم مین رئیس اعلیٰ کا مرتبہ
ہے اور اوسکی حکومت اعتدال طبیعت کے لئے خواب و
بیداری مین ہر آن یکسان ہے۔ چنانچہ خواب مین نبض کی جہندگی
نفس کی آمد و شد۔ معدہ کا ہضم۔ جگر کا فعل۔ امعا کی حرکت
اور تولید خون و صفرا وغیرہ۔ اور ہر عضو کا بمصداق خُذ ما صفا
ودع ما کدر ماموربکار رہنا۔ طرفہ یہ کہ اسقدر کارروائی خلل
انداز خواب وسکون تو کجا بلکہ ان کے افعال تک انسان کو
نامحسوس رہتے ہین۔ اسی اصول پر آپکی فرمان روائی اس
سلطنت مین جاری ہے۔ ہم اپنے بستر راحت پر آرام کرتے رہتے ہین

اور آپ ہماری امن و آسایش کے اسباب مین متوجہ اور سرگرم
رہکر کام کرتے رہتے ہین ہمکو خبر تک نہین کہ ہمارا شاہ بیدار مغز
ہمارے آرام کے لئے کیا کیا انتظام فرما رہا ہے۔ ظہوری

زبیداریش خواب امین نہ باش	بہ چشم پاسبانش کردہ باش

جس سے بمصداق شعر حضرت مولانائے روم۔

کارساز ما بفکر کار ما	فکر ما در کار ما آزار ما

ہمکو بے فکری و اطمینان حاصل ہے۔
جسطرح ہر بُن مو کی پرورش آناً فاناً خون سے ہوا کرتی ہے
اوسیطرح اسے رزّاق مجازی آپ کے خوان نعمت سے
گھر بیٹھے ہر ایک ضعیف و نحیف کو آرام و آسایش کے ساتھہ
ساتھہ دور و دراز تک بے تکلیف و تکلف رزق پہنچکر باعث

حیات ہوتا ہے۔ تدبیر مملکت انسانی کے لئے جس طرح حواس
خمسہ یعنے بصارت ۔ سماعت ۔ شامہ ۔ لامسہ ۔ ذائقہ
ضرور و بکار خود مامور ہین ۔ اوسیطرح انتظام سلطنت کیلئے
حکومت ۔ عدالت ۔ فراست ۔ شجاعت ۔ سخاوت ۔ یہ پانچ
چیزین آپ کی ذات خجستہ صفات مین موجود ہین اللہ تعالیٰ
نے جسطرح ہم کو بصارت و بصیرت کی وسعت دی ہے اوسیطرح
ہم اپنی نظرون مین آپ کے عرصۂ حکومت کو وسیع پاتے ہین۔
چشم مروت و دوربینی و عاقبت اندیشی عین آپ ہی کی ذات
مبارک کے لئے زیبا اور آپ ہی کی حکومت مین پیدا ہے۔
سماعت و عدالت باہم دیگر لازم و ملزوم ہین ۔ خداوند نعمت
جو کانِ انصاف و معدنِ عدل ہین دادخواہ کی فریاد بگوش

حق نیوش سماعت فرماتے ہین انسان قوت شامہ سے
ہر ایک شی کی حقیقت و ماہیت دریافت کرتا ہے۔ اوسیطرح
آپ اپنی قوتِ فراست سے ہر امر کو غور و خوض فرما کر حق و باطل
کو امتیاز فرماتے ہین۔ شجاعت کو حس لمس سے اس لئے تعلق
ہے کہ شجیع وہی ہے جو احساس نامرغوب و ناگواری گرم و سرد کا
متحمل ہوکر اپنے جسم و جان پر سختی و جفاکشی اوٹھاے اور آرام
طلبی سے درکنار رہے۔ نفس کشی جفاکشی عین دلیل دلیری
و بہادری ہے جو اس ذات مبارک مین موجود ہے۔
سخی کے لئے سخاوت طعم خوشگوار ہے۔ زبان بذل کو ذایقہ
کرم ہی متلذذ کرتا ہے۔ بحمد للہ جسطرح آپ کو ان پانچون
اوصاف سے بہ ہیئت مجموعی تلذذ حاصل ہے اوسیطرح آپکی

رعایا بہی آپ کی ہر ہر صفت سے محفوظ ہے۔

یہ امر مسلم ہے کہ روح شہنشاہ اقلیم جسم ہے جسکا دار السلطنتہ دل ہے اور اوسکی مشیر اعظم عقل ہے جو دار الامارت دماغ مین بامداد اخبار حواس خمسہ ظاہری و باطنی سیاست مملکت جسم کو منتظم کرتی ہے۔ اوسیطرح ذات ظل سبحانی بتوجہ ذاتی کلیات وجزئیات ریاست کو بآئین بہین انجام فرماتی ہے۔

جیسے ہر مرض کا منع و دفع طبیعت کا کام ہے۔ اوسیطرح آپکے ہات ہمارے آفات وتکلیفات کی روک تہام ہے جب کسی عضو پر کوئی ضرر واقع ہوتا ہے تو جاسوس احساس فوراً دماغ کو خبر دیتے ہین اور وہان سے دوسرے اعضا پر اوس کے دفعیہ کے لئے حکم نافذ ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس جب

کسی مظلوم پر کوئی ظلم پہنچتا ہے تو بجبر داستغاثہ اوسکا تدارک

اراکین سلطنت کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے۔

بیا کٹر یا لوجسٹ یعنے حکماے اجرام شناس نے جو مظہر الغرائب

ہین بمصداق عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ اکثر امرض کے منع

و دفع کے لئے ٹیکے کی ترکیب نکالی ہے جس سے بیحساب

خلق خدا۔ سم سگ دیوانہ۔ مارگزیدہ۔ کمان بائی۔ چیچک

ہیضہ۔ طاعون وغیرہ کے اثر سے محفوظ ہو جاتی ہے ہروقت

ٹیکے کا سامان تازہ مہیا اور موجود رہنے کی غرض سے دیگر

ممالک مین بڑے بڑے انسٹیٹوٹ قائم ہین گو اسی عہد ابد

مہد مین یہان بھی بغرض رفاہ عام ایک عمارت قائم ہو۔ مگر ہم

اپنے حسن عقیدت سے پورے مطمئن ہین کہ ایک بڑا انسٹیٹوٹ

ہمارے ولی نعمت جان عالم کے دل مین ہماری خوش قسمتی سے
اوس جہان آفرین نے بنا فرمایا ہے جس مین نہ فقط علاج امراض
کا اسباب فراہم ہے بلکہ ہماری عزت وجان و مال کے آفات
وبلیات کے دفع و منع کرنے کا سامان بھی ہر آن وزمان مہیا
وموجود رہتا ہے جو خطرہ ہمارے لئے خاطر مبارک مین پیدا ہوتا ہے
وہ ہزار گونہ ایک ایک ٹیکے کے اثر سے برتر وبالا اثر اور وہی
باعث عزت وجان بخشی خانہ زادان ہے۔ کیونکہ حافظ حقیقی نے
آپ کو ہماری دیوار صحت کا پشتیبان اور طوفان علت کا
کشتیبان گردانا ہے۔

اس سال بھی رعایا کی حفاظت جان کے لئے بندوبست طاعون
مین آپ نے بصرف زر خطیر دریغ نہ فرمایا اور قلمرو دکن مین اس

خوش اسلوبی سے اہتمام رکھا گیا کہ نہ رعایا بے دل ہوئی نہ کسیکو نقصانِ جان و مال پہنچا -

پروفیسر ہافکن کے ایجادی ٹیکے سے ہزارون جانین مرض طاعون سے محفوظ رہین -

اے خداوند نعمت اپنے فن مین ہم کو فخر و مباہات کیونکر نہ حاصل ہو کہ آپ کے عہد مبارک مین قلمرو آصفی سے نخل تعلیمات کی شاخ طبابت اسقدر سرسبز و سربلند و مثمر ہے کہ آپ ہی اپنی نظیر ہو گی یونانی اطبا کی تعداد بہ نسبت سنین ماضیہ اس عہد مبارک مین نہایت نیکنامی کے ساتہ بڑہی ہوئی ہے علیٰ ہذا القیاس یہان کے مڈیکل کالج کے پاس شدہ ڈاکٹر و ڈریسر کا اندازہ کیا جائے تو دیگر فنون مین کامیاب شدہ طلبا سے بدرجۂ اولی بڑہا ہوا ہے

جب سے زبان انگریزی مین تعلیم شروع ہوئی یہان کی تعلیم کی
مدت ولایت مین ڈگری حاصل کرنے کے لئے مقبول و محسوب
ہوا کرتی ہے چار ڈاکٹر خانہ زاد بہ صرف سرکاری ولایت کے
ڈگری یاب ہین - اور چار طلبا اسی فن کے بغرض تعلیم بتوجہ خاص
خداوندی اسوقت ولایت مین موجود ہین -

یہان کی طبی تعلیم کی ترقی سے یہہ امید کیجاتی ہے کہ یہان کے
اطبا مثل ہندوستان کے دوسرے یونی ورسٹی کے ہم پلہ
نفرمائین بلکہ تعلیم ولایت کے برابر شمار کئے جائین یہ عندلیبان
گلشن علم و فن جہان پر پرزے نکالے ہین وہین ہوش سنبھالین
اور اپنے ہی چمنستان مین نغمہ خوان و ترنم کنان رہین تو بہتر ہے -
خداونعمت حضور پرنور کی سالگرہ مبارک کی تقاریب اور جشن سعید نے

اس عالم مین کس حسن و خوبی سے نیرنگیان پیدا کی ہین کہ ہر ایک کے خون ورگ و پے مین ایک فطرتی مادہ جوش زن ہوگیا جس سے آسایش خلق اللہ کے اغراض بر آمد ہونیکا ذریعہ مل گیا اور ہر کس و ناکس کا خیال ہمدردی انسان و خوشنودی سلطان مین مصروف ہوگیا -

اعلیحضرت قدر قدرت نے گزشتہ سال اپنے مبارک اسپیچ مین یہ ارشاد فرمایا ہے کہ (مین تمہاری کوششون کی قدر کرتا ہون اور مجھے اس کے سننے سے بہت اطمینان ہوا کہ تم اپنی کوششون مین ایک حد تک کامیاب ہوے اور کامل کامیاب ہونیکی دلی خواہش رکھتے ہو) اور ایک جا سے یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ تم اپنی ودیعت کی ذمہ داریون کو پورا

کر کے میری خوشنودی حاصل کرنے مین دریغ نہ کرو گے ۔

اے سلطان قدرشناس ان جان بخش و روح افزا الفاظ کی معجون نے ہمارے دل و دماغ مین ایسا کچھہ مفرح و مقوی اثر پیدا کیا ہے کہ جس سے ہر لحظہ ہماری طاقت و توان کو ترقی نصیب ہے ۔ چونکہ اوس حکیم مطلق نے آپکو ظلّ سبحانی گردانا ہے تو آپ کی ذات مبارک بھی حکمت سے خالی نہین جیسے کہ آپ حاکم حکام ہین ویسا ہی حکیم الحکما بھی ہین ۔

ہمارے ہر مرض کیواسطے اے شاہ درمان ہو	مسیحا کے مسیحا اور لقمان کے بھی لقمان ہو

اسی ارشاد کے اصول پر بغرض بہبودی و آسایش خلق اللہ و افادۂ علمی و ترقی تجارب آپ کی سالگرۂ مبارک کی تقریب مین ماہانہ رسالہ بنام (دکن میڈیکل جرنل) ممبران دکن میڈیکل

ایسوسی ایشن نے بغایت شوق جاری کیا ہے۔ جس مین ڈاکٹری
ویونانی۔ تجربات اور اخبارات طبی کے ماخذ اور موسمی کیفیات
شامل ہین جو ہنوز اس گلشن سلطنت کے چمنستان حکمت کا ایک
نورستہ نہال ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ بآبیاری قدر افزائی
خسروانہ ایک درخت سرسبز و سربلند مثمر و سایہ دار ہو جائیگا
جس سے نہ فقط ملکی فیضیاب ہون گے بلکہ دوسرے ممالک
کے حکما بھی اس سے پھل پائین گے اور احسن نتیجہ پاکر معذور
و درمندون کی خدمتگزاری مین مصروف عنداللہ ماجور و عندالناس
مشکور رہین گے۔

اے شاہ بندہ پرور یہ تقریب سالگرہ مبارک وہ ہمایون
و مسعود ہے کہ جسکی ادائے تہنیت مین سال بسال رفاہ عام کیلئے

بلا جبر و اکراہ احدے آپ کے جان نثاروں سے بہ کمال عقیدت
و مسرت ایسے ایسے نیک کام ادا ہو رہے ہیں جن سے یہ عہد ابد
مہد اپنا آپ ہی نظیر ہو گیا۔ سلاطین ماسلف سے کوئی ایسا سلطان
خوش تقدیر نہیں ہوا کسی سے ایسا زمانہ تسخیر نہیں ہوا ہے

ستارہ سجدہ کند طلعت منیر ترا	زمانہ بوسہ دہد پایۂ سریر ترا

آپ ہی کو صادق ہے۔
اے شاہِ بندہ پرور آپ کے اوصاف اور آپ کے احسانات
کا شکریہ ادا کرنے کا زبان و قلم کو یارا نہیں اور یہ مقدور ہمارا نہیں ہے

از دست و زبانِ کہ برآید	کز عہدۂ شکرت بدر آید

الٰہی جب تک طبیعت مدبّر ابدان ہے اور ترکیب عناصر سے
مرکب کالبد انسان ہے یہ آیۂ رحمت فرق عالم پر سایہ گستر رہے

اور اعلیحضرت کا آفتابِ دولت و اقبال تا ابد منور رہے
اور نونہالانِ حدیقہ آصفیہ اس نخل سلطنت کے سایہ مین
تا قیامت شاداب و مثمر و کامیاب رہین آمین ثم آمین

یہی مراد ہماری ہے مدعا ہے یہی
خدا قبول کرے رات دن دعا ہے یہی

گذرانیدہ حکما و ڈاکٹران شرکا سے دکن مڈیکل ایسوسی ایشن
خانہ زادان و نمکخواران دولت آصفیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلیحضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ و ادام اللہ سلطنتہ

قصیدہ مدحیہ و دعائیہ بہ تقریب سالگرہ مبارک شاہ گیتی پناہ

قدر قدرت سکندر شوکت دارا حشمت خداوند نعمت

من تصنیف خانہ زاد نمکخوار موروثی فدوی لقمان الدولہ۔ د ل

بہار آئی ہے ساقی جمع پھر عشرت کا سامان ہو

شراب و نغمہ و چنگ و رباب و سیر بستان ہو

چلے وہ دور جس سے دور فکر چرخ دوران ہو

سرور روح ہو تفریح جان ہو طبع جولان ہو

مے عشرت فزا ہو جشن جمشیدی کا سامان ہو

سمان ایسا کہ جسکو دیکھکر زاہد بھی حیران ہو

جو ہونی ہو سو ہو کسکو ہے پروا آج ناصح کی

کہ پیمانے سے پیمان ہے شکست عہد و پیمان ہو

لگادے خم کے خم لبریز بھرے لب سے ای ساقی

کہین حسرت نہ رہ جائے نہ باقی دل مین ارمان ہو

ترنم ریز مرغان چمن ہین نغمہ خوان بلبل

گھٹا گھنگھور چھائی ہے مزا ہو لطف باران ہو

عجب مژدہ سنایا ہے صبا نے آج غنچون کو

نہین پہولے سماتے پہول بھی گلشن مین خندان ہو

گرہ چونتیسوین ہے اوس گل گلزار شاہی کی

خوشی سے کیون نہ ہر دل ہمصفیر مرغ بستان ہو

عیان چہرے سے ہے ہر اک بشر کے خرّمی بہید

یہ ممکن ہی نہین جوشِ مسرت دل مین پنہان ہو

شرف ہر ذرّہ کو خورشیدِ تابان کا ہوا حاصل

وفورِ عیش سے وہ بہی نہ کیون مہرِ درخشان ہو

مجہے کرنی ہے مدحت اوس دُرِ یکتاے شاہی کی

گہر مضمون کا جس کے زیبِ تاجِ تاجداران ہو

لآلیِ سخن کے بے شمار انبار لگ جائین

زبانِ گوہر افشان آج رشکِ ابرِ نیسان ہو

ثناے شہ مین وہ رطب اللسان غذب البیان ہون مین

کہ جس سے بند نطق طوطیان شکّرستان ہو

وہ فخرِ تاجداران ہے وہ تاجِ شہریاران ہے

گدا جس بارگہ کا قیصر و فغفور و خاقان ہو
ہے اوس کے سامنے طفل دبستان عاقل و دانا
ارسطو ہو کہ جالینوس افلاطون کہ لقمان ہو
وہ خسرو سے ہے بالا تر وہ جم سے بھی ہے اعلیٰ تر
تعالی اللہ کیا شوکت ہے دارا جسکا دربان ہو
بپا طوفان آب آہنی ہو اور خون برسے
ہمارے رستم دوران کی گر شمشیر عریان ہو
کرم اوسکا ہے ایسا ابر نیسان ہو خجل جس سے
سخاوت دیکھکر سطے حاتم طائی کا میدان ہو
کرون کیا وصف سیف صف شکن اوس مرد میدانکا
سر افراسیاب و سام جس کا گوئے چوگان ہو

ہمارے ہر مرض کیواسطے اے شاہ درمان ہو
مسیحا کے مسیحا اور لقمان کے بھی لقمان ہو
زبان مین کسکی ہے طاقت قلم مین کسکے ہے قدرت
ثنا سے شاہ ظل اللہ کس ہنجیسے امکان ہو
حلیم الطبع دریا دل کریم ومنصف وعادل
دلاور ہو بہادر ہو شجیع و مرد میدان ہو
شہِ جادو بیان آصف تخلص شاعر کیتا
سخن فہم و سخنور ہو سخن سنج و سخندان ہو
رقم اوصاف ہون کس طرح اوس ممدوح عالم کے
میری کیا اصل ہے سارا جہان جسکا ثنا خوان ہو
دعا کیونکر ندے اعلیٰ وادنےٰ ایسے محسن کو

جہان جبکا خدا کے فضل سے ممنون احسان ہو

منور جسکے رخ پر جس روز تک خورشید رخشان ہو
خداوند دکن کی سرزمین کا مہر تابان ہو

جہان تخت حکومت اور زمانہ زیر فرمان ہو
الٰہی میر محبوب علیخان شاہ شاہان ہو

قیامت تک رہے سایہ فگن فضل خدا سر پر
نبی حامی ترا مشکل کشا تیرا نگہبان ہو

بحق چار یار و پنجتن اے آصف سادس
قلمرو ہفت کشور کا تمہارے زیر فرمان ہو

شہا جن و پری کی بھی ہو تمکو سروری حاصل

خداوند دکن کا تخت بھی تخت سلیمان ہو
رہے جب تک الٰہی عرش و کرسی کی بنا قایم
سریر آرائے اقلیم دکن یہ شاہ شاہان ہو
رہے قائم یہ ملک و مملکت تدبیر شاہی سے
مُدبّر دہر مین جب تک الٰہی طبع انسان ہو
پھلا پھولا رہے باغ جہان مین نخل آصف کا
الٰہی تا ابد سرسبز شاہی کا گلستان ہو
گرہ چونتیسوین کیونکر نہ ہو ہر دل عزیز ای قدر
عدو چونتیس کا مانندِ جان جب دل مین پنہان ہو

اسپیچ حضور پرنور خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

مثر شدہ ۔ ۲۹ رجب المرجب ۱۳۱۷ھ

بجواب اڈریس حکمائے دکن

اے میرے حاذق حکمائے دکن

تمہاری عقیدت کے پرجوش اڈریس سے میری مسرت بھی جوش زن ہوئی تمنے اس اڈریس مین نظام ملکی سے طبع انسانی کی خوش اسلوب مماثلت بیان کی ہے میرا خیال ہے کہ یہ محض شاعرانہ تشبیہ نہین ہے بلکہ ایک حد تک واقعی حالت ہے ۔

اگر انسان انوار الٰہی کا مظہر سمجھا جائے تو اوس کے

بیرونی تعلقات جو اوسکو اپنے ہمجنسون کے ساتہ ہون اونکا

اوس کے طبعی اتحاد کے موافق ہونا لازم ہے -

پس ہر فرمان روا کا اصل اصول یہی ہونا چاہیئے کہ انسان

کے عام ذاتی صفات پر غور کرکے اون کے باہمی تعلقات

(جسقدر سمجہہ مین آئین) اون کے مطابق (جہانتک ہوسکے)

اپنی رعایا کے باہمی تعلقات کا انتظام ایسا کرے کہ کوئی امر

اپنی حد سے بڑہ نہ سکے -

پس مین بہت خوش ہون کہ کوششین جو مین اپنی عزیز رعایا

کی ترقی وبہبودی کے واسطے کر رہا ہون اونکو تم اپنے خاص

پیشہ کے تجربہ سے کسیقدر انسانی قوی کے باہمی تعلقات

کے مشابہ پاتے ہو -

انسان کیواسطے دنیا مین بڑی نعمت صحت ہے اوس کیلئے
مقدم افضال آلہی شامل ہوتا ہے - جبقدر مریض کو پرہیز واجب
ہے اوسیقدر معالج کو توجہہ اور تشخیص ضرور ہے -

دوا کی دیکھہ بھال اطبا اور ڈاکٹرون کا فرض منصبی ہے
دو چیزین جا کر نہین آتین - ایک جان - دوسری آبرو
جان ہے تو جہان ہے - آبرو ہے تو جان ہے - اہل دانش
انکی احتیاط عمر بھر کرتے ہین -

مجھے اس بات کی سماعت سے بھی نہایت خوشی حاصل ہوئی
کہ تم نے اپنے فن مین ترقی کرنیکا ایک عمدہ ذریعہ قائم کیا ہے
اور اوسکو میری سالگرہ کا یادگار بنایا ہے - تمہارا میڈیکل جرنل
ایسا رسالہ ہے جس کے ذریعہ سے تم اپنے تجربہ کی باتین ایک

دوسرے پر ظاہر کرنے کے علاوہ عام الناس کے خیالات کو
بھی اپنی راے کے مطابق بنا سکتے ہین اور مین بہت پسند
کرتا ہون کہ تم اس رسالہ کو اردو اور انگریزی ہر دو زبان مین
شایع کرتے ہین۔

اس سے یہ امید کیجا سکتی ہے کہ ایک فن طبابت کے مشرقی
ومغربی دو طریقون کا آپس مین میل جول ایسا ہوگا کہ ایک
دوسرے کے حسن و قبح ظاہر ہو کر اصل فن مین ترقی ہوگی
اور تمہارے فن مین ترقی ہونا دراصل عامہ خلایق کی
آسایش کی ترقی ہے جو مجھے بدل منظور ہے۔

بہر طور تمہارے اڈریس سے ظاہر ہے کہ تم اپنے فن مین
طاق ہونے کی اور اس سے ہمری رعایا کو نفع پہونچانیکی

کوششون مین سرگرم ہو -

مین تمہاری ایسی کوششون کی بہت قدر کرتا ہون اور تمکو یقین دلاتا ہون کہ جس قدر تم میری عزیز رعایا کے دکھ درد کے ساتھہ ہمدردی کرتے رہوگے - اور ان کے جسمانی تکالیف کے گھٹانے - اور انکی صحت کی حفاظت کرنے مین مصروف رہوگے اوسیقدر بدرجہ کمال میری خوشنودی تمکو حاصل رہے گی اور خدا تعالی سے میری التجا یہی ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے تمکو تمہاری خیر خواہانہ کوششون مین ہمیشہ کامیاب رکھے -

قطعۂ آصف

درگاہ بے نیاز مین ہے لاکھ لاکھ شکر

صحت کی جا بجا سے چلی آتی ہے خبر

مصروف اپنے کام مین رہتے ہین رات دن

حاذق جو ہین طبیب تو کامل ہین ڈاکٹر

یہہ ہے اصول طب ہی اکثر سنا کئے

مفرد دوا ہو نسخہ مین یا چند مختصر

اکسیر یون ہے دفع مرض کے لئے دوا

تیغ اجل کے واسطے جیسے دعا سپر

نخوت کرے کمال پر اپنے نہ آدمی

کیسا ہی باکمال ہو کیسا ہی باہنر

ظنی ہے علم طب مگر ادراک ہو صحیح

لابد ہے یہ کہ چوک بھی جاتے ہین چارہ گر

۲ آصف کا یہہ عقیدہ ہی سُن کر کہیں حاضرین
شافی خدا ہے اوسکے کرم پر ہے نظر

بارہوان اڈریس منجانب ارکان صفائی بلدہ و صفائی چادرگہاٹ

جسکو شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر نے پیشگاہ اعلیحضرت مین پڑہا

یہہ دوسرا سال ہے کہ ہم عرض پرداز ان ذیل اراکین مجلس
صفائی بلدہ کو تمام سکناے بلدہ حیدرآباد کیجانب سے وکالتاً
اپنے آقاے ولی نعمت کی عالی پیشگاہ مین حاضر ہوکر بصد عجز و
ادب اپنا ناچیز اڈریس گذراننے کی عزت حاصل ہوی ہے
ہم جان نثار اپنی خوبی قسمت پر جسقدر ناز کرین وہ کم ہے کہ سب سے
پہلے بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین اس مبارک جلسہ کی بنا
اسی مجلس نے ڈالی تہی -

اے بادشاہ جم جاہ - سالگرہ کے جلسے جس خلوص اور جوش کیساتھ

قلمرو دکن مین منائے جاتے ہین ایک بین ثبوت اس امر کا
دیرہے ہین کہ اعلیحضرت کی رعایا کے تمام فرقے جسمین مسلمان
ہندو - پارسی - عیسائی - سب شامل ہین آپکے محبت کے سرور سے
سرشار ہین اگر یہہ عرض کیا جائے تو مبالغہ نہوگا کہ تمام روے زمین کے
حکومتون مین کسی ملک کی رعایا بلاتمیز مذہب اپنے مالک کی
جان نثاری مین ہماری ہمسری کا دعوی نہین کرسکتی اسوجہ سے
کہ خالق ارض وسما نے جو سب شاہون کا شاہنشاہ ہے محض اپنے
فضل و کرم سے ایسے ظل اللہ کو ہمارے سرون پر سایہ افگن فرمایا
کہ جو شفقت - رحمدلی - سخاوت - ہمدردی - اورسادگی طبیعت مین
اپنا آپ ہی نظیر ہے -

اے تاجدار نامدار وہ تمام برکتین جو کہ حضرت کے عہد مملکت مین

ملک اور مملوک کو اوسکی خوش قسمتی سے نصیب ہوی ہین اگر ہم

خانہ زاد اپنے ناقص خیال مین اوسکو شمار کرنا چاہین تو آپ کے

بیش بہا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ رعایا کی فلاح اور بہبودی کا

کوئی صیغہ ایسا باقی نہین ہے کہ جس کے طرف بندگان عالی کی پوری

توجہ مبذول نہ ہوئی ہو۔ تعلیم۔ تربیت۔ مال اور عدالت۔ پولیس

اور حفظان صحت کے لئے تمام علاقون مین جسقدر ترقیان ہوی ہین

وہ سب اظہر من الشمس ہین خاصکر صیغۂ مینوسپالٹی اگر عہد حمایت

شاہی مین پرورش نہ پاتا تو یہہ ترقی اوسکو میسر نہ ہوتی جو کہ اسوقت

حاصل ہے۔ جسوقت کہ محصولات صفائی پہلے دفعہ حیدرآباد مین

جاری کیا گیا اگر ملازمان والاشان کی طرف سے صاحبزادون

اور امراؤن اور معززون کو فہمایش نہ ہوتی اور یہہ ارشاد نہ ہوتا

کہ با بدولت واقبال خود اپنی املاک کا محصول ادا کرنے پر آمادہ ہین تو
وہ کامیابی جو کہ اسوقت ہمکو حاصل ہے نا ممکن تہی -
اے خداوند نعمت - بادشاہان سلف نے داد و دہش بہت فرمائی ہے
لیکن حاجتمندون کے ساتہہ وہ سلوک جو پیر و مرشد نے اپنی کریم النفسی
سے فرمایا ہے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ملک بیٹہہ کے ایوان شاہی پر
محتاجین کا ہجوم جس طرح دیکہا جاتا ہے اور کہین سنا ہے اور بادشاہون
کو یہہ تحمل کہان کہ ہر روز کئی ہزار غربا - مرد - عورت - بچے - بڈہے
اور جوانون کو غل و شور کے ساتہہ اپنی خاص فرودگاہ پر بلا کر
اپنی ذاتی اہتمام اور مبارک نگرانی سے اونکو مدعو فرما دین اور
اون کو پر شکم اور پر دامن وہان سے واپس کرین - کیا کوئی بتلا سکتا ہے
کہ اور والیان تاج و تخت گدا پیشون اور دریوزہ گرون کو دعوت

دیگر اون کے ہاتھہ اپنے متبرک ہاتھون سے دہلاتے ہین - رزاق

عالم نے یہہ حصہ آپ ہی کے لئے عطا فرمایا ہے -

اے ہر دل عزیز سلطان - حضرت ہی کے ہمایون عہد مین یہہ دیکھا گیا

کہ امرا - فقرا - مرد - عورت - ملکی - غیر ملکی سب کے سب دست بدعا ہین

اے ہمارے بادشاہ عالیجاہ - مختصر یہہ ہے کہ وہاب مطلق نے

جو انواع و اقسام کی خوبیان آپ کی طبیعت مین ودیعت فرمائی ہین

اون سے وہی پورا آگاہ ہے - انسان کا فہم و ادراک اون کو

احاطہ کرنے سے قاصر ہے - آپ کا قلب تجلی الٰہی کا مظہر ہے

آپ کو وہی جان سکتا ہے جس کا باطن نور بصیرت سے منور ہے

اے مالک عرش برین اپنے حبیب پاک کے طفیل سے

ہمارے والی ملک کو ہمارے سرونپر با حشمت و جلال و سلطنت

واقبال تا قیامت سلامت رکھہ اوراوس کو اپنے مقاصد دلی پر کامیاب و مظفر و منصور فرما۔ آمین ثم آمین ۔

رباعی

یہہ سالگرہ جسکی ہے وہ شاد رہے
تا روز ابد زندہ و آباد رہے
اے خضر پئے تہنیت آنا ہر سال
دے رکھو گرہ تم کہ تمہیں یاد رہے

اسپیچ حضور پرنور خلد اللہ ملکہ

بجواب اڈریس ارکان صفائی بلدہ وصفائی چادر گھاٹ

مترشدہ ۲۹ رجب المرجب ۱۳۱۷ھ

ارکان صفائی بلدہ وصفائی چادرگھاٹ

تمہارے اڈریسون کو مین نے بہت خوشی کے ساتھہ سُنا
حیدرآباد اور چادرگھاٹ کے جن باشندون کیطرف سے تم نیابتاً
مجھے سالگرہ کی مبارکباد دیتے ہو۔ مین اون کی اور تمہاری
صداقت ووفاشعاری کی قدر کرتا ہون۔ مجھے یقین ہے کہ
جسطرح اون باشندون کی نیابت مبارکباد دینے مین کرتے ہو
اوسیطرح اون کی حفظ صحت کے حقوق کی نگہبانی مین

اون کی نیابت ایسی کرتے ہوگے گویا وہ خود اپنی آپ نگہبانی کرتے ہین - میری دلی امید یہی ہے کہ تم نائب اور تمہاری منیب رعایا مین ہمیشہ یک دلی رہے اور تمہاری مجلسون کے کامون سے اون کی صحت و آسایش روز افزون ہو

قطعہ آصف

راہ پر ہی نہین موقوف صفائی والے
دل کو نیت کو بہی کہتے ہین بہت پاک سے پاک

قدر دان اہل صفا کا نہو کیونکر آصف
جو صفا کیش ہین گنتے ہین ہی خاک سے پاک

۱۳۱ تیروان اڈریس گزرانیدہ جان نثاران صرف خاص

بشرف ملاحظۂ دُرّۃ التاج فتح و فیروزمندی لولوے آبدار اکلیل اقبالمندی فریدون جاہ و جلال جمشید حشمت و اقبال دارا دولت سکندر صولت آفتاب حشم مہتاب خدم فلک جناب ملک کاب قدر قدرت اعلیحضرت فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ حضرت نواب میر محبوب علیخان بہادر - جی - سی - ایس - آئی - فرمانروائے سلطنت دکن لازالت شموس اقبالکم و اجلالکم دائم الزمن خلد اللہ ملکہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ

ہے روز جشن کیوں نہ کرے روزگار عیش

ایک ایک غم کے بدلے ہیں سو سو ہزار عیش
دن عیش رات عیش سحر عیش شام عیش
گہ دوستدار عیش سے گہ غمگسار عیش

رنگین نشاط سے ہے سپید و سیاہ دہر
ہے ابلق زمانہ پہ گویا سوار عیش

ہے لاکھ لاکھ جان سے صدقے ترے خوشی
ہے لاکھ لاکھ جان سے تجھ پر نثار عیش

شاہ دکن کی سالگرہ کا ہے آج جشن
جس سے ہے لامکان و مکان کا نگار عیش

جب تک رہے زمانہ الٰہی سے نشاط
جب تک ہو روزگار وہے روزگار عیش

جب تک رہے جہان مین یارب خوشی کی دہوم

جب تک خوشی کے ساتھہ رہے نامدار عیش

جب تک رہے یہ باغ جہان ایک بہار پر

جب تک کرے ہزار چمن مین ہزار عیش

یارب رہے ہمیشہ ہم آغوش عیش سے

تو ہمکنار عیش ترا ہمکنار عیش

ہزار شکر و سپاس نخلبند چمنستانِ زندگانی و آبیار سرابستان طفلی و جوانی کا ہمارے بادشاہ عادل ہمارے ظل اللہ باذل کا نونہال عمر لایزال بہ نسیم بہار آرائے ذوالجلال چونتیس سال کے خیابان مین جلوہ گر ہے اور شجر جہانبانی چونتیس[۳۴] ثمر کامرانی سے بارور ہے بحساب جمل لفظ دل کے چونتیس[۳۴] عدد ہوتے ہین

گویا ہمارے اعلیٰحضرت مانند رئیس الاعضا قالب سلطنت کے
دل ہین اور خسرو عادل ہین دل کو زبان عربی مین قلب کہتے ہین
اور قلب کے ایک سو بتیس ۱۳۲ عدد ہین جو عمر طبعی انسانی کہی جاتی ہے
اور صد وسی سال کی دعا دیجاتی ہے پس ایک ہی لفظ دل اور
قلب سے زمانہ حال و استقبال مین ترقی مدارج عمر شریف کا
تفاول ہے اور افضال خداوند لم یزل ولا یزال سے ثبوت
عمر طبعی کا تیقن بالکل ہے بلکہ ہر دل مین یہ تمنا اور ہر لب پر یہ دعا ہے
کہ ہزار عمر طبعی میسر ہو اور ترقی مدارج و اقبال کے مراتب افزون
تر ہون ۲ اللھم زد فزد ۲ اللھم مد ظلاول حسناتہ علی مفارق
۲ الناس وطال حبال حیاتہ بطول عمر الخضر و ۲ الالیاس۔
ہم خانہ زادان راسخ الاعتقاد نے سال گزشتہ تقریب جلسہ سالگرہ مبارک

مین جو اڈریس پیش کی ہے اوس کے جواب مین ہمارے آقاے
ولی نعمت نے اپنی زبان الہام بیان سے ہم ادنی خانہ زادونکو
جوان کلمات سے مخاطب فرمایا کہ "میرے خاص وفادار ملازمین
تمکو میری سالگرہ کی خوشیان منانے کا دوہرا تہرا حق حاصل
ہے کیونکہ تم مین اکثر نہ صرف میری رعایا ہو بلکہ میرے ملازمین
بہی ہو اور وہ بہی ایسے ملازمین جنکو زیادہ تر خاص مجہسے
تعلق ہے اور پہر تم مین اکثر ایسے بہی ہین جنکے آبا و اجداد کو
میرے بزرگون کے ساتہہ ایسی ہی خیر خواہی و عقیدت رہی
جیسی مجہے یقین ہے کہ تمکو میرے ساتہہ ہے۔"
اے آقاے نامدار اے بادشاہ گردون وقار۔ اس تمام جملہ کے
ہر ایک حرف کے شکریہ مین اگر ہماری جانین نثار کردین اور اپنی

خون دل کی مداد اور ہر ایک شریان کا قلم قرار دیکر اوس کے
شکریہ مین حیات ابدی کے صفحہ پر بقاے عالم تک منشی نفس
ناطقہ لکھتا رہے تو دفتر سے نقطہ اور دریا سے قطرہ ادا نہین ہو سکتا
اے ہمارے بادشاہ وہ عقیدت و جان نثاری و وفاداری
و خیر خواہی و نمک حلالی اس طور سے پشتینی خانہ زادون کے
ہر رگ و ریشہ مین خمیر پائی ہے کہ ہم سب خانہ زاد بہ ثابت قدمی
تمام عرض کر سکتے ہین کہ اگر ہمارے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین اور
اونکو خاکستر بنا کر اوڑا دین اور پہر جمع کرکے حیات تازہ اللہ تعالی
ہمکو مرحمت فرمائے تب بہی حضرت کی جو وفاداری جان نثاری
و خیر خواہی کے ولولے اب ہین اس سے ہزار چند زیادہ ایک
ہین پائین گے ؎ محبت کے رود گر استخوانم توتیا گردد +

کہ از سائیدن صندل کجا نقصان شود بوریا پہ اس فقرہ نے کہ ہیرے خاص وفادار ملازمین - الی آخرہ ہم سب غلامون کو جو اسوقت اقدام مبارک کے پاس نعلین برداری مین موجود ہین اور جو بعض ہم مین سے تصدق ہو گئے ہین اون سب کی وہ عزت فرمائی جو کسیکے بخت نے یہ رسائی حاصل نہین کی تھی -

اے ہمارے مالک و آقا ہمارے دل و دماغ مین ان پر اثر فقرات سے جو کیفیتین اور جذبات دلی و مستعدی ہر کام و ہر امر مین ترقی پذیر ہوتی جاتی ہے ہمارے ناطقہ کو قدرت نہین کہ ہم اوسکو بیان کرین اور ممکن نہین کہ دلی حالت ظاہر کردین ہمارے دلون کو چیر کر اگر کوئی دیکھے تو ہم بتا سکتے ہین کہ کیا کیفیت ہمارے دلون کی ہے اور کسقدر عقیدت حضرت کی غلامی کی

رکہتے ہین جواب اڈریس کا دوسرا فقرہ مبارک جو ارشاد ہوا ہے
کہ "اُس تمہاری خوشی اور جوش عقیدت اور جوش صداقت کو
دیکھکر مین بہت ہی خوش ہوا کیونکہ ہر انسان مین ایک خلقی عادت ہے
کہ جب وہ اپنے آس پاس رہنے والون کی خوشی دیکہتا ہے
تو خود بہی خوش ہو جاتا ہے اور یہہ امر لازم و ملزوم ہے کہ
خوش رکہو خوش رہو"
اے ہمارے خداوند نعمت اے ہمارے پیارے ہر دل عزیز
بادشاہ یہہ پر اثر روح کو تازہ کرنیوالا تازہ فقرہ ابتداے بناے
سلطنت عالم سے آجتک نہین سُنا گیا۔ اسوقت تک کسی بادشاہ
کی زبان سے اپنے غلامون کی نسبت یہہ پر اثر قدردانی و عزت
افزائی کے ارشادات بیان نہین ہوے اسکا شکریہ ہم کیونکر

ادا کرسکین اورکب کسی جان نثارون کو ایسا بادشاہ ملا کہ ان کے
خوشی کو اپنے خوشی سے مقابل اور لازم و ملزوم قرار دیا ہو۔
اور یہ فرمان اقدس واعلیٰ کہ امرلازم و ملزوم ہے (خوش رکھو
خوش رہو) خداوند دوجہان حضرت کو ہمیشہ خوش رکھے اور یہ سرفرو
جان نثار ہمیشہ حضرت کی خوشی کو دولت دوجہانی پر ہزار درجہ زیادہ تر
ترجیح دیتے رہین۔ ہم خداے واحد کو ثنا ہدکرکے عرض کرتے ہین
کہ ہم کیا تھے اورآپ کے تصدق مین اب کیا ہین۔ اور ہمیشہ
خیرخواہی و وفاداری جان نثاری واطاعت کا حلقۂ غلامی اپنے
گوش دل مین آویزان کئے ہوے ہین۔ بعد خوشنودی اور
فرمان برداری خدا ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حضرت ہی
کی خوشنودی واطاعت و وفاداری اور جان نثاری کو ہر چیز پر

مقدم جانتے ہین اور جانین گے ۔

اے ہمارے بادشاہ اے ہمارے ظل اللہ حضرت نہ صرف ہماری پرورش
اور عزت افزائی کا خیال فرماتے ہین بلکہ ہماری اولاد کی بھی تربیت
وتعلیم کی طرف کامل توجہ مبذول فرماتے ہین کہ ہماری اولاد
کو پرورش فرماتے ہین اور اونکو اعلی درجہ کی تعلیم علمی ہونے کیلئے
خزانہ شاہی سے مصارف مرحمت فرماکر لنڈن مین تعلیم دلاتے ہین
اور حضرت کے زمانہ فیض توامہ مین کتب خانہ آصفیہ کا دروازہ
جسمین ہر قسم کے علوم وفنون کی بے نظیر وکم یاب ونادر الوقوع
کتابین ہزارہا روپیہ کے صرف سے جمع ہین بطریق وقف
کہلا ہوا ہے جس سے ہر کس وناکس استفادہ اٹھاتا ہے بالخصوص
معلمین و طلبائے مدارس کو ادراک امور علمی ودریافت احوال

فنونی مین بدرجۂ اتم آسانی ہے جس سے طالبین علم کا دل مثل
گل گلشن وشایقین فن کی خاطر مانند خیابان چمن تر و تازہ ہے
جسکا اندازہ بے اندازہ ہے اور صرف اسی کتب خانہ پر اکتفا نہین
بلکہ دائرۃ المعارف کتب علم حکمت ۔ و ادب ۔ و بلاغت ۔ و معانی
و منطق ۔ و ہندسہ ۔ و فقہ ۔ و تواریخ ۔ فلسفہ ۔ و حدیث ۔ و قانون
وغیرہ کے ترجمہ و طبع کا جنکے دیکھنے کے لئے بعد زمانۂ خلیفہ ہارون رشید
و مامون رشید جہان کی آنکھین ترستی تہین مرکز بنا ہوا ہے
یہہ فخر و عزت گزشتہ زمانہ مین کب کسیکو حاصل تہی ۔
اے ہمارے آقائے نامدار آپنے دیرینہ غلامون کی پرورش
و عزت افزائی جو فرمائے ہین خود آپ ہی اپنے نظیر ہین کیونکہ یہہ بات
اون بادشاہون سے ظہور مین آئی ہے جو بتائید احکم الحاکمین

نہایت کم سنی مین تخت حکومت پر جلوہ افزائی فرمائے اس زمانہ تعلیم مین اتالیق و استاد وغیرہ جو رہتے ہین اونکو کامرانی کے زمانہ مین بادشاہان سلف نے اچھی نظر سے نہین دیکھا۔

مگر ہمارے پیر و مرشد اعلحضرت نے ہر ایک کی پرورش اور عزت افزائی اور قدردانی فرمائی اور فرماتے ہین جو کسی بادشاہ نے نہین کی تھی۔

اے ہمارے پیارے ہر دل عزیز بادشاہ یقین ہے کہ خواجہ حافظ شیراز نے یہ شعر حضرت ہی کے ثنا مین فرمایا ہے کہ

اے قبائے بادشاہی راست بر بالائے تو	زینت تاج و نگین از گوہر والائے تو

دوسرے بادشاہ جو باتین کبر سنی مین اختیار کئے ہین اللہ تعالی کے فضل و کرم سے وہ سب صفتین ہمارے اعلحضرت مین فطرتی و ازلی

پائی گئے ہین کہ محنت شاقہ اپنی ذات خاص پر گوارا فرماتے ہین
کہ ہر مستغیث داد کو اور ہر حاجتمند اپنی مراد کو پہنچتا ہے - اور ہر مظلوم
کو ظالم کے پنجہ سے حضرت ہی کی توجہ سے نجات ملتی ہے جسکا
نتیجہ یہ ہے کہ اسوقت تمام ملک مین امنیت حاصل ہے اور رعایا
برایا شاد ہین آرام سے بسر کرتے ہین اور سرکار برطانیہ کے قدیمی
تاریخی دوستی جسکو تخمیناً سوا سو برس کی مدت گذرتی ہے اس کے
مستحکم رکہنے مین اس سرکار سے ہمیشہ امداد و کمک و رعایت
اور ہر قسم کی خواہش پوری کرنے مین کبہی اور کسی وقت دریغ
نہین فرمایا گیا - بلکہ مزید برآن حضرت خداوندنعمت نے جو کچہہ
اسکو ترقی دی ہے اور پاس اتحاد قدیمی کا خیال فرمائے ہین
اور وہ تمام ہندوستان اور دوسرے ملکون مین بہی روز روشن سے

زیادہ روشن ہے۔

اے ہمارے دادگر بادشاہ اے ہمارے بندہ پرور بادشاہ اے ہمارے
خاطر پریشان کے شیرازہ جمعیت اے ہمارے فخر ملک و ملت اس امر احم
خسروانی و تفضلات خدایگانی سے عموماً جمہور انام خصوصاً فیض
یابان سلطنت ابد مدت نظام اخصاً جان نثاران سررشتۂ صرف خاص
اپنے ولی نعمت اپنے خداوند ملک و ملت کے قدوم میمنت لزوم پر
اپنی جان شیرین نثار کرین تو ادنے حق ادا نہو اور اپنا سرمایۂ
زندگی تصدق فرق فرقدان نثار کرین تو کمتر شکریہ نعمت مہیا نہو

کے توانم شکر کردن در خور نعمائے تو
شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو

اب تہ دل سے یہہ دعا ہے۔ بارگاہ مجیب الدعوات مین یہ التجا ہے کہ

الٰہی یہ بادشاہ رعایا پرور وقدما نواز - یہ نوشیروان عدل گستر
یہ آقاے بندہ نواز - یہ فرمان رواے کارساز کو تا دور جہان
سریر سلطنت پر بترقی عمر و صحت و عافیت و اقبال کارفرما و کامران
رکھے اور یہہ جشن سالگرہ مبارک ہر سال آشکارا و نمایان رہے
اور بدخواہان اعلیحضرت و سلطنت آصفیہ ہمیشہ مخذول و منکوب
رہین - آمین ثم آمین الٰہی آمین ؎

تا رہے شاہی الٰہی دہر مین — میر محبوب علیخان شاہ ہو
ملک کا ہو تا زمانہ مین نظام — یہ نظام الملک آصف جاہ ہو

ایضاً

آصف کی منادی کا ندائی پہر جائے — آصف کی طرف ساری خدائی پہر جائے
ہے شرق سے تا غرب جہانمین یارب — محبوب علیخان کی دہائی پہر جائے

اسپیچ حضور پرنور ظل اللہ ملکہ وسلطنتہ

بجواب اڈریس ملازمین صرف خاص

مشتہر شدہ ۔ ۴ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۱ھ

اے میرے خاص وفادار ملازمین

یہ دوسرا موقع ہے کہ مین تمکو میری سالگرہ کی خوشیان نہایت شوق و ذوق کے سا تہ مناتے ہوے دیکہتا ہون اور تمہاری عقیدت مندانہ اظہار صداقت سے بہت خوش ہوتا ہون ۔ تمنے اپنی وفاشعاری و جان نثاری کا عملی ثبوت ہر وقت ہر طرح سے دینے پر آمادگی پرجوش الفاظ مین ظاہر کی ہے

اس سے مجھے بخوبی معلوم ہوا کہ تم اس بات کو اچھی طرح
جانتے ہو کہ تکو میرا قرب جس درجہ کا حاصل ہے اور ہو نیکی
آرزو ہے اوسیقدر تمہارے خیر خواہانہ جان نثاری کا درجہ
بھی زیادہ ہے اور ہونا چاہیے اور اسکے واسطے تم اپنی نیت کی
صفائی اور عمل کی خوبی کو بدرجۂ اولیٰ لازم سمجھتے ہو یہ بات
تمہاری مجھے پسند آئی میں اسکی بہت قدر کرتا ہون ؂ باعث

دن کیلئے واجب ہے ضیائے خورشید	لازم ہی کہ پانی ہو زراعت کو مفید
یہ لازم و ملزوم ہمیشہ سے ہے	آقا سے ملازم کی برآئے امید

مین تکو یقین دلاتا ہون کہ جسقدر تم اپنے خاص ملازمت کے
اہم فرائض کی ادائی مین بدل و جان مصروف ہو اور ہو گے
اوسیقدر تمہاری بہبودی و آسایش کی سچی خواہش کی ایک

خاص جگہ میرے دل مین ہمیشہ ہے اور رہیگی - کیونکہ یہ تمہارے
اور میرے باہمی تعلقات کے خصوصیت کا نتیجہ ہے کہ تمہارے
اقوال و افعال کا اثر میرے دل پر جلد تر اور زیادہ تر ہوتا ہے
اور دیر تک رہتا ہے اور مجھے کامل بھروسہ ہے کہ میرے قرب کے
لحاظ سے تم اپنی نیت کو اسقدر صاف رکھوگے کہ ہر وقت
تمہارے اقوال و افعال صداقت اور خوبی مین ایکسان رہینگی

رباعی آصف

جو خاص ہین بنتے نہین وہ عام و عوام
پا بند طمع ہوکے عبث ہو بدنام
جو اہل دیانت ہین جو ہین خیر اندیش
ہر حال مین ہے اپنے اونہین کام سے کام

مجھے ہمیشہ وہی ملازم اچھا معلوم ہوتا ہے جو نیک نیت ہو اور جسکی
نیک نیتی خود بخود اوسکے کام سے ظاہر ہوتی ہو جیسا کہ میرا ایک مطلع ہے

وہی ہے خوبرو جو نیک خو ہو	وہی ہے پھول جسمین رنگ و بو ہو

اگرچہ تمکو اپنی خاص ملازمت اور میرے تقرب کا جسقدر فخر ہو
شایان ہے لیکن مجھے تم سے قوی امید ہے کہ تم محض اس کی
بالائی نمایش کے درپے نہ رہوگے تم جانتے ہو خدا تعالی کے
پاس بھی وہی عبادت مقبول ہوتی ہے جو بلا نمایش و ریا ہو اور
ہر قسم کا اوج حاصل کرنیکے لئے اولا فتادگی لازم ہے دلمین
گھر کرنے کے واسطے خیرخواہی واجب ہے دنیا کے
کام کو آدمی دین کے کام سے اولے نہ جانے اچھا
وہی ہے جو اپنے آپ کو اچھا نہ جانے نمایش
کے ساتھ کاہش ضرور ہے بڑھ کر گھٹنا یہ
بڑا قصور ہے۔ قطعہ آصف

صورتِ نکہت پریشان کیون
اپنی حد سے کوئی نکل کے چلے
کہین ایسا نہ ہو لگے ٹھوکر
چاہیے آدمی سنبھل کے چلے

حضور پرنور دام سلطنتہ

چودہواں ۱۴ اڈریس

بہ پیشگاہ اقدس بادشاہ جم جاہ عالم پناہ اعلیحضرت قدر قدرت

بتقریب

جشن سالگرہ مبارک سی و چہارم

گذرانیدہ

جان نثاران افسران و جوانان افواج باقاعدہ سرکار عالی

حضور پرنور دام سلطنتہ

بعالیخدمت بلند مرتبت صدر صفہ صفا بدر رقبۂ وفا گوہر اکلیل ایالت جوہر دیہیم امارت فریدون حشمت سکندر شوکت اعلیحضرت   ازجانب جان نثاران افسران فوج باقاعدہ سرکار عالی۔

(۱) حضور عالی جو زمانہ جو وقت جو عمر راحت و آسایش و آرام و امن مین بسر ہو وہ اسقدر جلد گزر جاتی ہے کہ جب گزشتہ وقت پر خیال کیا جاوے تو ایک سال بمنزلہ ایک منٹ یا ایک لحظہ کے معلوم ہوتا ہے۔ گزشتہ سال ماہ حال مین جبکہ حضور پرنور کی جان نثار فوج نے تینتیسوین[۳۳] سالگرہ مبارک کا

جلسہ اپنے جوش دلی اور خلوص قلبی سے منعقد کیا تہا اور آج کے روز
ہم سب جان نثار چونتیسوین سالگرہ مبارک کے جشن ہمایونکی
مبارکباد ادا کرنے حضور عالی کے قدمون کے نزدیک حاضر
ہوئے ہین جب ہم اس گزشتہ مدت پر خیال کرتے ہین تو وہ
ہمکو ایک منٹ یا لحظہ تو کہان بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ سال کا
جشن مبارک جو اس جگہ اور اس موقع پر ہمنے اپنے مالک اپنے
خداوند نعمت کی سلامتی مین منعقد کیا تہا یہ وہی جلسہ ہے اور جو
اڈریس کہ ہم جان نثارون نے خدمت ملازمان خداوندی مین
گزرانا تہا وہ ہنوز ہماری زبان پر ہے اور ہمارے بادشاہ ظل اللہ
عالم پناہ کی تقریر دلپذیر جسمین حضور پرنور نے اپنی جان نثار
فوج کو وہ عزت و آبرو بخشی اور اون خطابات سے مخاطب کیا

کہ جب سے اس فوج کا وجود ہے اسکو یہ اعزاز کبھی حاصل نہین ہوا تھا اور حضور پرنور کی وہ صدائے نوازش آمیز و کلام عنایت انگیز ہمارے دلون مین ایک عجیب قسم کا جوش محبت اور خروش جان نثاری پیدا کر رہا ہے اور ہمارے بادشاہ جم جاہ کے ان جملہ اشعار پُراز افتخار کی صدا ابھی تک ہمارے کانون مین گونج رہی ہے

اے جان نثار فوج ظفر موج شکر ہے
رُخ رُخ سے مرد مرد کے مردانگی عیان
ایسے سپاہیونکی سپاہی کو قدر ہے
فن سپہ گری مری میراث جد کی ہے
عزت تمہاری ہو و مری عین آبرو

جوہر ہین تم مین صورت شمشیر آبدار
رگ رگ سے فرد فرد کے جرات ہے آشکار
تعریف کیون نہ آئے مرے لب پہ بار بار
اس ہی سے میرا نام ہے اس سے ہے افتخار
رکھا مرے بزرگون نے تمکو بصد وقار

جس بادشاہ ظل اللہ کے عہد معدلت مہد مین اسکی رعایا اور سپاہ اس

امن وامان وراحت وآسایش سے بسر کرین کہ جبکو ایک سال کی مدت
ایک منٹ یا ایک لحظہ سے کم معلوم ہو تو ایسے بادشاہ معدلت پناہ کے
عدل وانصاف ورعایا پروری وعدل گستری کی اس سے زیادہ
کیا دلیل ہوسکتی ہے۔

(۲) ہمارے حضور پرنور کا عدل وانصاف اظہر من الشمس ہے۔ اعلحضرت
کی توجہ خاص جسقدر اپنی رعایا اور تمام باشندگان ملک دکن کی بہبودی
اور رفاہ کیطرف مبذول ہے اور اعلحضرت کا جسقدر بیش بہا اور عزیز
وقت ملکی کامون مین صرف ہوتا ہے اس مختصر مضمون مین اوسکی
شرح کرنا گویا آسمان کے ستارے اور ریگ کا شمار کرنا ہے۔

(۳) حضور عالی گزشتہ سال جشن سال گرہ مبارک کے اسپورٹس
مین جو اعلحضرت قدر قدرت نے بکمال عنایت شاہانہ و مرحمت خسروانہ

اپنی جان نثار فوج کی قواعد اور اسپورٹس مین ترقی ملاحظہ فرما کر خوشنودی

خاطر مبارک اظہار فرمائی تو یہ ہم جان نثارون کے لئے نہایت

موجب عزت اور افتخار کا ہوا۔ دراصل اس سے زیادہ ہم جان نثارونکو

کیا فخر ہوسکتا ہے کہ ہمارا مالک اور ہمارا خداوند نعمت ہمارے خدمات کو

پسند فرماوے۔ ہم جان نثاران فوج کے اسپورٹس مین جب

اعلیحضرت نے دست مبارک مین بہالہ لیکر نیزہ بازی مین شرکت فرمائی

تو سب خاص و عام پر یہ ثابت کردیا کہ فن سپہگری کے ساتھہ حضور پرنور

کو کسقدر دلچسپی ہے اور اپنی عزیز فوج کو اعلیحضرت کس وقعت کی نظر سے

ملاحظہ فرماتے ہین۔

(۴) اس موقع پر یہ خانہ زاد بکمال ادب خدمت ملازمان خداوندی مین

یہ عرض کرنیکی جرات کرتا ہے کہ گزشتہ سال سے حضور پرنور کی فوج نے

اپنے فن سپہگری مین قواعد آموزی مین ہر طرح ترقی کی - گولکنڈہ
برگیڈ - رگیولر ٹروپس - اور امپیریل سرویس ٹروپس کے افسرون
اور جوانون مین رابطۂ اتحاد و اتفاق روز بروز بڑہتا گیا - سنین
ماضیہ کی نسبت سال گزشتہ مین کورٹ مارشل کی تعداد بہی بہت کم
رہی مائز بنیشمنٹ بہی بہ نسبت سابق کے رجمنٹون مین دس فی صدی
کم ہوئے - ہفتہ واری نیزہ بازی جسمین خوشی سے تمام افراد و
جوان ہر پنجشنبہ کی صبح کو جمع ہو کر کسرت کرتے ہین پہلے جہان
پندرہ بیس جوان نظر آتے تھے اب وہان سیکڑون کی نوبت پہنچ گئی
ہے - یہانتک کہ نیزہ بازی کے لئے کافی وقت نہین ملتا -

خداوندا - ان تمام ترقیات روز افزون کا باعث خاص اعلیحضرت
قدر قدرت کا وہ ارشاد مبارک اور وہ کلام پُر اثر ہے جو حضور پرنور نے

جشن سالگرہ مبارک کے گذشتہ جلسہ مین اپنی زبان مبارک سے

ارشاد فرمایا تہا - ایک ایک فقرہ اس تقریر دلپذیر کا ہم جان نثاران و

کی ہدایت کے لئے ایک ایک جلد کتاب کی اور ایک ایک لفظ اسکا

ہماری رہنمائی کو ایک دفتر کا حکم رکہتا ہے -

اعلیحضرت کا ارشاد مبارک اہالیان فوج کے لئے ایک ایسا مجموعہ

پند و نصایح کا ہے جسمین تاکید قواعد آموزی ڈسپلین وفرض شناسی

اتفاق باہمی چستی و چالاکی مستقل مزاجی حکم شنوی تمام امور جسکی

پابندی ایک مہذب فوج کو لازمی ہے موجود ہین اعلیحضرت نے

ان تمام احکام کو اس خوبی کے ساتہہ فرمایا گویا دریا کو کوزہ مین

بند کر دیا یا یہہ کہ ایک دفتر کو ان چند اشعار مین بیان فرما دیا -

تازندگی کرینگے اطاعت بجان و دل	جو ہین نمک حلال سپاہی وفا شعار

طاعت کے بعد جو ہے اطاعت کا پابند
دنیا و دین میں وہ نہ کبھی ہوگا شرمسار

ماتحت مانے حاکم اعلیٰ کے حکم کو
یوں اہل روزگار کی ہو طرز روزگار

مالک سے کام رکھے نہ رکھے کسی سے کام
اوسکا اسی میں نفع اسی میں ہی افتخار

لغزش نہو وگرنہ گریگا وہ سر کے بل
تھامے رہے عنان اطاعت کو استوار

اسکو بھی ہو یقین عنایت اوسیطرح
سرکار کو ہے جیسے سپاہی کا اعتبار

گر قاعدے سے ہو تو قواعد وہ چیز ہے
کرتی ہے اسکی مشق پیادہ کو شہسوار

اعضا یونہیں ہوں چست نہیں کام ہوں درست
محنت سے جی چرائے سپاہی نہ زینہار

کاہل وجود ہوکے نہ غفلت کرے کبھی
ہر دم ہو کیل کانٹے سے اپنے وہ ہوشیار

یہ بات ہی ضرور سپاہی کیواسطے
کب مستقل مزاج کو ہوتا ہے انتشار

(۵) یہ امر تمام عالم پر ظاہر ہے کہ ہر مجسٹی دی ایمپرس کے ساتھ اعلیٰحضرت قدر قدرت کا خلوص و اتحاد موروثی ہے ۱۸۵۷ء میں جبکہ تمام

ہندوستان ایک حالت تزلزل مین تھا حضور پر نور کے جد امجد
والد ماجد دولت برطانیہ کے کیسے مضبوط اور مستقل دوست ہے
حضور پر نور کی فوج حیدرآباد کنٹنجنٹ ایام غدر مین برٹش فوج
کے دوش بدوش باغیون کے ساتھہ کس جرات اور بہادری سے
لڑی اور داد شجاعت دیکر نیک نامی پیدا کی سنہ ۱۸۸۰ء مین امپریل
ڈفنس کے بارہ مین سب سے پہلے اعلیحضرت قدر قدرت نے تحریک
فرمائی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آج کے روز تمام ہندوستان مین بارا ہزار
امپریل سرویس ٹروپس موجود ہے اور ہر ایک ہنڈو پرنس کی
خواہش ہے کہ انکی فوج قواعد پریڈ اور تہذیب مین اعلی درجہ
کی لیاقت حاصل کرے یہہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ یہ فوج
اپنے فارمیشن کے وقت سے کچھہ بیکار نہین رہی بلکہ اول دفعہ

سنہ ۱۸۹۶ء مین سرحدی جنگ مثل گلجٹ - درگائی - وچترال مین برٹش فوج کے ہمراہ سرحدی اقوام کے مقابلہ مین نہایت بہادری اور شجاعت کے ساتہہ لڑہی اور تمغہ نیک نامی حاصل کیا -

امپیریل سرویس ٹروپس کے قائم ہونے سے نہ صرف یہہ ہوا کہ برٹش گورنمنٹ کو جنگ کیوقت کمک ملیگی بلکہ پیرامونٹ پاور کو نیٹیو پرنس کے لایلٹی اور اتحاد کا پورا پورا یقین ہوگیا اور خصوصاً نیٹیو پرنسس کو اپنی سچی دوستی اور محبت کے اظہار کا موقع ملا اس موقع پر یہہ امر محتاج بیان نہین ہے کہ امپیریل ڈفینس کیلئے سب سے پہلے اعلیحضرت نے آفر کیا - اور وہ آفر امپیریل سرویس ٹروپس کے فارمیشن کا باعث ہوا - اعلیحضرت نے جو امپیریل ڈفینس کیلئے آفر کیا تو یہہ آفر گویا امپیریل سرویس ٹروپس کی عالیشان عمارت کا

پایہ اور امپیریل ڈیفنس کی کتاب کی بسم اللہ ہوی اعلیحضرت نے ہر مجسٹی دی کوئین امپیرس کی لائیلٹی اور وفاداری کی نسبت گزشتہ جشن سالگرہ مبارک مین جو اپنی جان نثار فوج کو مخاطب فرماکر چند اشعار ارشاد فرمائے اون اشعار کو اگر امپیریل سرویس ٹروپس کی کتاب کا رونق دیباچہ کہا جائے تو بجا ہے - وہ اشعار یہ ہین -

اے اہل فوج دل سے اطاعت وہ تم کرو	سمجہین جناب قیصر ہند اپنا جان نثار
تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو	اس سے ہی کامگار ہو اس سے ہی نامدار

(۲۶) حضور پر نور - ہر شخص اپنے مالک اور اپنے خداوند نعمت کا اپنی کو جان نثار کہتا ہے اور دعوے جان نثاری کرتا ہے لیکن وہ جان نثار لوگ ہین جنکو اونکا مالک جان نثار سمجھے اور اے میرے جان نثارون کے خطاب سے مخاطب کرے پس اس موقع پر

ہم جان نثار جسقدر فخر و مباہات کرین بجا ہے کیونکہ ہمارے بادشاہ

جم جاہ ظل اللہ حضور پر نور نے اپنی تقریر مبارک کے آغاز مین

ہم جان نثارون کو جان نثار فرمایا اور اپنی اسپیچ مبارک کے

آخر مین بھی اعلحضرت قدر قدرت نے ہم غلامون کو جان نثارون کے

خطاب سے مخاطب کیا -

آصف ہزار شکر ہے پروردگار کا	دی مجھکو ایسی فوج وفادار جان نثار

حضور پر نور یہ خطاب ہم جان نثارون کے لئے تمغۂ جان نثاری اور

وثیقہ فرمان برداری ہے یہ امر فقط ہمکو کافی نہین ہے کہ ہم اس

ارشاد کو آب زر سے لکھکر اپنے سامنے رکھین بلکہ اپنے صفحۂ دلون

پر منقش اور ہمارے زبانون پر ورد اور ہمارے بعد ہمارے سنگ لحد پر

کندہ رہے تاکہ جو لوگ ہمارے بعد اوسپر گزرین تو یہ سمجھین کہ اوس

سچے جان نثار سپاہی کا نشان ہے جو اپنی زندگی مین اپنے مالک اپنے
بادشاہ حضور پرنور کا جان نثار رہا اور اوسکا مالک اُسکو جان نثار
سمجھتا تہا اور جان نثار کے خطاب سے مخاطب کرتا تہا اشعار

یا رب ہزار شکر ہے تیری جناب کا
تیرے کرم سے ہمکو ملا ایسا شہریار

لطف عطا سے جسکے جہان بزم انبساط
فیض سخا سے جسکے دلِ خلق کامگار

اے بادشاہ مملکتِ عزت و شرف
محبوب خلق ہو تمہین خاص کردگار

اللہ رے انتظام کہ حسن نظام سے
صحرا و دشت ہو گئے گلزار و کشت زار

مانند واجبات ترا لطف دائمی
مانند محکمات ترا عہد استوار

مردم شناس تجہسا نہ تجہسا کوئی حکیم
تجہسا نہ قدردان نہ کوئی تجہسا تاجدار

جسکو بنادیا نہ بگاڑا اسے کبہی
پہر بگڑے قسمتون کو بنایا ہی لاکہہ بار

جب تجہسا شاہ ہو تو ہے عزت سپاہ کی
دست علی کے ساتہہ ہی تو تیغ ذوالفقار

لشکر ترا دلیر جوان مرد سر فروش

افسر ترا غلام نمک خوار و جان نثار

(٧) حضور عالی - یہ خانہ زاد اب اس تقریر کو دعائے ازدیاد
عمر و دولت و اقبال پر ختم کرتا ہے - الٰہی جب تک آسمان و زمین
اور جب تک ستارون مین چمک اور آفتاب مین روشنی باقی ہے
حضور پر نور کا آفتاب دولت و اقبال چمکتا رہے حضور پر نور کی
عمر و دولت مین ترقی ہو خداوند عالم اپنے حبیب کے تصدق سے
حضور پر نور کو اولاد صالح با عمر عطا کر - حضور کے سب مرادات دینی
و دنیوی بر آوین - حضور پر نور کے دوست خوش اور دشمن پامال
رہین آمین یارب العالمین -

گزرانیدہ جان نثاران افسران و جوانان
افواج باقاعدہ سرکار عالی

اسپیچ حضور پرنور دام سلطنتہٗ

بجواب اڈریس افواج باقاعدہ

منتشرشدہ - ۵ شعبان المعظم ۱۳۱۷ھ

اے میرے جان نثار فوج والو

مین خدائتعالی کا شکر کرتا ہون کہ مین تمکو یہان دوبارہ میری سالگرہ کی خوشیان مناتے ہوے خیروخوبی کے ساتہہ دیکہتا ہون - اور خوش ہوتا ہون جسطرح تمکو فرط خوشی سے ایک سال ایک منٹ سے بہی کم پایا جاتا ہے اوسیطرح مین بکمال مسرت اس جلسہ مین اور اگلے جلسہ مین کوئی حدفاصل نہین پاتا ہون - کیونکہ آج مین بفضلہ تعالی شانہٗ

اوسی مقام پر اوسی اپنے عزیز فوج والون کو اپنے سامنے وفاداری
وصداقت کا اظہار کرتے ہوے دیکھتا ہون جو مین نے سال گزشتہ
دیکھا تہا - تمکو میری سالگرہ کی خوشی ہے - مگر مجھے تمکو دیکھنے کی
خوشی ہے - تمہاری خوشی سے میری خوشی کچھہ کم نہین بلکہ دوہری
ہے تمکو اس موقع پر جوش صداقت وعقیدت ہے مجھے جوش محبت
کے علاوہ جوش قدردانی بھی ہے -
مین نے تمہارے کمانڈر کے اس بیان کو بہت اطمینان کے
ساتہہ سُنا کہ تم سال گزشتہ اپنی فوجی قواعد وضوابط کے
اسطرح پابند رہے کہ تادیب کی کارروائیان سالہاے سابقہ کے
مقابل بہت کم ہوئین - اس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ سال
آئیندہ ایسی کارروائیان اور زیادہ کم ہو جائین گی - جسطرح تمہارے

بالادستون کا پہلا فرض انصاف ہے اوسیطرح تمہارا پہلا
فرض اطاعت ہے۔ مگران دونون فرایض کی ادائی کا ایک ہی
طریقہ ہے کہ تم مین سے ہر شخص سپاہی و افسر پوری پوری پابندی
فوجی قواعد و ضوابط کی کرے تم جیسے سپاہیون کو تمہارے
فن مین طاق ہونے کے لئے قواعد سے بہتر کوئی چیز نہین -
یہ تمہاری آئین و اطوار کی شایستگی کے لئے ایسی ہے جیسے تمہاری
تلوارون کی زیبایش و صفائی کے لئے صیقل - اور اون سے
تمہارے بالادست افسرون پر تمہاری اصلی حالت ایسی ہی ظاہر
ہوتی ہے جیسی کہ تمکو اپنی وردیون کی درستی آئینہ سے پائی جاتی ہے
مجھے اسکے سننے سے بہی مسرت ہوئی کہ تم اسپورٹس مین ہفتہ وار
بڑی دلچسپی کے ساتہہ شامل ہوتے ہو - اور اس باب مین تم نے

قابل تحسین ترقی جو کچھہ کی وہ آج کے اسپورٹس مین نہایت عمدہ
طور سے نمایان ہوئی مین اس تمہارے شوق سپاہ گری و ذوق
بہادری کو بہت پسند کرتا ہون اور یقین کرتا ہون کہ تم ایسے کامون
مین روز افزون ترقی حاصل کرنے کی کوشش مین کبھی کوتاہی نکروگے

افسر الدولہ بہادر

تم نے افسرون کی فیاملیز کیطرف سے جو کچھہ بیان
کیا اسکو مین نے بہت خوشی کے ساتھہ سنا مین ان کے اس اظہار خلوص
وفاداری کی قدر کرتا ہون۔ انکی خواہش اپنے بچون کی بہبودی
کی نسبت بالکل واجبی ہے۔ مگر اس کے پورا ہونے کے لئے
دو باتین ضرور ہین ایک تعلیم و تربیت۔ دوسرے موقع و جائداد
بچون کی تعلیم و تربیت زیادہ تر اون کے مان باپ کی ذاتی توجہ پر

منحصر ہے۔ اور تعلیم یافتہ نوجوان لڑکون کو خدمات دینے کیلئے
میری گورنمنٹ کیلئے مناسب موقع اور خالی جائدادون کی ضرورت ہے
بازہم مین افسرون کی فیا ملیز کی درخواست کا ہمیشہ خیال رکھون گا۔
اور جب تمہاری طرف سے تعلیم یافتہ لڑکے پیش ہون اور میری گورنمنٹ
مین مناسب جائدادین نکلین تو مین تمہارے بچون کو دوسرون پر
ترجیح دینے مین ہرگز دریغ نہ کرون گا۔ کیونکہ میری جان نثار فوج
والون کا حق مرجح ہے۔ اسے میرے وفادار جان نثار فوج والو
مین تمکو اپنے فوجی قواعد و قوانین کی پابندی کی اس لئے
تاکید کرتا ہون اور تمہارے آئین و اطوار کی شائستگی دیکھکر اسلئے
خوش ہوتا ہون کہ یہ ذرایع ہین اوس اصلی مقصد کے جس کو
حاصل کرنے کے لئے مین نے تمکو سالگذشتہ ترغیب دی تھی

یعنے مین تمکو اسواسطے تیار و شایستہ رکھنا چاہتا ہون کہ مین تمہارے
ذریعہ سے اگر موقع آجائے تو اپنی تاریخی دوستی کا عملی ثبوت باربار
سلطنت برطانیہ کو بخوبی دے سکون - مین بہت خوش ہوا کہ تم اسبات کو
اچھے طور سے سمجھہ گئے ہین - اور اپنے کو میری وفاداری اور گورنمنٹ
آف انڈیہ کی خیرخواہی مین ہمہ تن مصروف رکھنا چاہتے ہو -

قطعہ آصف

الٰہی ترا شکر ہے یہہ سپاہ
دلیر و دلاور شجاع و جری

ہراک اپنے گوہر مین عالی گہر
ہراک اپنے جوہر مین ہے جوہری

تہور ہے چہرہ سے انکے عیان
بہادر ہے سرلشکر و لشکری

وفادار ہو جو نمک خوار ہو
اسی مین ہے بہبودی بہتری

جہانتک ہو ممکن کرے میری فوج
نگہبانی دولت قیصری

رہے ہوشیاری جو مد نظر ‏ ‏ ‏ نہو گی کسی کام مین ابتری

جو تدبیر صائب سے پائے فروغ ‏ ‏ ‏ مقدر کی اوسکی ہے نیک اختری

بشر کی طبیعت مین ہو راستی ‏ ‏ ‏ خدا دے نہ کجرائی و خود سری

بڑا ہے جو اعلی سے ادنی بنے ‏ ‏ ‏ مزا یہہ ہے پستی سے ہو برتری

ہنرمند ہونے کی خوبی یہہ ہے ‏ ‏ ‏ سپاہی کرے ہمت افسری

رہین ساز و سامان سے اپنے درست ‏ ‏ ‏ جو ہو تیغ بجلی تو گھوڑا پری

کرے مشق اوس فن کی جس فن مین ہو ‏ ‏ ‏ یہی آدمی کی ہے دانشوری

ہنرور سے ہے سلطنت کا نمود ‏ ‏ ‏ ہنر ہی سے ہوتی ہے نام آوری

بنایا حکیمون نے تہا آئینہ ‏ ‏ ‏ ہوئی شہرت صنع اسکندری

جو ہون گے قواعد مین چالاک و چست ‏ ‏ ‏ تو پہر کیا نہو گی ہنر پروری

تمہاری طرف سے وفاداریان ‏ ‏ ‏ ہماری طرف سے کرم گستری

دعا یہہ ہے آصف کی اس فوج پر
رہے سایۂ دامن حیدری

پندروان اڈریس منجانب مہدویان

گزرانیدہ ۶ شعبان ۱۳۱۷ سنہ ہجری

البسملۂ والحمدلۂ کہنے اور سننے کو تو یہ دو لفظ ہین لیکن ان کے معنی ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد للہ رب العالمین کہنا اور دوسری خوبی ان دو لفظون کے لکہنے اور زبان سے ادا کرنے مین سرور کائنات صلواۃ اللہ علیہ و آلہ کے فرمان کُلّ امرٍ ذی بال الخ۔ کی تعمیل بہی ہو جاتی ہے ٥

واجلہن عدالت السلطان		نعم الالٰہ علی العباد کثیرۃ

یعنے جہان خداوند کریم کی اپنے بندون پر بہت سی نعمتین ہین اون سب مین

بزرگ ترین نعمت بادشاہ کی عدالت ہے۔

انسان کا خاصہ ہے کہ اپنے عزیز و اقارب اور ماں باپ وغیرہم کی
سفارش اور کہنے سننے پر غیر کے معاملہ مین جسکا فیصل ہونا یا طے
پانا اوسکی ذات سے وابستہ ہوتا ہے جا بیجا عمل کر جاتا ہے۔ اور
باوجود علم کے سفارش کرنیوالون کے تعلقات کے سبب سے
جسکا اثر روحانی اور جسمانی ہوتا ہے اس امر کو وہ مطلق نہین دیکھتا
کہ اوسکے اس فعل مین کس حقدار کا حق تلف ہوتا ہے جو تلف
نہونا چاہیئے اور کس غیر مستحق کی اعانت کیجاتی ہے جو نہ کیجانی چاہئے
اور اسحالت کو ہم اپنے نفوس سے روزانہ ضروری کاروبار مین
محسوس کرتے ہین۔ لیکن ہم نے کبھی نہین سُنا اور کبھی نہین دیکھا
کہ حضرت ظل سبحانی اعلحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے

کسی غیر مستحق کی اعانت کی ہو یا کسی حقدار کو اوس کے حق سے محروم رکھا ہو۔ چنانچہ حضرت کا شعر خود اس بات کا گواہ ہے ؎

مجھسے ہو گی نہ رعایت کبھی اس موقع پر	ترک انصاف کروں میری یہ عادت ہی نہیں

یہہ مبارک مہینہ اور اوسکی یہ مبارک (۲۹) وین رات ہی کیسی منور اور کیسی سنور اور کیسی فرحت افزا ہے کہ اس کے نور پر ایسے روز روشن کو بھی (اگر اسکا وجود دنیا مین ہو سکے) ضرور رشک آئیگا جسمین معمولی ایک آفتاب کے سوا بہت سے آفتاب مشرق سے طلوع ہونگے خط نصف النہار پر چمکتے ہون اور اوسکی فرحت افزائی پر اگر ساکنان خلد برین کو بھی اپنی دائمی خوشی ہیچ معلوم ہونے لگتی ہو تو کوئی تعجب کی بات نہین لیکن یہ معلوم رہے کہ یہ رات ایسی منور اور ایسی مسرت بار صرف اس لئے ہوئی ہے کہ اس رات آقا و ولی نعمت اعلیحضرت بندگانعالی متعالی

چونتیسوین سالگرہ مبارک کی تقریب کا جلسہ ہم جان نثارون نے نہایت ہی خلوص و عقیدت کے ساتھہ منعقد کیا ہے اور اس جلسہ مین ہمارے آقائے ولی نعمت اعلحضرت خود بہ نفس نفیس جلوہ افروز مین قطعہ

ز قدر شوکت سلطان نگشت چیزی کم	ز التفات بمہمان سرای جان بازان
کلاہ گوشہ ما یان بمہر و ماہ رسید	کہ سایہ کرد چو تو شاہ بر سر ما یان

جان نثارون کی یہ عزت افزائی کچھہ آج ہی نہین ہوئی کہ اوسکو اتفاق پر محمول کرین۔ بلکہ ہمیشہ سے حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی اعلحضرت قدر قدرت کی نظر عنایت اور سرفرازی ہم نمکخوارون پر مبذول رہی ہے اور حضرت بندگانعالی کے مراحم خسروانہ سے ہمکو یقین واثق ہے کہ حضرت بندگانعالی آیندہ ہم وفاشعارون کی عزت افزائی نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ اسیطرح فرماتے رہین گے۔ اگرچہ ہمارے بزرگون پر

جیسے کہ میران یار جنگ تدبیر الدولہ و دلدار خان و رسول یار جنگ

و شاہ عالم خان - و بہادر خان - و سردار خان - وغیرہم پر شاہان سلف

کی خاص عنایت تہی جسکا ہمین فخر تہا - لیکن حضور انور کی عزت افزائی

نے ہمارے دل سے اُس موروثی فخر کو بہلا دیا کیونکہ حضرت کی نظر

عنایت اس قوم کے ادنی ادنی سپاہی پر ہے - ہمین جو فخر حاصل

ہوا ہے ہماری آیندہ نسلون مین قیامت تک قایم رہیگا - ہم حضور

فیض گنجور کے اوصاف حمیدہ کا بیان کرتے ہین اور اپنے سچے

بیان کا ثبوت اسطرح سے دیتے ہین کہ پہر کسیکو اوس کے ماننے مین

ذرا بھی تامل نہو گا - نواب لارڈ لینسڈون بہادر سابق والیسرائے

کشور ہند اپنے زمانہ حکومت مین جبکہ وہ ریاست حیدر آباد مین ہمارے

آقائے ولی نعمت اعلحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مہمان تھے

حضرت کے وسیع اخلاق مین لکھتے ہین کہ "مجکو بعض اون لوگون سے
ملنے کا اتفاق ہوا ہے جنکو اعلیحضرت قدر قدرت سے سرکاری طور پر
تعلق رہا اور سب بالاتفاق اون اوصاف کے شاہد ہین جنکی وجہ سے
اعلیحضرت اون لوگون کی ہمدردی اور خوشنودی کو گرویدہ کر لیتے
ہین جن سے اونکو کام پڑتا ہے" اور نیز نواب ممدوح حضرت ظل سبحانی
اعلیحضرت کی عام نوع انسانی کی ہمدردی کی نسبت یہ لکھتے ہین کہ "
اعلیحضرت ہمیشہ انسانی ہمدردی کے اون دعوٗون کے تسلیم کرنے
پر بھی مستعد ہین جنکا اثر صرف ممالک محروسہ ہی پر محدود نہین ہے
مذکورہٗ بالا ہر دو فقرون سے ہر ایک شخص اچھی طرح سمجھ سکتا ہے
کہ نواب ویسرا ے بہادر نے ہمارے آقائے ولی نعمت اعلیحضرت
کی نسبت ایسا خیال ظاہر فرمایا ہے کہ پھر اون کے حسن اخلاق کی وسعت

اور نوع انسانی کی ہمدردی کس درجہ پر ہو گی - یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی
رعایا کے محبوب ہو گئے ہین اور رعایا اونکی ایسی مطیع اور فرمان بردار ہے
کہ اون کے ایک گوشۂ چشم کے اشارہ پر اپنے کو اور اپنی آل و اولاد
کو اور جان و مال کو نثار کرنے پر ہزارون جان سے آمادہ اور اوسکو
اپنے لئے موجب فخر و عزت جانتی ہے -

جسقدر خوشی ظل سبحانی اعلیحضرت کو اپنی رعایا کی بہبودی اور آسایش
کے دیکھنے سے ہوتی ہے شاید ماں باپ کو بھی ایسی ہی خوشی ہوتی
ہو گی - جبکہ وہ اپنی اولاد کو آسودگی مین پاتے ہون گے اور کبھی
ماں باپ بھی اپنی اولاد کی ترقی و بہبودی کے کامون مین ایسے
مصروف نہین ہون گے جیسے کہ حضرت ظل سبحانی ہین چنانچہ وہ اپنی
ایک اسپیچ مین عام رعایا کیطرف خطاب کر کے فرماتے ہین کہ "تمہاری

عام بہبودی کے کامون مین ہمیشہ مجھے خاص طور سے دلچسپی ہے اور
تمہاری آسایش اور آسودگی کے دیکھنے سے مجھے ہر وقت کمال درجہ کی
خوشی حاصل ہوتی ہے تمہارے باہمی اتحاد اور اتفاق مین میری
کامل رضامندی اور اطمینان ہے اور تمہاری طاعت وشکرگزاری سے
مجھے اپنی سعی کا عمدہ معاوضہ ملتا ہے پس جب تک کہ میری رگ جان
مثل قلم متحرک رہے اور میری دوات تن مین سرخی خون باقی رہے
مین تمہاری ہر قسم کی ترقی وبہبودی کے کامون مین ہمہ تن مصروف رہونگا
حضور لامع النور اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کی
فیاضیون اور عنایتون کا شکریہ کسطرح ہم سے ادا ہو سکتا ہے صرف
اگر ہم اونکی اطاعت اور فرمان برداری حسب دلخواہ کرلین تو ہم
سمجھین گے کہ ہمکو دونو جہان مین سرخروئی ہوئی۔ پس ہمپر واجب ہے

کہ ہم حضرت بندگانعالی کی اطاعت کا اظہار زبان سے قلم سے

ہاتہہ سے ذات سے جان سے مال سے کرین -

تحمل اور صلح کل مین حضور پرنور" والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس

کے مورد ہوسکتے ہین -

جب ہم ظل سبحانی کی تواضع اور انکساری کو دیکہتے ہین توہمکو تعجب

ہوتا ہے اور ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہین کہ سالہا سال گوشۂ اعتکاف

مین بیٹھکر ریاضت کیا ہوا اللہ کا طالب اور جذب الٰہی مین ڈوبا ہوا

بے لوث خدا کا بندہ بہی ایسا متواضع اور منکسر المزاج نہوگا جیسے

کہ حضرت ظل سبحانی بندگانعالی ہین ایک اڈریس کے جواب مین

وہ یہہ فرماتے ہین جسکا مضمون یہہ ہے کہ یہہ میری رعایا کا حُسن

ظن ہے کہ وہ میرے کامون کو جسمین بہت کم خوبی ہوتی ہے

وہ اونکو اپنے مطیعانہ عادات کے ہیگنی فائینگ گلاس سے دیکھتی ہی
جسمین چہوٹی چیز بڑی ہوکر دکھائی دیتی ہے سبحان اللہ اس
اقتدار مین کیسا تواضع اور خودبینی سے کتنی دوری ہے سعدی نے
سچ کہاہے ؎ تواضع کند ہوشمند گزین * نہد شاخ پرمیوہ
سر برزمین * امیر المومنین ظل سبحانی اعلیحضرت بندگانعالی کی شجاعت
اور اون کے شجاعانہ اعمال کی تعریف نہین ہوسکتی۔ اس خاص
کام مین اون کو وہ مشق و مہارت ہے کہ ملک دکن مین تو کیا اقلیم ہند
مین اونکا کوئی نظیر نہین جیساکہ نشانہ اندازی اور شہسواری مین فرد فرید
اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت کی ذات مبارک کو جامع العلوم
والفنون بنایا ہے ظل سبحانی اعلیحضرت بندگانعالی کے شاہانہ الطاف
کی یون تو دکن کی تمام رعایا مورد ہے۔ مگر ہم جان نثارون کو

ایک اور بھی خصوصیت ہے - وہ خصوصیت ہماری جان نثاری اور
جان بازی ہے - کیونکہ سلطنت مین دو چیزین با وقعت اور اوس کے
رکن اعظم ہین - اول اہل سیف دوم اہل قلم - ہمکو خدا کا شکرگزار رہنا
چاہئیے کہ اوس نے ہمکو ایسے صاحب السیف والقلم بادشاہ سراپا
مرحمت کے طبقہ اہل سیف مین رکھا اور وفا شعاری اور جان نثاری
کو ہمارے آبا و اجداد سے وراثت مین ملی ہے اور ہم خداوند عالم
سے دعا کرتے ہین (کیونکہ وہ مجیب الدعوات ہے) کہ وہ ہمکو اور
ہماری اولاد کو اپنے بادشاہ کی اطاعت اور اون کے حکم پر
جان نثاری مین ثابت قدم اور سرخرو رکھے - اور ہم سچے دل سے
اعتقاد رکھتے ہین اور اسبات کو یقینی طور پر جانتے ہین - کہ
امیر المسلمین ظل سبحانی ہم جان نثارون پر نظر الطاف رکھتے ہین

اب ہم اس مبارک اڈریس کو امیر المسلمین حضرت ظل سبحانی

اعلیحضرت کی درازی حیات کی دعا پر ختم کرتے ہین اور وہ ہماری

دعا یہ ہے - اے مجیب الدعوات تو ہمارے بادشاہ میر محبوب علیخان بہادر

کو امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اطول العمر کر آمین ثم آمین

فآمین بحرمتہ النبی وآلہ واصحابہ الطاہرین -

اسپیچ اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

بجواب اڈریس قوم مہدویہ

مشتہر شدہ ۶ شعبان ۱۳۱۷ھ

میرے جان نثار فوج والو

تمہارا اڈریس بہی سنکر مجہے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اگرچہ مین عام رعایا کا اڈریس لے چکا اور نظم جمعیت کا اڈریس بہی انشاء اللہ تعالی متعاقب لونگا۔ بازہم جب تم نے خاص طور سے اڈریس دینے کی خواہش بڑی عقیدت مندی کے ساتہہ اپنے وزیر صیغہ کے ذریعہ سے ظاہر کی تو مین اسکو پورا کرنا مناسب سمجہا کیونکہ تمکو مجہسے دوہرا تعلق ہے

تم نہ صرف میری رعایا ہو بلکہ اُس قدیم الایام کے زمرۂ ملازمین میں

ہو جو میری ریاست کے موروثی نمکخوار اور جان نثار ہیں میں جانتا ہوں

کہ تم میں اکثر ایسے ہیں جنکے باپ دادا نے میرے آبا و اجداد کی فرمانبرداری

میں کبھی اپنے جان و مال سے ہرگز دریغ نکیا۔ تمنے اپنے اڈریس میں

اپنے چند مشہور بزرگون کے نام لئے ہین۔ اس سے مجھے وہ بات

یاد آئی کہ سابق جمعدار پیشہ اور پولیس والون نے زمانہ ماضی میں راہزن

ڈاکو وغیرہ کی سرکوبی میں کسقدر جانفشانی کی تھی اور غالباً اسی

جانفشانی کا ایک ثمرہ یہہ بھی ہے کہ اب سہل طور سے چوطرف

امن و امان قایم کیا گیا ہے تمہارے اڈریس سے صاف ظاہر ہے

کہ تمہارا ابھی میری نسبت وہی وفادارانہ خیال ہے۔ جو تمہارے سابق

سررشتہ دارون اور جمعدارون کو میرے بزرگون کی نسبت رہا۔ میں

تمہارے موجودہ اظہار صداقت و عقیدت کی قدر کرتا ہون اور میری خوشنودی اسی مین ہے کہ تم اپنے آبا و اجداد کے جادۂ اطاعت پر ہمیشہ ثابت قدم رہو گے اور مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ میری کوشش یہی رہیگی کہ ہر وقت تمکو ہر قسم کی آسایش و آسودگی حاصل رہے اور تمہارے لئے اس نصیحت پر عمل کرنا بہت مفید ہو گا۔

حافظ طریق بندگی شاہ پیشہ کن	وانگاہ در طریق چو مردان راہ باش

قطعہ آصف

سپہگری کے یہ معنی ہین دل قوی رکہنا	جو ہین دلیر و دلاور وہین نے پایا اوج
درست و چست رہو ہے یہ خواہش آصف	کہ جانتے ہین تمہین ہی یہ فتح جنگ کی فوج

سولہوان اڈریس منجانب مجمع کہتریان

رفعت فلک کی پست ہے اس آستان سے	خورشید دبگیا ہی تمہارے نشان سے
نام خدا ہے ظل آلہی تمہاری ذات	رتبہ نہ کیون بلند ہو سارے جہان سے

حضرت پیر و مرشد

ہم جان نثاران قوم برہم کہتری نہایت عجز و ادب و کمال انکساری و فروتنی سے جو سچے خیرخواہ و جان نثار رعایا کا شیوہ ہے بذریعہ اڈریس ہذا پایئے تخت خداوندی کو بوسہ دینے کا افتخار حاصل کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ ہمارے ناچیز معروضہ کو خلعت سماعت سے سرفرازی بخش کر ہم نمکخواران موروثی و جان نثاران قدیمی کی عزت افزائی فرمائی جائیگی جہان پناہ پر مخفی نہین کہ سلف سے سلاطین عظام و شاہان کرام کی

تقریب سالگرہ کے محافل عشرت زیب ترتیب پاتی رہین اور ہر طبقہ
کے لوگ رسم تہنیت بجالاتے اور مبارک باد ادا کرتے رہے مگر کبھی
ایسا نہوا کہ اس مبارک تقریب مین رعایا و ملازمین کو اپنے ولی نعمت
کی قدمبوسی کی عزت ملی ہو اور سلطان وقت کیجانب سے موافق اُن کے
حقوق و اعزاز کے اظہار خوشنودی کے ساتھہ دلجوئی فرمائی گئی ہو
مبارک ہے وہ محفل جسمین اعلیحضرت ظل اللہ خلیفۃ اللہ فی الارض
سریرآرا ہون اور برگزیدہ ہے وہ مجمع جو آقائے ولی نعمت کی شرف
حضوری سے مشرف ہوا ہو۔ عالیجاہا۔ ہم لوگ اس مبارک موقع پر
اپنی مسرت قلبی اور جوش عقیدت کے اظہار کے ساتھہ مختصراً اُن
امور کا تذکرہ کرتے ہین جو حضرت اقدس و اعلیٰ کے زمانہ مین برکت
مین ہمارے سود و بہبود و فلاح و رفاہ کے لئے جاری کئے گئے

ہمارے حضور کے زمانہ مین عدالتین قائم ہوئین - قانون کا رواج ہوا- پولیس نے ہر حصۂ ملک مین امن عام قایم کر دیا اور صیغۂ صفائی نے صحت عام کی صورت بنا دی -

ہمارے حضور کے زمانہ مین ڈاکٹرخانے و شفاخانے ہر حصۂ ملک مین قایم ہوے ڈاک کا عمدہ انتظام ہوا- ریلین جاری ہوئین آبپاشی کا ایسا انتظام ہوا جس سے جنگل جنگل مزروع اور ہر جگہہ لالہ و گل شگفتہ ہوئے -

ہمارے حضور کے اقبال کی برکت سے زمین نے اپنی معدنون کو نذر کے طور پر پیش کیا جو مختلف کامون مین کارآمد اور مصنوعات کے حق مین بمنزلہ مادہ و ہیولے ہوئے - ہمارے حضور کے زمانہ مین تعلیم کا بیج بویا گیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین ایسا برگ و بار لایا کہ

ترقی یافتہ ممالک مین با اینہمہ اہتمام ایسی سرسبزی نہین دیکھی گئی

علی الخصوص حضرت پیر و مرشد کا ارشاد فیض بنیاد جو بجواب اڈریس

جاگیرداران و منصب داران مرحمت ہوا تہا۔

"اب مین اپنے حقوق کی آپ پر فرمایش کرتا ہون۔ میرا حق یہ ہے

کہ آپ اپنی اولاد کو تعلیم دین ایسی تعلیم کہ وہ میرے دربار کی نہ فقط

زیبایش ہون بلکہ ریاست کے قوت بازو میری دولت کے ارکان

مستحکم میری سرکار کے جان نثار اور نمک حلال ملازم اپنے مالک کے

مہذب متقی ایمان دار محب وطن بنجائین"۔

حضرت کے ان الفاظ نے جو حرز جان بنانیکے قابل ہین ملک کے

دلون مین اسقدر شوق تحصیل علم کا پیدا کردیا کہ آج ملک دکن نور

تعلیم سے منور ہورہا ہے۔ چنانچہ ہماری قوم نے بھی ایک مدرسہ

قایم کیا ہے جسکو سرکار نے بہ نظر رعایا پروری امداد سے سرفرازی فرمائی ہے -

ہمارے حضور کے زمانہ مین قومیت و مذہب کے تفرقہ جو تمدن مین خلل انداز ہوا کرتے ہین اوٹھ گئے اور بہ حسن نیت و توجہ خداوندی رعایا کے تمام فرقے آپس مین شیر و شکر کیطرح مل گئے ہم نہایت فخر و مباہات کیساتھہ عرض کرتے ہین کہ بدو ایالت خداوندی سے ابتک حیدرآباد دکن مین کسی قومی و مذہبی لڑائی کا ایک معاملہ بھی پیش نہین آیا -

ہمارے حضور کے عہد ہمایون مین یہہ سہ سالہ قحط ہمارے جان نثار اطاعت گزار سرون پر ہنستے کہیلتے گزر گیا - قحط نہ تہا دودہ کی مکہی تہی جسکو خادمان دولت نے نکال کر پہینکدیا - ہمارے حضور نے

نہ فقط ملک دکن کو ترقی یافتہ و مہذب و ہنرور بنایا بلکہ اونکی
صفت قدردانی و حق شناسی نے اقطاع عالم کے
صناعون و ہنرورون کو اپنی اپنی جگہہ بیٹھے ہوئے مصنوعات
اور دستکارون کو بھیجکر صلہ و انعام پانیکا عادی کرا دیا۔

اسپیچ اعلیحضرت بجواب اڈریس مہ کہتریان

متر شدہ ۶ شعبان ۱۳۱۵ ہجری

اے میری عزیز رعایائے قوم برہمہ کہتریان

تمہارا اڈریس جو تمہاری موروثی وفاداری کا صداقت نامہ ہے اوسکو مین نے بہت خوشی کے ساتھ سُنا۔ میرے خیالات تمہارے نسبت بالکل ویسے ہی ہین جو تمہارے بزرگون کے نسبت میرے بزرگون کے تھے اور مین بہت خوش ہوا کہ تم بھی اس بات کو بخوبی جانتے ہو اور اسکو اپنا موجب فخر و ناز سمجھتے ہو حتے کہ تمنے بوفور محبت مجھے اپنا محبوب اسم بامسمیٰ قرار دیا ہے مگر مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ مین بھی تمہارا سچا محب ہون اور جیسے

تم وفاداری اور اطاعت گزاری پر ہمہ تن آمادہ ہو اوسیطرح مین بھی تمہاری بہبودی اور شکر گزاری کا بدل خواہان ہون ۔

مطلع آصف

وفادار جو ہو نمک خوار ہوکر	رہیگا نہ ہرگز کبھی خوار ہوکر

سترواں اڈریس منجانب ملازمان فوج بیقاعدہ

بحضور فیض گنجور اعلیحضرت قدر قدرت سکندر شوکت دارا حشمت رستم دوران افلاطون زمان ظل اللہ عالم پناہ مظفر الدولہ مظفر الممالک نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ جی ۔ سی ۔ یس ۔ آئی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و زید اللہ عمرہ و اقبالہ و اجلالہ ۔

بحضرۃ السلطان الاعظم و الخاقان الاجل الاکرم جامع عزۃ العرب والعجم ناشر الویۃ الرافۃ والکرم علی روس الامم ظل اللہ تبارک و تعالی فی العالم

آصف الزمان اسکندر الاوان ناصر ملت الاسلام

والایمان ناظم منشور دُررِ النظام الغراء افضل الرؤساء

والملوک والامراء سیف اللہ المسلول سلالة عشیرة

البتول ملک برودنا المانوسة رئیس الممالک المحروسة

احمی اللہ ببقائہ ساحتها من غیر الزمان وخصها

بسنائہ بالامن والامان مولینا الذی مرجعنا الیہ وولی

امرنا الذی اعتمادنا بعد اللہ علیہ معدن العدل

والفضل والیمن والاحسان الممتثل لقول الرحمن ان اللہ

یامر بالعدل والاحسان سـه مبارک الاسم اعز اللقب

اعلیحضرت حضور فرنو رنبد گانعالی متعالی النواب

میر محبوب علیخان بهادر خلد اللہ ظلال عن اطفه

علی البریۃ ویمن معارفہ علی النفوس البشریۃ و
قلمہ المامون لاحکام مملکتہ جامعا وسیفہ المسلول
لقمع اعدائہ قاطعاً ما برحت وجوہ متبعیہ بسناء
سعادتہ ساطعۃ وضیاء نور ھا بسیادتہ لامعۃ
اللھم انصرہ وافتح لہ ابواب الفتوح واحفظہ واولادہ
ودیارہ عن الشرور والفتن القبوح اللھم طول بقاہ
وعجل المنیۃ لمن عاداہ واجعلنا وآلنا ومالنا فداہ
وارزقنا الحیاء العاصم والوفاء الدائم برحمتک یا ارحم الراحمین
ہم جان نثار فوج بیقاعدہ جو حضور پرنور کے نمک پروردہ
وفاشعار فرمان بردار رعایا ہیں۔ بہزاران عجز وادب دردولت
سراپا فیض وبرکت وآستانہ مبارک پر سر عقیدت خم کرکے

قادر ذوالجلال کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ ہمارے جہان پناہ شاہ عالیجاہ رستم زمان خاقان کلاہ کی چونتیسوین سالگرہ مبارک کی تقریب جشن ہمینت مین تہ دل سے اظہار مسرت وعقیدت کے لئے ایک سال کے عرصہ سے متمنی تھے۔ اور گھڑیان گن رہے تھے کہ خدا یہ دن دکھائے کل امر مرھون باوقاتہا آج کی شب اعزاز وافتخار بخشا گیا۔

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست	آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اے ہاتف غیبی یہ کون سال ہمایون فال اور کون ماہ مبارک اور کون مسعود روز ہے کہ جس مین یہ دھوم دھام مچی ہوئی ہے اور ہمارے دلون مین مسرت وانبساط کا جوش وولولہ ہے اور کون ہمایون تاریخ ہے کہ چوطرفہ شادیانے بج رہے ہین اور صدائین مبارک باد کی و نعرہائے تہنیت بلند ہو رہے ہین۔ اور کون یہ شب ہے

جو شب چہاردہم سے بدرجہا پرضیا ہے ہجوم قنادیل و بہار چراغان مثل ہجوم نجوم فلک نمایان اور روشنی ٹٹیون وغیرہ کی مانند شعاع کہکشان آب و تاب مین لمعان ہے یہ وہی شب و دن نیک گھڑی اور روز مبارک ہے کہ ہمارے ولی نعمت آقای نامدار کا جشن با سعادت سالگرہ مبارک ہے جس مین بادشاہ جہان پناہ ظل اللہ کا مقناطیسی اثر ہم جان نثارون کو یہانتک کھینچکر لایا اور ہمکو اس عزت و حرمت کے ساتھہ قدوم میمنت لزوم سے سعادت حاصل کرنیکا موقع ملا۔ قدرتی طور پر مالک سیف و قلم۔ آقاے ذیحشم و خدم کے تہذیب اخلاق اور تدبیر منزل سیاست مدن۔ رعایا پروری قدردانی معدلت گستری کے پرجوش کیفیات عموماً۔ اور خصوصاً افواج شاہی اور ہم جان نثارون اور جان بازون کے دلون مین ایسے ساری ہین

جیسے قوت حافظہ دماغ مین استعداد یہ ذہن مین - اعتقاد یہ دل مین ملکۂ حصول ہر شئے طبیعت انسانیہ مین - اور خاصۃً ہم جان نثاران موروثی اور فدویان ملکی و آبائی کے بحر زخار قلوب مین موج زن اور جوش پر زور سے ہم دم دم سیال -

اعلیحضرت کے ضمیر پُر تنویر پر روشن ہوگا کہ بفحواے آیۂ کریمہ لقد کرمنا بنی آدم اللہ تعالی نے انسان کو جملہ مخلوق پر بزرگی دی اور اشرف المخلوقات کے خطاب سے فخر بخشا - پھر اس زمرہ سے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم پر شرف و بزرگی دیکر وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کی خلعت سے مفخر کیا اسی طرح صحابہ و تابعین سے جو بزرگی خلفاء اربعہ کو حاصل ہوی وہ کسیکو نہین حسلسلہ وار اللہ تعالی نے حضرت ظل سبحانی

خلد اللہ ملکہ کی ذات مجمع الصفات کو اپنے ماتحتین و محکومین رعایا پر
جو شرف و بزرگی دی اظہر من الشمس ہے دراصل یہ بات کسیکی میراث
نہین ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء سچ تو یہ ہے ؎

تو در سیرت بادشاہی خویش		سبق بُردی از بادشاہان پیش

اے بادشاہ جہان پناہ - حضرت کی ذات بابرکات نہ صرف مجمع کمالات
وستودہ صفات ہے بلکہ اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے وہ
وہ خوبیان عطا فرمائی ہین کہ ہم خانہ زاد بافتخار اور بلا دریغ سچ
عرض کرتے ہین کہ اکثر خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین
کے اوصاف کا آپکے ذات بابرکات مین پرتو ہے چنانچہ منجملہ ان کے
صرف ایک ایک صفت و خوبی تمثیلاً عرض کیجاتی ہے -
حضرت کے جود و سخا کا یہ حال ہے کہ ہر کہ ومہ آپکی داد و دہش سے مالا مال ہے

کوئی شخص اسکا عوض و بدلہ نہین کرسکتا اور نہ کسی مین اس امر کا یارا ہے

یہ صفت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی کی ہے جسکا پرتو حضرت کی

ذات مین موجود ہے۔ جنکی شان مین یہ آیت قرآنی نازل ہوئی

مالاحد عندہ من نعمۃ تجزی۔ حق و باطل کے تمیز کرنے و پہچاننے

کا ایسا مادہ قدرتی طور پر آپ مین ہے کہ اسوقت آپہی اپنے نظیر ہین

یہ صفت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی ہے جو اللہ تعالی نے

انکو دی تہی آپ مین بہی اس صفت کا نور ہے جنکی نسبت یہ آیت نازل

ہوی جعلنا لہ نورا یمشی بہ فی الناس۔ خیر جا رکا یہ حال ہے کہ

ہم جان نثار اسکو زبان و قلم سے بیان نہین کرسکتے یہ شان حضرت

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ہے جنکی تعریف مین یہ آیت نازل ہوی

الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ آپ کی ذات بہی اس صفت سے

موصوف ہے

زہے بحر بخشایش و کان جود	کہ ستظہر انداز وجود وجود

شجاعت اور رحم و کرم کا یہ حال ہے کہ کوئی آپکا مقابل نہیں یہ شان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہے جنکی نسبت یہ آیت نازل ہوی الا المودۃ فی القربی بیگانہ و خویش کے ساتھہ حضرت کی صلۂ رحمی و مودت و محبت و شفقت ایسی ہے جنکے باعث حضرت ہمہ وجوہ اس صفت سے متصف ہیں

عدل و انصاف و شجاعت کرم و جود و عطا	آنچہ شاہان ہمہ دارند تو تنہا داری

اے بادشاہ عالم پناہ - عادل زمان - رعایا پرور - عدل گستر سکندر شوکت دارا صولت - خاقان زمان حضور کی ذات قدسی صفات ستون ایوان شریعت - رکن قصر معدلت - جوہر شمشیر شجاعت - زینت سریر سخاوت

شہسوار عرصۂ بسالت - معدن صدق وصفا مخزن مہر وفا - کوہ تمکین جبل صبر وتحمل بحر جود وتبذل - دُر بے بہاے دریای حلم وعقل - ساقی سلسبیل ایمان شمع کاشانۂ ایقان مورد انوار آلہی - غواص دریاے ناتناہی معانی ہے سہ

زہے دین ودانش زہے عدل وداد	زہے ملک ودولت کہ پاینده باد

حضرت کا محب - محب خدا ورسول - حضور کا عدو عدوے خیر البشر حضور کی الفت وانُسیت سرمایۂ سعادت - حضور کی پیروی وخوشنودی باعث رفع درجات - جہان پناہ کی مخالفت مورد ضلالت وشقاوت پیرومرشد کی اطاعت وفرمانبرداری جملہ رعایا وجان نثارون پر واجب ولازم ہے - جسکے لئے آیۂ قرآنی ناطق ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم - اے مرجع عالم فی بلاد محروستہ القلم

سرکار کی ذات ان تمام صفات سے کیون نہ متصف ہو اس لئے کہ
سرکار سلالہ خاندان صدیقی و خلاصۂ دودمان مصطفوی ہین -
خود بدولت واقبال نے اپنی رعیت کی پرورش اور اونکے جان
ومال کی حفاظت خصوصاً فوج کی نگہبانی اور قیام امن و عدل گستری
مین اپنی عنایت سے کیا کیا نہ کیا - سب کچھہ کیا ہزارون جفائین
جہیلین - طرح طرح کی مشقتین اپنی ذات مبارک پر گوارا فرمائین ۵

نگنجد کرمہاے تو در قیاس	چہ خدمت گزارد زبان سپاس
برون بینم اوصاف شہ از حساب	نگنجد درین تنگ میدان کتاب

اے بادشاہ جہان پناہ - آپ کے عہد ہمایون مہد مین ہم جانثاران
فوج کی حقرسانی و فصل خصومات کے لئے محکمۂ نظم جمعیت
مقرر کیا گیا جسکی وجہ سے ہمارے حقوق کی نگہداشت اور

خصومات کا اعلیٰ اصول انصاف پر فیصلہ ہوتا ہے اسکی نگرانی
کیواسطے محکمہ معتمدی قائم ہوا - اور سب سے بڑھکر فخر کی یہ بات ہے کہ
خود بدولت اقبال بھی سنگین و سترگ وانتظامی معاملات ہی کو نہیں
بلکہ ہر خفیف معاملہ مین جسکی حق تلفی کا احتمال ہو بنفس نفیس ملاحظہ
فرماتے ہین اور احکام صادر فرماتے ہین - قانونچہ مبارک مصدرہ
غرہ رجب ۱۳۲۱ھ مین اہالیان فوج کے حقوق کی حفاظت
فرمائی گئی اور صیغہ فوج زیادہ باوقعت بنایا گیا یہ فرقہ اسوجہ سے
کہ جان باز و جان نثار فرقہ ہے ہمیشہ معزز و ممتاز رہا - بلکہ جسقدر
امراء نامدار و جاگیرداران اولوالعزم ہین فوج ہی کے افسران اعلیٰ
مانے جاتے ہین اور ان کے مناصب و معاش و جاگیرات
فوجی افسریت کے اعتبار سے عطا ہوئے ہین اور خود بدولت

اقبال نے سالگذشتہ باقاعدہ فوج کے جواب ڈریس مین اپنے

سلسلۂ عالیہ کو فوج کے ساتھہ خاص خصوصیت ہونیکا اظہار

فرمایا جو ہمارے لئے ہزارون تفاخر کا موجب ہے۔ پیر و مرشد کی

عام سپاہ نوازی کی وجہ سے ہم جان نثاران در دولت کیلئے

وراثت کی قید ملحوظ رکھی گئی ہے۔ اور ورثہ اپنے آبائی حقوق

و مناصب پر سرفرازی پاتے ہین۔ ماہوار کی تقسیم دست بدست کا

طریقہ اسی ہمایون زمانہ مین جاری ہوا۔ اور اسپر پوری کامیابی

ہوی۔ اور صدہا نعمتین اس صیغہ کے ملازمین کو عطا کی گئین اور

صیغۂ فوج کے انتظامات مین بہت کچھہ نمایان اصلاح ہوی۔ اسی پر

کچھہ موقوف و منحصر نہین بلکہ سررشتہ مال و عدالت و طبابت و تعلیمات

و تعمیرات و کوتوالی و امور مذہبی و صفائی وغیرہ علاقہ جات مین

جو روز افزون ترقی ہوئی یا ہو رہی ہے اور وقت بوقت جو جو احکام
نافذ ہوتے ہین انکو تفصیل کے ساتھہ عرض کرنیکے لئے ہم کافی
وقت نہین پاتے ہین لیکن بالاختصار حقیقت حال جو کالشمس فی
نصف النہار عیان ہے عرض کئے بغیر ہماری سچی خیر خواہی اور
جان نثاری سکوت کرنے کی اجازت نہین دیتی یعنے حضرت پیرو مرشد
اپنی ذات قدسی صفات سے شب و روز انتظام مہام سلطنت
و فلاح و بہبودی عامہ رعایا و کافہ برایا مین ہمہ تن جسطرح مصروف
و منہمک ہین اسکی تصدیق اون احکام و ہدایات سے ہوتی ہے
جو شب و روز پیشگاہ اقدس سے ہر ایک وزرا سے متعلقہ اور خصوص
نواب مدار المہام بہادر کے نام بغیر کسیکی معاونت و مشورہ کے نافذ
و صادر ہوتے ہین - کیا حضرت پیرو مرشد کی اس مدبرانہ حکمرانی کی

نظیر دنیا بھر مین ملسکتی ہے۔ ممکن نہین۔ ہرگز ممکن نہین اچھے اچھے
اس زمانہ کے فیلسوف ہمارے اس معروضہ کے ہمزبان ہین جسکی
صراحت سے ہماری زبان وقلم عاجز وقاصر ہے۔
حق تو یہہ ہے کہ ان اعلیٰ درجون کے نعمتون کی تفصیل اور آج کے
پر جوش مسرتون کے کیفیات کا اظہار جن مین اعلی سے اعلی جادو بیان
سحر نگار زبان وقلم بھی قاصر ہے۔ ہم جیسے اہل سیف سے کسیطرح
ممکن نہین۔ اب ہم جان نثاران فوج بقاعدہ نہایت عجز وادب
کے ساتھہ اپنے اس طول کلامی کے معافی کے خواستگار ہوکر
خدام بارگاہ فلک اشتباہ کے حضور مین اس چونتیسوین سالگرہ مبارک
کی تہنیت عرض اور اپنی تقریر اس دعا پر ختم کرتے ہین کہ۔
اے خالق کون ومکان ہمارے بادشاہ جہان پناہ کو تاقیام گنبد گردون

وچرخ نیلگون جمیع حوادث ارضی وسماوی سے محفوظ رکہہ

آلہی ہمارے رحمدل - غریب پرور - حضور اقدس کو جب تک کہ قیام

مہر وماہ ہے - اور گل گلزار گیتی شگفتہ ہے - ہمارے سر پر معہ اولاد

واخفاد سلامت باکرامت رکہہ اور تخت سلطنت پر عدل گستر و فرمانروا رکہہ

یا الہ العالمین جب تک کہ افواج نجوم فلک منزا کم ہین ہمارے سلطان

ذیشان کے ستارۂ اقبال کو درخشان رکہہ -

یارب العالمین جب تک کہ شمشیر صبح نیام جعلنا اللیل لباسا سے برآمد ہو کر

قبضۂ جعلنا النہار معاشا مین فاتح ابواب فتوح ہے ہمارے

آقائے نامدار وولی نعمت کو مظفر و منصور رکہہ -

یا خداوند عالم جب تک کہ سپر قرص خورشید مانع جنگ آفات سماوی

ہے ہمارے شہنشاہ دکن صانہ اللہ عن الشر والفتن کو جمیع آفات

وبلیات سے محفوظ و مصئون رکھیے

خدایا تو این شاہ مخلوق دوست	کز آسایش خلق در ظل اوست
بسے بر سر خلق پائندہ دار	بتوفیق طاعت دلش زندہ دار
روانش بتائید حق شاد باد	دل و دین و اقلیمت آباد باد

استجب من اللہ اعلی رب العالمین - آمین ثم آمین -

گذرانیدہ خانہ زاد کشن پرشاد منجانب ملازمان فوج بیقاعدہ

جواب اڈریس

از خداوند نعمت پیر و مرشد اعلیحضرت قدر قدرت فلک
شوکت جہان پناہ ظل سبحانی حضور پرنور بندگانعالی متعالی
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

شتہر شدہ ۷ شعبان ۱۳۱۷ھ روز دوشنبہ

اے میرے جان نثار فوج والو۔

جس دلی خوشی کے ساتھہ تم میری سالگرہ کی خوشیان مناتے ہو اور
جن صداقت آمیز الفاظ مین تمہارا اڈریس مہاراجہ کشن پرشاد بہادر
وزیر افواج نے پڑھا مین اسکی پوری قدر کرتا ہون۔ تمہارے
اس اظہار وفاداری و جان نثاری کا اثر جو مجھ پر ہوا وہ۔

دل من داند و من دانم و داند دل من

مین تمکو اپنے بزرگون کی تاریخی شان وشوکت کے ظاہری آثار اور
قدیم بہادری ووفاداری ووفاشعاری کی عمدہ یادگار سمجھتا ہون
اگرچہ کسیقدر زمانہ دراز بہی گذر چکا ہو - مگر مین تمہارے آباو اجداد
کی ان جان فروشیون کو کبھی فراموش نہین کرسکتا جو حیدرآباد کے
صفحۂ تاریخ مین ہمیشہ کے لئے زیب نگار ہین - مین تمکو یقین دلاتا ہون
کہ میرے ایسے ہی خیال کا نتیجہ ہے کہ میری ریاست کے ساتھہ
تمہاری قابل فخر تعلقات نسلاً بعد نسل قرار پاگئے ہین جنکا تم نے
اپنے اڈریس مین شکرگزاری کے ساتھہ ذکر کیا ہے -
مجھے کامل اطمینان ہے کہ جس سچی وفاداری اور حسن خدمات کے
جوہر نے تمہارے بزرگون کو آجتک قابل تحسین وآفرین بنا رکھا ہے

اسی بے بہا صفت کو تم بھی اپنا موروثی شعار بنا رکھو گے۔ اور مین بھی مثل اپنے بزرگون کے تمہارے موروثی جوہر وفاداری خیر خواہی کی ہمیشہ پوری قدر کرتا رہونگا۔

وگرم مگو کہ خواہم کہ ز در گہت برانم	تو برین و من برانم کہ دل از تو بر ندارم

قطعہ آصف

للہ الحمد کہ ہے آج مبارک یہ گھڑی	جان نثارونکی جماعت سے ہے بزم عشرت
اہل جمعیت انہین سے ہے کہنا ہے بجا	کہ رہے پانچون حواس انکو جو با جمعیت
پشت ہا پشت سے ہے پرورش انکی اتبک	کہ یہی فوج قدیمی ہے قدیم الخدمت
خدمتی حق نمک اپنا ادا کرتے ہین	ہے یہ مثل سچ ہی کہ خدمت سے ہی ملتی ہے عظمت
شرط یہ ہی کہ ملازم رہے فرمان بردار	نہین کرتے ہین کمی اس مین عالی ہمت
قلت بخت سے اللہ بچائے انکو	مین فروغ انکا سمجھتا ہون چراغ دولت

اپنے افعال کی کردار کی تہذیب کہین
جو بجا حکم ہو افسر کا بجا لائین ضرور
دولت آصفیہ دولت برطانیہ سے
ال کی ملک کی مالک کی نگہبانی ہین

یہ ہدایت ہے یہ تدبیر ہے آگے قسمت
نہ کرین دیر نہ انکار نہ کوئی حجت
یون ہی تعمیل ام کرتے ہے پہول مین جیسے نگت
رہین مصروف دل و جان سے سب اہل خدمت

یہی آصف کی ہے خواہش یہی آصف کی دعا
رکہے عزت سے ہمیشہ انہین رب العزت

قصیدہ مدحیہ درشان اعلحضرت قدر قدرت فلک شوکت جہان پناہ ظل سبحانی حضور پر نور بندگانعالی بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

دل سے مرے ذکر کبریا ہے
لب پر مرے نام مصطفےٰ ہے
ساقی مجھے ہان پلادے ساغر
جلدی کر اسمین دیر کیا ہے

کیا مدح کرون شہ دکن کی — تعریف تو اوسکی جا بجا ہے
محبوب خدائے پاک ہے وہ — مقبول رسول کبریا ہے
خوبان جہان فدا ہین جسپر — اللہ نے حسن وہ دیا ہے
شاہنشاہ دکن ہے بیشک — موزون تن پر شہی قبا ہے
بےمثل اور لاجواب ہے وہ — کیا اپنے زمانہ کا کیا ہے
ہے حکم جہان پہ اسکا نافذ — سرتاج یہ سب کا بادشا ہے
زندہ ہے اسی سے عدل کا نام — اُس سے انصاف کو بقا ہے
ادنی تھا غلام اسکا حاتم — وہ صاحب بخشش و سخا ہے
جو قلب مین ہے وہی زبان پر — وہ ظاہر و باطن ایک سا ہے
جرأت مین نہین ہے اسکا ثانی — وہ رستم وقت برملا ہے
ہر علم و ہنر مین ہے وہ یکتا — ایسا نہین کوئی دوسرا ہے

یہہ شاہ چراغ آصفی ہے
سب اسکے ہی دم سے یہ ضیا ہے

بخشش کا وہ حال ہے دکن مین
قارون یہان کا ہر اک گدا ہے

مشرب بہی ہے اُسکا صوفیانہ
آئینہ مظہر خدا ہے

ممدوح کی مدح کیا کرے شاد
معلوم یہ سب کو بر ملا ہے

عادت نہ قصیدہ لکہنے کی تہی
اب شوق ذرا ذرا ہوا ہے

لکہہ شاد غزل اسی زمین مین
تو بحرِ غزل کا آشنا ہے

بعد اسکے دعا پہ ختم کر دے
مقبول خدا تری دعا ہے

مطلع غزل

دل میرا جو اُسپہ آگیا ہے
آفت ہے مصیبت و بلا ہے

کوئی اُنسے مجہے ملا دے
درد دل کی یہی دوا ہے

مجہکو نہین چاہئے نہ چاہین
وہ بت ہین تو ہون مرا خدا ہے

کیون دل اسیر لوٹ ہو جائے
بانکی ترچھی تری ادا ہے

جاتا ہے کشان کشان مرا دل
وہ حسن کشش مین کہربا ہے

اُلٹو منہ سے نقاب دیکھو
یہ وصل کے بعد کیون حیا ہے

تڑپا نہ ذرا بھی مین تہ تیغ
قاتل کی زبان پہ مرحبا ہے

راضی ہین ازل سے ہم اوسی مین
جو کچھہ اللہ کی رضا ہے

آتے ہین وہ آج تیرے گہر شاد
لائی پیغام یہ صبا ہے

رنج و غم و حزن و درد آزار
کیا کیا مجھے عشق مین ملا ہے

شہرگ سے بھی ہے قریب تر وہ
کب مجھہ سے خدا مرا جدا ہے

ساقی مجھے خم کے خم پلا دے
کہسار سے وہ اٹھی گھٹا ہے

سر جوش شراب ناب لا دے
ٹھنڈی ٹھنڈی چلی ہوا ہے

کہتے ہین لیا تھا اس نے بوسہ
سب جھوٹ یہ مجھپہ افترا ہے